

کامیاب زندگی گزارنے کیلئے بخاری و مسلم  
سے ایک ہزار احادیث کا انتخاب

# اللہ اللہ حضور کی باتیں

تالیف

امام یوسف بن اسماعیل بھائی

ترجمہ

مفتی محمد رفیق قادری

کاروان اسلام پبلیکیشنز

کامیاب زندگی گزارنے کیلئے بخاری و مسلم  
سے ایک ہزار احادیث کا انتخاب

# اللہ اللہ حضور کی باتیں

تالیف

امام یوسف بن اسماعیل نبھانی

ترجمہ

مفتی محمد خان قادری

کاروان اسلام پبلیکیشنز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(جملہ حقوق بحق محفوظ ہیں)

نام کتاب ..... اتحاف المسلم

مؤلف ..... امام یوسف بن اسماعیل نبھانی

ترجمہ کا نام ..... اللہ اللہ حضور ﷺ کی باتیں

مترجم ..... مفتی محمد خان قادری

زیر اہتمام ..... ملک محبوب الرسول قادری

اشاعت بار اول ..... جنوری 1999ء

اشاعت بار دوم ..... جولائی 2002ء

قیمت ..... = روپے

ناشر ..... کاروان اسلام پبلیکیشنز لاہور

محقق العصر مفتی محمد خان قادری کی تمام تحقیقی و علمی کتب بارعایت حاصل

کرنے کے لئے کاروان اسلام جامعہ رحمانیہ شادمان نمبر 1 لاہور

سے رجوع فرمائیں۔ فون: 7580004-7594003

# الاحد

## صحابی رسول

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

## کے نام

○ جن کا بیان ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارکہ قلمبند کرتا تھا مجھے کچھ لوگوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی حالتِ خوشی میں ہوتے ہیں اور کبھی حالتِ ناراضگی میں، اس لیے تم آپ کی ہر بات نہ لکھا کرو۔ اس بات کے زیر اثر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض باتیں لکھنا چھوڑ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے وجہ دریافت فرمائی تو میں نے سارا معاملہ عرض کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تم میری گفتگو لکھا کرو کیونکہ ”میری زبان سے حق ہی صادر ہوتا ہے۔“

○ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں ان کے پاس ذخیرہ احادیث مجھ سے زیادہ تھا کیونکہ میں احادیث یاد کرتا اور وہ انہیں تحریر فرمایا کرتے۔

محمد خان قادری

# فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۳	انتساب	۱
۲۷	کچھ ترجمہ کے بارے میں	۲
۲۹	پیش لفظ از مصنف	
۳۱	امام شعرانی کا ارشاد گرامی	۳
۳۲	تالیف کا سبب	۴
۳۵	<u>باب: اخلاص اور حسن نیت کا بیان</u>	
۳۷	صدق و اخلاص اور حسن نیت	۵
۴۲	ریا کاری کی مذمت	۶
۴۶	کتاب و سنت کی پیروی	۷
۴۶	ترک سنت اور ارتکاب بدعت	۸
۴۸	اچھے یا بُرے طریقے ایجاد کرنا	۹
۵۳	<u>باب: علم کا بیان</u>	
۵۵	نبی اکرم کی طرف جھوٹ منسوب کرنا	۱۰
۵۶	اہل علم کا احترام و اکرام	۱۱

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۵۶	نیک کام کی راہنمائی	۱۲
۵۷	بے عمل ہونے پر وعید	۱۳
۵۸	دعویٰ علم کی مذمت	۱۴
۶۰	لڑائی جھگڑے کی مذمت	۱۵
<b>باب ۳: طہارت کا بیان</b>		
۶۳	راستے اور سایہ میں پیشاب کرنا	۱۶
۶۴	پانی میں پیشاب کرنا	۱۷
۶۴	پیشاب کے پھینٹوں سے بچنا	۱۸
۶۴	وضو کی فضیلت	۱۹
۶۸	مسواک کی فضیلت	۲۰
۶۹	کامل وضو نہ کرنے کی مذمت	۲۱
۷۰	وضو کے بعد دعائیں	۲۲
۷۰	وضو کے بعد دو رکعت نماز	۲۳
<b>باب ۴: نماز کا بیان</b>		
۷۵	اذان کی فضیلت	۲۴
۷۷	جواب اذان کا طریقہ	۲۵

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۷۹	اذان کے بعد بغیر عذر مسجد سے باہر جانا	۲۶
۷۹	تعمیر مساجد	۲۷
۷۹	مسجد کا صاف رکھنا	۲۸
۸۰	مسجد میں اور قبلہ کی طرف تھوکنا	۲۹
۸۰	مسجد میں گم شدہ چیز کی تلاش	۳۰
۸۱	مسجد میں جانے کی فضیلت	۳۱
۸۲	التزام مسجد	۳۲
۸۲	مسجد اور بدبودار چیز	۳۳
۸۶	نماز پر ایمان اور اس کی محافظت	۳۴
۸۹	رکوع و سجود اور خشوع کی فضیلت	۳۵
۹۲	وقت پر نماز ادا کرنا	۳۶
۹۲	جماعت کی فضیلت	۳۷
۹۴	فجر و عشاء کا باجماعت ادا کرنا	۳۸
۹۵	بغیر عذر جماعت میں حاضر نہ ہونا	۳۹
۹۶	نفل نماز گھر میں ادا کرنا	۴۰
۹۶	نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا	۴۱
۹۷	نماز فجر و عصر کی محافظت	۴۲
۹۸	نماز فجر کے بعد جائے نماز پر بیٹھنا	۴۳

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۹۸	بغیر عذر عصر کا فوت ہونا	۴۴
۹۹	امام و اقتدا کی فضیلت	۴۵
۹۹	صف اول کی فضیلت	۴۶
۱۰۰	صفوں میں برابری	۴۷
۱۰۱	مردوں اور خواتین کی صفیں	۴۸
۱۰۲	صفوں میں ٹیڑھ کی مذمت	۴۹
۱۰۳	امام کے پیچھے آمین کہنا	۵۰
۱۰۳	قومہ میں کلماتِ حمد	۵۱
۱۰۵	رکوع و سجود میں امام سے سبقت	۵۲
۱۰۵	ارکانِ نماز کو آرام سے ادا کرنا	۵۳
۱۰۶	نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا	۵۴
۱۰۷	نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونا	۵۵
۱۰۷	جائے سجدہ سے سنگریزوں کا ہٹانا	۵۶
۱۰۸	نماز میں پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا	۵۷
۱۰۸	نمازی کے سامنے سے گزرنا	۵۸
۱۰۹	عمداً نماز ترک کرنا	۵۹
	<b>باب : نوافل کا بیان</b>	
۱۱۵	شب و روز میں بارہ رکعت	۶۰



صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۱۵	فجر کی دو سنتوں کا بیان	۶۱
۱۱۶	نماز وتر کی فضیلت	۶۲
۱۱۶	سونے کے وقت دُعا	۶۳
۱۲۰	بیدار ہوتے وقت دُعا	۶۴
۱۲۰	رات کا قیام	۶۵
۱۲۲	حالتِ نیند میں نماز	۶۶
۱۲۳	رات کو قیام نہ کرنے کی مذمت	۶۷
۱۲۳	صبح و شام کے اذکار	۶۸
۱۲۵	رات کے وظیفہ کی قضاء	۶۹
۱۲۶	نماز چاشت کی فضیلت	۷۰
۱۲۶	نماز استخارہ	۷۱
	<b>باب : نماز جمعہ کا بیان</b>	
۱۳۱	فضیلت جمعہ	۷۲
۱۳۱	جمعہ کے لیے چلنا	۷۳
۱۳۲	جمعہ اور تخلیقِ آدم	۷۴
۱۳۲	خصوصی گھڑی	۷۵
۱۳۳	غسل جمعہ اور خوشبو	۷۶

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۳۳	جمعہ کے لیے جلدی جانا	۷۷
۱۳۴	دورانِ خطبہ خاموشی کا حکم	۷۸
۱۳۴	جمعہ چھوڑنے پر وعید	۷۹
	<b>باب : صدقات کا بیان</b>	
۱۳۹	فرضیتِ زکوٰۃ	۸۰
۱۴۰	زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر عذاب	۸۱
۱۴۲	حفاظتِ صدقات میں تقویٰ و دیانت	۸۲
۱۴۶	گداگری کی مذمت	۸۳
۱۴۷	خرچ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے	۸۴
۱۴۸	تین اشخاص کے لیے سوال جائز ہے	۸۵
۱۵۰	غنا کیا ہے	۸۶
۱۵۰	چار چیزوں سے پناہ	۸۷
۱۵۱	حاجت مند کی تعریف	۸۸
۱۵۱	کامیاب مومن	۸۹
۱۵۲	خود کار و بار کرنا	۹۰
۱۵۲	چمٹ کر سوال کرنا	۹۱
۱۵۳	بغیر سوال کے چیز کا لینا	۹۰
۱۵۳	فضیلتِ صدقہ	۹۱

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۵۶	بہتر چیز صدقہ کرنا	۹۲
۱۵۷	مخفی طور پر صدقہ کرنا	۹۳
۱۵۷	قریبی رشتہ داروں کو دوسروں پر ترجیح دینا	۹۴
۱۵۸	قرض دینے کی فضیلت	۹۵
۱۵۸	مقروض کو مہلت دینا	۹۶
۱۶۱	بھلائی کے لیے خرچ کرنا	۹۷
۱۶۳	شوہر کے مال سے اس کی اجازت سے صدقہ کرنا	۹۸
۱۶۳	کھانا کھلانا اور پانی پلانا	۹۹
۱۶۵	کتے کو پانی پلانے والا جنتی	۱۰۰
<b>باب : روزے کا بیان</b>		
۱۶۹	فضیلت روزہ	۱۰۱
۱۷۰	روزے دار کے لیے جنت کا خصوصی دروازہ	۱۰۲
۱۷۰	دوزخ سے ستر سال کی مسافت دور ہونا	۱۰۳
۱۷۰	روزہ اور قیام رمضان سے تمام گناہ معاف	۱۰۴
۱۷۱	لیلۃ القدر کی فضیلت	۱۰۵
۱۷۱	شوال کے چھ روزے	۱۰۶
۱۷۱	عرفہ کے دن روزہ	۱۰۷

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۷۲	محرم کے روزے	۱۰۸
۱۷۲	عاشورہ کا روزہ	۱۰۹
۱۷۲	شعبان کے روزے	۱۱۰
۱۷۳	ہر ماہ تین روزے	۱۱۱
۱۷۸	پیر اور جمعرات کا روزہ	۱۱۲
۱۷۸	صرف جمعہ کا روزہ	۱۱۳
۱۷۹	حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ	۱۱۴
۱۸۰	عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے	۱۱۵
۱۸۰	جب مشقت ہو تو مسافر روزہ نہ رکھے	۱۱۶
۱۸۲	سحری کرنا	۱۱۷
۱۸۳	افطار میں جلدی اور سحر میں تاخیر	۱۱۸
۱۸۳	روزہ میں غیبت جھوٹ اور فحش گوئی سے پرہیز	۱۱۹
۱۸۳	قربانی	۱۲۰
	<b>باب ۹: حج کا بیان</b>	
۱۸۷	حج اور عمرہ کی فضیلت	۱۲۱
۱۸۹	رمضان میں عمرہ	۱۲۲
۱۸۹	حج میں تواضع	۱۲۳

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۸۹	عشرہ ذوالحج کی فضیلت	۱۲۴
۱۹۰	یومِ عرفہ کی فضیلت	۱۲۵
۱۹۰	منیٰ میں سرمنڈانے کی فضیلت	۱۲۶
۱۹۱	مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی میں نماز کی فضیلت	۱۲۷
۱۹۱	مسجدِ قبا کی فضیلت	۱۲۸
۱۹۱	بیت المقدس کی فضیلت	۱۲۹
۱۹۲	مدینہ منورہ میں شرفِ سکونت	۱۳۰
۱۹۲	اے اللہ مدینہ کو حرم بنا دے	۱۳۱
۱۹۲	اے اللہ ہمیں مکہ سے بڑھ کر مدینہ محبوب بنا دے	۱۳۲
۱۹۲	مدینہ کی ہر گھائی پر دو فرشتوں کا تقرر	۱۳۳
۱۹۵	مکہ سے بڑھ کر برکت عطا فرما	۱۳۴
۱۹۵	اُحد پہاڑ کی محبت	۱۳۵
۱۹۵	اہل مدینہ کو پریشان کرنا	۱۳۶
۱۹۵	باب : جہاد کا بیان	
۱۹۹	جہاد کی تیاری	۱۳۷
۱۹۹	ایک دن کا پھرہ ایک ماہ روزوں کے برابر	۱۳۸
۲۰۰	اللہ کی راہ میں مجاہدین کی مدد کرنا	۱۳۹

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۰۱	جہاد کے لیے گھوڑا پالنا	۱۴۰
۲۰۳	جہاد میں روزہ کی فضیلت	۱۴۱
۲۰۵	اللہ کے راستے میں شہادت کی دُعا	۱۴۲
۲۰۵	جہاد کے لیے تربیت	۱۴۳
۲۰۶	فضیلت جہاد	۱۴۴
۲۰۹	جنت تلواروں کے سائے میں ہے	۱۴۵
۲۱۰	بڑھو اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی طرح ہے۔	۱۴۶
۲۱۱	جہاد میں اخلاص نیت	۱۴۷
۲۱۲	میدانِ جہاد سے بھاگنا	۱۴۸
۲۱۲	سمندر میں سفر جہاد	۱۴۹
۲۱۳	مالِ غنیمت میں غبن کرنا	۱۵۰
۲۱۵	شہادت اور شہداء کی فضیلت	۱۵۱
۲۲۱	جہاد کا ارادہ نہ کرنے والے کا انجام	۱۵۲
۲۲۱	مختلف شہدائے کرام	۱۵۳
۲۲۶	<u>باب : تلاوتِ قرآن کا بیان</u>	
	قرآن شفاعت کرے گا	۱۵۴

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۲۶	دو اشخاص قابل رشک ہیں	۱۵۵
۲۲۸	قرآن کے ساتھ تعلق	۱۵۶
۲۲۹	تلاوت سورہ فاتحہ کی فضیلت	۱۵۷
۲۳۰	سورہ البقرہ کی فضیلت	۱۵۸
۲۳۲	بقرہ اور آل عمران کی فضیلت	۱۵۹
۲۳۲	سورہ کہف کی فضیلت	۱۶۰
۲۳۲	سورہ اخلاص کی فضیلت	۱۶۱
۲۳۵	معوذتین کی فضیلت	۱۶۲
	<b>باب ۱۲ : ذکر و دعا کا بیان</b>	
۲۳۹	ذکر الہی کی فضیلت	۱۶۳
۲۴۰	ذکر کی مجالس و اجتماع میں شرکت	۱۶۴
۲۴۳	کلمہ طیبہ کی فضیلت	۱۶۵
۲۴۵	نہایت اہم نوٹ	۱۶۶
۲۴۶	تبیح و تہلیل کے فضائل	۱۶۷
۲۵۰	تبیح و تہلیل کے جامع کلمات	۱۶۸
۲۵۰	لا حول ولا قوۃ کی فضیلت	۱۶۹
۲۵۱	ہر وقت کا وظیفہ	۱۷۰

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۵۲	نماز فرض کے بعد وظائف	۱۷۱
۲۵۳	غلط خواب کے موقع پر	۱۷۲
۲۵۳	گھر میں داخل اور کھانے کے وقت	۱۷۳
۲۵۴	وسوسہ کے وقت	۱۷۴
۲۵۴	استغفار کا مقام	۱۷۵
۲۵۵	اللہ تعالیٰ سے خوب مانگنا	۱۷۶
۲۵۷	حالتِ سجدہ میں دُعا	۱۷۷
۲۵۷	رات کے آخری حصہ میں دُعا	۱۷۸
۲۵۷	دُعا کی عدم قبولیت میں تاخیر	۱۷۹
۲۵۸	حالتِ نماز میں دُعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا	۱۸۰
۲۵۸	کسی کے لیے بددُعا نہ کرو	۱۸۱
۲۵۸	کثرتِ درود و سلام	۱۸۲
	<b>باب ۱۳ : تجارت کے احکام</b>	
۲۶۳	محنت کا مقام	۱۸۳
۲۶۳	لاپس اور محبت مال کی مذمت	۱۸۴
۲۶۵	رزقِ حلال کا مقام	۱۸۵
۲۶۶	مشتبہ اشیاء سے پرہیز	۱۸۶



صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۶۶	برائی کی علامت	۱۸۷
۲۶۷	لین دین میں اچھا برتاؤ	۱۸۸
۲۶۹	ملاوٹ کی سزا	۱۸۹
۲۷۱	ذخیرہ اندوزی کی لعنت	۱۹۰
۲۷۳	قرض لینے سے احتیاط	۱۹۱
۲۷۵	مقروض اور پریشان کے لیے وظیفہ	۱۹۲
۲۷۶	جھوٹی قسم کا گناہ	۱۹۳
۲۷۸	سود پر گناہ	۱۹۴
۲۷۹	رسول اللہ نے لعنت فرمائی	۱۹۵
۲۷۹	زمین پر قبضہ کرنا	۱۹۶
۲۸۰	فخر و تکبر کے لیے بلند محل بنانا	۱۹۷
۲۸۱	مزدور کو اجرت نہ دینا	۱۹۸
۲۸۲	انسان کو آزادی دلانا	۱۹۹
	<b>باب ۱۲ : نکاح کا بیان</b>	
۲۸۵	نگاہوں کو جھکانا	۲۰۰
۲۸۵	غیر محرم خواتین سے اختلاط	۲۰۱
۲۸۶	نکاح کا محکم	۲۰۲

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۸۷	خاوند و بیوی کے حقوق	۲۰۳
۲۹۰	بیٹیوں کی خدمت پر اجر	۲۰۴
۲۹۱	اچھے نام رکھنا	۲۰۵
۲۹۲	نسب چھپانا	۲۰۶
۲۹۴	اولاد کے فوت ہونے پر اجر	۲۰۷
۲۹۵	خاوند اور بیوی کا راز مخفی رکھنا	۲۰۸
۲۹۷	<u>باب ۱۵: لباس اور زینت کا بیان</u>	۲۰۹
۲۹۹	لباس تکبر	۲۱۰
۲۹۹	تم ان میں سے نہیں	۲۱۱
۳۰۰	باریک کپڑا پہننا	۲۱۲
۳۰۰	مردوں پر ریشمی لباس کی حرمت	۲۱۳
۳۰۱	چاندی سونے کے برتن	۲۱۴
۳۰۲	عورت کا مرد اور مرد کا عورت بننا	۲۱۵
۳۰۳	لباس اور تواضع	۲۱۶
۳۰۵	سفید بالوں کا اکھاڑنا	۲۱۷
۳۰۵	خواتین کا بال ملانا	۲۱۸
	<u>باب ۱۶: کھانے کا بیان</u>	
۳۰۹	سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال	۲۱۹

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۳۰۹	بائیں ہاتھ سے کھانا	۲۲۰
۳۱۰	برتن میں سانس نہ لینا	۲۲۱
۳۱۰	سرکہ کا استعمال	۲۲۲
۳۱۱	اجتماعی طور پر کھانا	۲۲۳
۳۱۱	خوب سیر ہو کر کھانا منع ہے	۲۲۴
۳۱۲	دعوت قبول کرنا	۲۲۵
۳۱۳	مسلمان کے پانچ حقوق	۲۲۶
۳۱۳	انگلیوں کا چاٹنا	۲۲۷
۳۱۴	کھانے کے بعد شکر باری تعالیٰ	۲۲۸
	<b>باب ۱۷ : قضا کا بیان</b>	
۳۱۷	ہر شخص مسئول ہے	۲۲۹
۳۱۷	عہدہ امانت ہے	۲۳۰
۳۱۸	عدل کا مقام	۲۳۱
	ظلم کی حرمت	۲۳۲
	<b>باب ۱۸ : مخلوق خدا پر شفقت</b>	
۳۲۷	بچوں سے پیار	۲۳۳
۳۲۹	کتے کی خدمت سے جنت	۲۳۴

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۳۲۹	ملازمین کا احترام	۲۳۵
۳۳۰	ملازمین کا وظیفہ	۲۳۶
۳۳۱	مخلوق کو عذاب دینا	۲۳۷
۳۳۱	چہرے پر مارنا اور اسے داغنا	۲۳۸
۳۳۲	اچھا مشیر اور وزیر	۲۳۹
۳۳۲	جھوٹی گواہی کا حرام ہونا	۲۴۰
	<b>باب ۱۹ نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا</b>	
۳۳۸	بے عمل و اعظا	۲۴۱
۳۳۹	مومن کے عیب پر پردہ	۲۴۲
۳۳۹	محرمات سے بچاؤ	۲۴۳
۳۴۰	حدود کا قیام	۲۴۴
۳۴۰	شراب کی مذمت	۲۴۵
۳۴۱	زنا کی برائی	۲۴۶
۳۴۲	قتل کی مذمت	۲۴۷
۳۴۴	زمی کا قتل	۲۴۸
۳۴۵	خودکشی کی مذمت	۲۴۹
۳۴۷	قاتل کو معافی دینا	۲۵۰

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۳۴۷	صفا تر پر اصرار کی مذمت	۲۵۱
۳۵۱	<u>کسی سے نیکی کا بیان</u>	
۳۵۲	یتیم اور بے سہارا کی کفالت	۲۵۲
۳۵۲	پڑوسی کا حق	۲۵۳
۳۵۵	اللہ کی خاطر اپنے بھائیوں اور صالحین سے ملنا	۲۵۴
۳۵۶	سہان نوازی کا مقام	۲۵۵
۳۵۸	درخت و کھیتی پراجہ	۲۵۶
۳۵۹	بخل اور کنجوسی کی مذمت	۲۵۷
۳۶۰	ہبہ شے کو واپس لینے کی مذمت	۲۵۸
۳۶۰	مسلمانوں کی مدد و خدمت	۲۵۹
۳۶۳	<u>باب ۲: آداب کا بیان</u>	
۳۶۵	حیا کا مقام	۲۶۰
۳۶۶	حسن اخلاق و معاشرت	۲۶۱
۳۶۶	علم و نرمی کی عظمت	۲۶۲
۳۶۹	شگفتہ چہرہ اور شیریں گفتگو	۲۶۳
۳۷۰	سلام کا پھیلانا	۲۶۴
۳۷۱	مصافحہ کرنا	۲۶۵

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۳۷۱	کافر کو سلام نہ کرو	۲۶۶
۳۷۱	کسی کے گھر میں بے اجازت جھانکنا	۲۶۷
۳۷۲	کسی کی باتیں سننا	۲۶۸
۳۷۲	معاشرہ میں ایمان کی حفاظت نہ کر سکنے والے کی خلیوت	۲۶۹
۳۷۳	غصہ پی جانا	۲۷۰
۳۷۵	تعلق منقطع کرنا	۲۷۱
۳۷۶	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۲۷۲
۳۷۷	کسی آدمی یا جانور پر لعنت کرنا	۲۷۳
۳۷۹	زمانہ کو گالی دینا	۲۷۴
۳۷۹	ہتھیار سے اشارہ کرنا	۲۷۵
۳۸۰	لوگوں کے درمیان صلح کر دانے پر اجر	۲۷۶
۳۸۰	چغلی کی بُرائی	۲۷۷
۳۸۱	غیبت کی بُرائی	۲۷۸
۳۸۲	زیادہ گفتگو کی بُرائی	۲۷۹
۳۸۲	حسد سے بچنا	۲۸۰
۳۸۲	تواضع پر اجر	۲۸۱
۳۸۷	پسح بولنے کا مقام	۲۸۲
۳۹۶	دو چہروں والا ہونا	۲۸۳

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۳۹۷	غیر اللہ کی قسم کھانا	۲۸۴
۳۹۷	کسی مسلمان کو حقیر جان	۲۸۵
۳۹۸	راستے سے تکلیف دُور کرنا	۲۸۶
۴۰۰	چھپکلی اور سانپ وغیرہ کا قتل	۲۸۷
۴۰۴	دھوکہ کی مذمت	۲۸۸
۴۱۲	<u>باب: ۲۱: خدا کی محبت</u>	
۴۱۲	جادو گر اور نجومی کی مذمت	۲۸۹
۴۱۵	تصویر کی مذمت ۴۱۲ - ۲۹۱ - کھیلنے کی مذمت	۲۹۰
۴۱۵	اچھے ساتھی کی سنگت	۲۹۲
۴۱۶	شکار و حفاظت کے علاوہ کُتار کھنا	۲۹۳
۴۱۷	تنہا سفر کرنا	۲۹۴
۴۱۷	بغیر محرم کے عورت کا سفر	۲۹۵
۴۱۷	سفر میں گھنٹی	۲۹۶
۴۱۸	رات کو مویشی چھوڑنا	۲۹۷
۴۱۸	پڑاؤ کے وقت دُعا	۲۹۸
۴۱۹	غائبانہ دُعا کا مقام	۲۹۹
	<u>باب: ۲۲: توبہ اور زہد کا بیان</u>	
۴۲۳	توبہ میں جلدی کرنا	۳۰۰

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۲۹	زوال کے دور میں نیک عمل	۳۰۱
۲۲۹	عمل پر ہمیشگی	۳۰۲
۲۳۰	فقر اور فقراء کا مقام	۳۰۳
۲۳۲	حصولِ دنیا میں قناعت	۳۰۴
۲۳۵	خشیت الہی میں رونا	۳۰۵
۲۳۶	موت کی یاد	۳۰۶
۲۳۸	خوف و فضل الہی	۳۰۷
۲۵۰	حُسنِ ظن اور اُمیدواری خصوصاً موت کے وقت	۳۰۸
<b>باب ۲۳ : جنازہ کا بیان</b>		
۲۵۵	معافی اور عافیت مانگنا	۳۰۹
۲۵۵	تکلیف پر صبر	۳۱۰
۲۵۹	جسمانی تکلیف کا دم	۳۱۱
۲۶۰	پچھنے لگوانا	۳۱۲
۲۶۰	عیادتِ مریض	۳۱۳
۲۶۱	مقامِ وصیت	۳۱۴
۲۶۲	موت پر راضی ہونا	۳۱۵
۲۶۳	میت کے پاس کی جانے والی دعا	۳۱۶
۲۶۴	میت کے ساتھ تدفین تک رہنا	۳۱۷



صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۴۶۵	جنازہ میں کثرت تعداد	۳۱۸
۴۶۶	جنازہ جلدی لے جانا	۳۱۹
۴۶۶	میت کے لیے دعا اور اچھے کلمات	۳۲۰
۴۶۶	نوحہ اور بین کر کے رونا	۳۲۱
۴۶۹	تین دن سے زائد سوگ	۳۲۲
۴۶۹	یتیم کا مال کھانا	۳۲۳
۴۷۰	زیارت قبور	۳۲۴
۴۷۰	ظالموں کی قبور سے گزر	۳۲۵
۴۷۳	قبر پر بیٹھنا	۳۲۶
<b>باب ۲۴ : احوال قیامت</b>		
۴۷۷	میدانِ محشر کی کیفیت	۳۲۷
۴۸۰	حساب و کتاب	۳۲۸
۴۸۹	حوضِ کوثر، میزان اور پل صراط	۳۲۹
<b>باب ۲۵ : شفاعت کا بیان</b>		
	احوال جنت و دوزخ	۳۳۰
۵۰۹	ادنیٰ اہل جنت کا مرتبہ	۳۳۱
۵۱۰	درجاتِ جنت	۳۳۲

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۵۱۱	جنتی خیمے	۳۳۳
۵۱۱	جنتی نہریں	۳۳۴
۵۱۲	جنتی باغات و پھل	۳۳۵
۵۱۲	جنتی کھانوں کا بیان	۳۳۶
۵۱۳	اہل جنت کے کپڑے، زیورات اور بیویاں	۳۳۷
۵۱۳	جنت کا بازار	۳۳۸
۵۱۳	اللہ تعالیٰ کا دیدار	۳۳۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## کچھ ترجمہ کے بارے میں

کافی عرصہ ہوا مخدوم العلماء اस्ता ذی المکرّم حضرت العلامة مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ بندہ کے پاس جامع رحمانیہ شادمان تشریف لائے اُن کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھے۔ آپ نے اُن کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا یہ مولانا محمد اسلم علوی رضوی کے بھتیجے محمد طیب صاحب ہیں۔ یہ امام نبھانی کی کتاب "اتحاف المسلم" کا ترجمہ کروانا چاہتے ہیں۔ میں اس مقصد کے تحت اُنہیں لے کر تمہارے پاس آیا ہوں آپ اس کا ترجمہ کر دیں اور یہ اسے طبع کروادیں گے، بندہ کے لیے بڑی سعادت کی بات تھی کہ اسے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کی خدمت نصیب ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر یہ کام شروع کر دیا گیا۔ اس کی توفیق سے یہ کام بھی پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اصلاً تو یہ امام منذری اور امام نبھانی رحمۃ اللہ علیہ کا اُمتِ مسلمہ پر احسان ہے۔ بحمد اللہ بندہ کو اس کی خدمت نصیب ہوئی اس پر جس قدر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادا کروں کم ہے۔ قبلہ شرف صاحب مدظلہ العالی کو بھی اللہ تعالیٰ دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے جو اس عظیم کام کا وسیلہ بنے۔ یہ کتاب اس حوالے سے نہایت ہی قیمتی اور انمول تحفہ ہے کہ اس سے زندگی کے تمام گوشوں و شعبوں میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہنمائی لی جاسکتی ہے۔

مولانا محمد اسلم شہزاد مکی نائب امیر عالمی دعوتِ اسلامیہ کے علم و عمل میں اللہ تعالیٰ  
برکت عطا فرمائے جنہوں نے پروف ریڈنگ میں بندہ کے ساتھ تعاون کیا۔  
یہاں الحاج شیخ محمد عارف کاشکریہ بھی ادا کرنا ضروری ہے جنہوں نے کتاب کی طباعت میں  
تعاون فرمایا۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ اسے دُنیا میں ہماری راہنمائی کا ذریعہ اور آخرت  
کے لیے ذخیرہ بنا دے۔

” اللّٰهُمَّ ارِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ اللّٰهُمَّ ارِنَا  
الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ “

اسلام کا ادنیٰ خادم

محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات

بمطابق ۱۲ نومبر ۱۹۹۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# پیش لفظ

از مصنف

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ  
أَجْمَعِينَ

حمد و صلوٰۃ کے بعد یہ بخاری و مسلم میں سے تقریباً ایک ہزار احادیث کا مجموعہ ہے جنہیں میں نے حافظ کبیر امام زکی الدین عبد العظیم منذری کی کتاب ”الترغیب والترہیب“ سے اخذ کیا ہے۔ ان میں سے بعض کو امام بخاری و امام مسلم دونوں نے اور بعض کو ان میں سے کسی امام نے روایت کیا ہے۔ امام رحمۃ اللہ تعالیٰ مذکورہ کتاب کے خطبہ میں تحریر فرماتے ہیں، ”میں نے اس موضوع پر بخاری و مسلم سے اور دیگر کتب میں جو کچھ ہے تمام کو جمع کر دیا ہے اور ان میں سے کسی شے کو ترک نہیں کیا۔ تبویب و ترتیب میں بھی میں نے انہی کی اتباع کی ہے۔ البتہ اگر کسی جگہ اس میں تبدیلی کی ہے تو اس کی حکمت اہل معرفت پر آشکار ہوگی اور میں نے وہ ابواب ہی ترک کر دیے جن پر بخاری و مسلم سے روایت نہ ملی، بعض مواقع پر عنوان بڑا جامع تھا مگر میں نے وہاں بخاری و مسلم یا ان میں سے کسی ایک کی روایت پر ہی اکتفا کر لیا، بعض اوقات حدیث کا متعدد مقامات پر تکرار ہوا تو اس پر میں

تے تہنہہ کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس مبارک کتاب و تحریر سے ہماری مراد کامل ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم ہر اس شے سے معافی مانگتے ہیں جس پر زبان پھسلی ہو یا اس میں زھول کا دخول ہوا ہو یا اس پر نسیان غالب آیا ہو کیونکہ ہر مصنف باوجود کوشش، محنت، گہرائی نظر اور طویل فکر کے باوجود ان اشیاء سے بچ نہیں سکتا تو پھر اس کا کیا حال ہوگا جس کے پاس وقت قلیل، دشواریوں کا ہجوم، دل کی پریشانی، وطن سے دوری اور اس کے پاس کتب موجود نہ ہوں، بعض ابواب میں ترتیب مناسب نہیں رہی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان کے مقام کا کامل استحضار نہ تھا۔ اس لیے حسب توفیق ان کو تحریر کر دیا گیا ہے۔

قارئین کرام، جب آپ امام کی کتاب کی ضخامت، اس میں ابواب کی کثرت اور ان کا تنوع ملاحظہ کریں اور یہ بھی جان لیں کہ امام نے یہ کتاب کاتب کو زبانی تحریر کروائی تھی تو واضح ہو جائے گا کہ یہ کام ایسی عظیم روحانی طاقت کے بغیر نہیں ہو سکتا جو امام کو اللہ تعالیٰ نے بطور عطیہ عطا فرما رکھی تھی اور یہ امام مشہور اور بڑے حفاظ اسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے اگرچہ خطبہ میں لفظ ابواب کا ذکر کیا ہے مگر وہاں لفظ کتاب ذکر کرتے ہیں اور ماتحت ترغیب و ترہیب (شوق و خوف) پر مشتمل احادیث کا ذکر کر دیتے ہیں، البتہ کتاب البعث جس پر کتاب کا اختتام ہوا ہے وہاں فصول کا ذکر کیا ہے کیونکہ وہاں احادیث ایسی حکایات کی صورت میں ہیں جو سعادت مندوں کو جنت اور بد نعتوں کے لیے دوزخ کے بیان پر مشتمل ہیں اور ترغیب و ترہیب میں ظاہر نہ تھیں۔ ہم نے بھی ان کی اتباع

واضح رہے امام نے غالب طور پر امام بخاری و مسلم کے علاوہ بھی راویوں کا تذکرہ کیا ہے مگر ہم نے صرف ان دونوں پر ہی اکتفاء کیا ہے اور کسی کا ذکر نہیں کیا جیسا کہ "مشکاۃ المصابیح" کے مصنف امام ولی الدین تبریزی نے کیا۔ کسی جگہ حکمت کے تحت ان کے علاوہ کا بھی ذکر ہے، بعض اوقات امام نے اصل حدیث کسی اور محدث سے ذکر کر کے کہا اس کی مثل بخاری یا مسلم نے بھی روایت کی یا اسے بخاری اور مسلم نے طویل یا مختصر روایت کیا۔ ہم نے اس کا تذکرہ یوں کاٹوں کر دیا ہے۔ ہاں ایسا معاملہ بہت ہی قلیل ہے۔

ہم نے بھی امام کی اتباع میں ان دونوں کی متعدد احادیث کو حدیث واحد کی صورت میں ذکر کیا ہے اور اگر کسی جگہ انہوں نے حدیث کی شرح کی تھی ہم نے اسے حاشیہ میں ذکر کر دیا ہے۔ بہت دفعہ انہوں نے مناسب ابواب کی وجہ سے احادیث میں تکرار کیا ہے کبھی اس پر تبنیہ کرتے اور کبھی نہیں کرتے۔ ہم نے ان کی اتباع کی مگر اکثر طور پر تبنیہ کی ہے۔ اس مختصر کتاب میں جن احادیث کا تکرار ہوا ہے ان کی تعداد ساٹھ ہے۔

امام نے متفق علیہ حدیث کے لیے "ق" کا لفظ استعمال کیا تھا ہم نے وہاں بخاری و مسلم کی تصریح کر دی تاکہ ہر کوئی اس پر آگاہ ہو سکے اگرچہ وہ اس اصطلاح سے آگاہ نہ ہو۔

## امام شعرانی کا ارشاد گرامی

امام منذری کی جلالت اور ان کی کتاب "الترغیب والترہیب" کی اہمیت پر امام شعرانی کا یہ قول شاید ہے جو انہوں نے اپنی کتاب "لواقح الانوار القدسیہ"

فی بیان العہود المحمدیہ“ میں نماز تسبیح پر کثیر احادیث ذکر کرنے کے بعد تحریر کیا۔ اسے بھائی واضح رہے ہم نے جن دلائل کا تذکرہ کیا یہ وہی ہیں جنہیں امام منذری نے ذکر کیا اور یہ صحیح ترین روایات ہیں۔ نماز تسبیح پر دلائل کے حوالے سے امام نووی کے کلام میں ”کتاب الترغیب والترہیب“ پیش نظر نہ ہونے کی وجہ سے اضطراب پیدا ہوا، کیونکہ یہ کتاب امام ابن حجرؒ کے دور سے پہلے مشہور نہ تھی۔ امام ابن حجر نے کسی آدمی کے ترکہ میں یہ کتاب دیکھی تو وہ اس کے مسودہ کو محفوظ کر کے لوگوں کے سامنے لائے۔ اگر امام نووی نے اسے دیکھا ہوتا تو وہ ضرور امام منذری سے ذکر کرتے کیونکہ وہ بہت بڑے ائمہ حفاظ میں سے تھے۔

## تالیف کا سبب

اس کتاب کی تالیف کا سبب یہ بنا جب میری کتاب الانوار المحمدیہ (جو المواہب اللدنیہ کا اختصار ہے) طبع ہوئی اور اسے اللہ تعالیٰ نے قبولیت عامہ عطا فرمائی اور وہ عالم اسلام میں پھیلی تو اس کے دس سال بعد ایک جزائری عالم شیخ عبداللہ قرشی رحمۃ اللہ تعالیٰ انہیں جزادے اور ان کی برکات سے نوازے) کا خط موصول ہوا جس میں انہوں نے مذکورہ کتاب کی تعریف و مدح کی اور ساتھ کہا آپ حافظ منذری کی کتاب الترغیب والترہیب کا اختصار کریں اور الانوار المحمدیہ کی طرح ہی اعراب کے ساتھ شائع کریں اس سے لوگوں کو بہت نفع ہوگا، لیکن مجھے ہمت نہ ہو رہی تھی کیونکہ میں جانتا تھا یہ کتاب بڑی طویل ہے اور مصنف نے جن مقاصد کے لیے یہ کتاب تحریر کی ہے اس کا تقاضا یہ



ہے کہ اس میں کوئی شے حذف و خارج نہ کی جائے۔ اس کتاب کے اختصار کا  
 آج ۱۲ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز اتوار تک میرے ذہن میں تصور تک نہ تھا ،  
 اچانک میں اپنے گھر بیروت میں تھا میں نے اس کتاب سے کچھ احادیث نقل  
 کیں تو خیال آیا کیوں نہ اس کا اختصار کرتے ہوئے اس میں سے بخاری و  
 مسلم کی احادیث کو الگ مستقل کتاب میں جمع کر دیا جائے۔ پھر یہ خیال مستحکم  
 ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کام ہو گیا۔ میں نے اس  
 کا نام "اتحاف المسلم بما ورد في الترغيب والترهيب من احاديث البخاري و  
 مسلم" رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے حسن قبولیت عطا کرے۔  
 آئیے اب مقصود کی طرف بڑھتے ہیں۔

# اتِّخَافُ الْمُسْلِمِ

بِمَا وَرَدَ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ  
مِنْ أَهَادِيثِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

تَأَلَّفَ

يُوسُفُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّبْهَانِي

رَحِمَهُ اللهُ وَنَفَعَ بِعُلُومِهِ آمِينَ

وَبَزِيلِ صَحَائِفِهِ

شَرَحَ لِمَا أَبْهَمَ مِنْ أَلْفَاظِهِ مَا خَصَّ مِنْ « التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ »  
لِلْحَافِظِ الْمَنْدَرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

الطبعة الأولى

١٣٧٠ هـ - ١٩٥١ م

شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

باب  
 اخلاص اور  
 حُسنِ نیت کا  
 بیان

## صدق و اخلاص اور حسن نیت :-

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ واقعہ بیان کرتے سنا کہ پہلی امتوں میں سے تین افراد سفر پر نکلے (بارشش کی وجہ سے) ایک پہاڑ کی غار میں انہوں نے پناہ لی۔ اچانک پہاڑ کی ایک بڑی چٹان اس غار کے منہ پر گر پڑی جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ انہوں نے محسوس کیا اب یہاں سے نکلنے کی ایک ہی صورت ہے کہ اپنے کسی نیک عمل کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کریں ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر۔ تے ہوئے کہا میرے والدین بوڑھے تھے ہر شام میں اپنے بچوں اور بیوی سے پہلے ان کی خدمت میں دُروہ پیش کیا کرتا تھا۔ ایک دن (بکریوں کیلئے) درخت کی تلاش میں دور نکل گیا حتیٰ کہ جب میں شام کو واپس آیا تو وہ دونوں سوچے تھے میں ان کا حصہ دُروہ لے کر حاضر ہوا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ میں دُروہ کا برتن ہاتھوں میں لیے ان کی بیداری کے انتظار میں کھڑا رہا حتیٰ کہ وہ اپنے وقت پر بیدار ہوئے اور انہوں نے

دور چھوڑ پیا، اسے اللہ اگر وہ عمل صرف تیری رضا کے لئے تھا تو اس چٹان کو ہمارے راستے سے دور فرما۔ تو اس کے بعد وہ چٹان اتنی ہٹی کہ وہ وہاں سے نکل نہ سکتے تھے، پھر دوسرے نے عرض کیا اسے اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے محبت کرتا تھا میں نے اس سے اس کے نفس کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا، حتیٰ کہ ایک سال وہ قحط میں مبتلا ہوئی تو میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیتے کہ تو میرے ساتھ خلوت کرے گی تو وہ مان گئی۔ جب مجھے اس پر ندرت حاصل ہوگی تو اس نے مجھے کہا کہ (اللہ کا خوف کر) نکاح کے بغیر یہ عمل ہرگز جائز نہیں، تو میں نے اس کو گناہ عظیم سمجھ کر چھوڑ دیا حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے محبوب تھی اور وہ دینار بھی واپس نہ لئے، اسے اللہ اگر یہ میرا عمل تیری رضا کے لیے تھا تو ہمارے راستے سے اس چٹان کو دور فرما اس پر وہ چٹان اور ہٹی مگر اب بھی نکلنا ممکن نہ تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر تم میرے شخص نے عرض کیا اسے اللہ میں نے ایک دفعہ بہت سے مزدوروں سے کام لیا تمام کو ان کی مزدوری ادا کر دی مگر ایک شخص اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا اس کی مزدوری خوب بڑھی یہاں تک کہ مال کثیر جمع ہو گیا۔ کافی دیر کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری مزدوری مجھے دو، میں نے کہا یہ جو اونٹ، گائے بکریاں اور غلام دیکھ رہا ہے، یہ سب تیری مزدوری ہے تو اس

نے کہا اسے اللہ کے بندے میرے ساتھ مذاق نہ کر میں۔ نے کہا میں مذاق نہیں کر رہا تو اس نے تمام پر قبضہ کر لیا اور لے گیا، اسے اللہ یہ عمل تیری خوشنودی کے لیے ہی تھا تو اس چٹان کو دور فرما دے، پس وہ چٹان ہٹ گئی اور انہوں نے نکل کر سفر شروع کر دیا۔

دوسری روایت میں واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا پہلی امتوں میں سے تین آدمیوں نے سفر شروع کیا، انہیں بارش نے آلیا، لہذا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ اور غار کا منہ بند ہو گیا۔ اب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا اب یہاں سے نجات صدق و اخلاص کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ لہذا ہر کوئی اس عمل کے وسیلہ سے دعا کرے جس میں اخلاص محسوس کرتا ہے تو ان میں سے ایک نے یہ عرض کیا اسے اللہ تو جانتا ہے کہ میں ایک کام کے لیے ایک مزدور چاول کے پیمانے کے عوض لایا تھا وہ مزدوری وصول کیے بغیر چلا گیا میں نے چاول کی وہ مقدار آگے بڑھی، اس سے مجھے جو ثمرات حاصل ہوئے، ان کے عوض میں نے گائے اور بیل خرید لیے اس کے بعد جب اس نے آکر مجھ سے مزدوری کا مطالبہ کیا تو میں نے اسے وہ گائے وغیرہ دے دیئے جو وہ لے گیا اگر تو جانتا ہے میں نے سب کچھ تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو اس چٹان کو دور فرما لہذا وہ دور ہو گئی اس کے بعد واقعہ کی تفصیل وہی ہے جو سابقہ حدیث میں تھی۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا -

انه اينصر الله هذه الاممة اللہ تعالیٰ کمزوروں کی دعا، نماز،

بضعیفها بدعتهم وصلاتهم اور ان کے اخلاص کی وجہ سے اس

واخلاصهم امت کی مدد فرماتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے ہر شخص کے لیے اس کی نیت کے مطابق ہے پس جس نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہوگی، اور جس نے دنیاوی غرض کے لیے ہجرت کی یا کسی عورت کی خاطر تاکہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شکر کعبہ پر حملہ آور ہوا ابھی وہ مقام بیدار پر تھا تو اول تا آخر تمام زمین میں دھنس گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اول تا آخر کیسے دھنس گیا حالانکہ اس میں بازار اور ایسے لوگ تھے جو ان شامل نہیں تھے آپ نے فرمایا دھنس تو تمام گئے تھے مگر ہر ایک کو اس کی نیت کے مطابق دوبارہ زندہ کر دیا گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک سے اپنے

آقا کے ساتھ واپس لوٹے تو آپ نے فرمایا کچھ لوگ ایسے تھے جو عذر معقول کی وجہ سے غزوہ میں ہمارے ساتھ شریک نہ ہو سکے اور مدینہ منورہ ہی رہے۔ مگر ہم نے جو کچھ بھی کیا کسی واوی کو قطع کیا یا کسی گھاٹی پر چڑھے وہ ہمارے ساتھ ہی رہے (یعنی ان کو ان کی نیت کی وجہ سے ثواب مل گیا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔

ان الله لا ينظر الى اجسامكم  
ولا الى صوركم ولكن ينظر  
الى قلوبكم  
الله تعالیٰ تمہارے جسم اور شکلیں  
نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دل  
دیکھتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رحمتِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں اور انہیں اپنی کتاب میں واضح فرما دیا ہے اب جب کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور نیکی نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک کامل نیکی لکھ دیتے ہیں۔ اگر ارادے کے بعد اسے عملاً کر لیتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے لیکر سات سو گنا سے زائد تک عطا فرماتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا مگر کی نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اس نے ارادہ کے بعد اس کا ارتکاب کر لیتا ہے تو اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ہلاک ہونے (گناہ کرنے) والا ہی تباہ و برباد ہوتا



ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جب میرا بندہ کسی بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے جب تک وہ عملاً کر نہیں لیتا، اسے لکھا نہیں جاتا اور اگر کر لیتا ہے تو اس کی ایک مثل لکھ دی جاتی ہے۔ اور اگر اسے میری رضا کے لیے ترک کر دیتا ہے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اگرچہ اس نے نہیں کی پھر بھی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر اس کو بجالاتا ہے تو اس کے لیے دس سے لیکر سات سو تک نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور کی نہیں، اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جس نے نیکی کا ارادہ کرنے کے ساتھ اسے عملاً کیا اس کے لیے دس سے لیکر سات سو گنا تک نیکیاں ہیں اور جس نے برائی کا ارادہ کیا مگر کی نہیں تو کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر اس کا ارتکاب کیا تو پھر وہ لکھی جاتی ہے۔

مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

جب میرا بندہ کسی نیکی کے بجالانے کا عہد کرتا ہے تو میں اس کے

لئے نیکی لکھ دیتا ہوں اگرچہ اس نے کی نہیں! اور جس وقت وہ اسے بجالائے

تو میں اس کی دس مثل لکھ دیتا ہوں اور جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک اس نے نہیں کی میں اسے معاف کرتا ہوں، اور جب اس کا وہ ارتکاب کر لیتا ہے تو میں اسکی مثل لکھ دیتا ہوں، اور اگر اسے ترک کر دے تو میں اس کے لئے نیکی لکھ دیتا ہوں، کیونکہ اس نے اسے میری خاطر ترک کیا۔

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد گرامی نے کچھ دینار بطور صدقہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس رکھے ہیں اس سے وہ دینار لیکر اپنے والد کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے تیرا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو میں نے یہ معاملہ حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا۔

للہ ماتوبت یا یزید ولد

اے یزید تیرے لئے تیری

ما اخذ یا معن

نیت کے مطابق ہے اور اے

معن وہ تیرا ہے جو تو نے حاصل کیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں اللہ کی راہ میں صدقہ کروں گا۔ جب اس نے صدقہ دیا تو (بے خبری میں) اس نے چور کو دیا، صبح ہوئی تو لوگوں نے بتایا کہ وہ تو چور تھا تو اس نے عرض کیا اے اللہ تیری حمد میں چور یہ صدقہ کر بیٹھا ہوں، میں اب پھر صدقہ کروں گا۔ اب اس نے صدقہ

ایک زانیہ عورت پر کرویا۔ لوگوں نے صبح بات کی کہ سابقہ رات ایک زانیہ پر صدقہ ہوا ہے تو اس نے عرض کیا اے اللہ حمد تیرے لئے یہ زانیہ پر صدقہ تھا، میں پھر صدقہ کروں گا۔ اب وہ کسی غنی و مالدار پر صدقہ کر بیٹھا تو لوگوں نے بات کی کہ اب صدقہ مالدار پر ہوا ہے تو اس نے عرض کیا کہ اے اللہ میں چور، زانیہ اور مالدار پر صدقہ کر بیٹھا ہوں۔ اس کے پاس ایک فرشتہ آیا اور بتایا کہ تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے جو صدقہ تو نے زانیہ پر کیا شاید وہ زنا سے باز آ جائے جو صدقہ تو نے غنی پر کیا شاید وہ اس سے عبرت حاصل کرے جو صدقہ تو نے چور پر کیا شاید اس وجہ سے وہ چوری سے باز آ جائے۔

## ریا کاری کی مذمت :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ روز قیامت سب سے پہلے جس شخص کے خلفا فیصلہ ہوگا وہ شہید ہوگا، اسے لایا جائے گا اور اس پر کی گئی نعمتوں کا تذکرہ کیا جائے گا۔ جسے وہ تسلیم کرے گا اس کے بعد پوچھا جائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا اے اللہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید ہو گیا، فرمایا جائیگا تو نے غلط بیانی کی، تو نے اس لئے جہاد کیا تاکہ لوگ تجھے بہادر کہیں اور یہ چیز

تجھے حاصل ہوگئی پھر حکم ہوگا اسے اوندھے منہ دوزخ میں پھینک دیا جائے  
پھر دوسرے ایسے آدمی کو بلایا جائے گا جو علم پڑھتا، پڑھاتا اور قرآن پڑھتا تھا  
اس پر ہونئی نعمتوں کا ذکر ہوگا۔ جسے وہ تسلیم کرے گا پھر پوچھا جائے گا تو نے کیا عمل  
کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے قرآن کی تلاوت کی فرمایا جائیگا

تو غلط کہتا ہے تو نے اس لئے علم پڑھا یا تاکہ تجھے لوگ عالم کہیں تو نے قرآن اس  
لئے پڑھا تاکہ تجھے لوگ تاری کہیں تو یہ چیز تجھے حاصل ہوگئی۔ پھر حکم ہوگا کہ اسے اوندھے  
منہ جہنم میں ڈال دیا جائے پھر ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و  
ثروت سے خوب نوازا تھا۔ اس سے بھی نعمتوں کے بارے میں ذکر ہوگا جسے وہ  
تسلیم کرے گا پھر پوچھا جائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ ہر وہ جگہ و مقام  
جہاں خرچ کرتا تجھے پسند تھا وہاں میں نے مال خرچ کیا فرمایا جائے گا تو نے غلط  
کہا تو نے اس لئے خرچ کیا کہ لوگ تجھے سب سے سخی کہیں وہ کہہ دیا گیا، پھر اسے  
جہنم میں اوندھے منہ پھینکنے کا حکم ہوگا۔

حضرت جناب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من ستم سبع اللہ بہ ومن  
بیرائی بیرائی اللہ بہ

جس شخص نے ریا کاری اور دکھلاوے

کیلئے کام کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے

غلط ارادے کو ظاہر کرے کہ لوگوں کے سامنے

رسوا فرمائے گا۔

## کتاب و سنت کی پیروی :-

۱۔ حضرت عابس بن ربیعہؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا۔

انی لا علم انک حجر لا  
تضر ولا تنفع ولو لا انی رأیت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یقبلک ما قبلتک  
میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ  
نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع  
اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو  
میں کبھی نہ چومتا۔

امام منذریؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنت کی اتباع کے بارے میں صحابہ کرامؓ سے بہت زیادہ آثار منقول ہیں۔

## ترکِ سنت اور ارتکابِ بدعت :-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی راہ پیدا کی جو اس میں سے نہ بھتی تو وہ مردود ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی مبارک آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند اور سخت غضب کی کیفیت ہوتی گویا آپ صبح یا شام کو حملہ آور شکر کے بارے میں ڈرا رہے ہیں اور آپ نے سپاہ اور وسطی دونوں انگلیوں کو ملا کر فرماتے ہیں اور قیامت ان دونوں انگلیوں کی طرح ہیں اور آپ فرماتے حمد کے بعد سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے سب سے بہتر راستہ محمد کا ہے اور نئے نئے پیدا کردہ امور سراپا شر ہوتے ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے پھر فرمایا کرتے۔

انا اولیٰ بکل مؤمن من نفسه  
 من ترک ما لا فلا ہلہ ومن  
 ترک دینا و ضیاعا فالی و علی  
 میں ہر مومن کی جان سے بھی اقرب  
 ہوں جو شخص مال چھوڑ کر فوت ہو وہ  
 اسکے ورثا کا ہے اور جس نے قرص  
 اور بے سہارا بچے چھوڑے ان کا والی میں  
 ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

» جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

## اچھے یا بُرے طریقے کا ایجاد کرنا!

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں اپنے آقا علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے تو ایک ایسی قوم آئی جو تنگی تھی اور انہوں نے صوف کی چادریں اوڑھ رکھی تھیں اکثر بلکہ تمام کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا۔

فتنہ وجہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہماری  
جب ان کی حالتِ فاقہ دیکھی تو  
آپ کے چہرہ اقدس کا رنگ متغیر  
ما بہم من الفاقۃ - ہو گیا۔

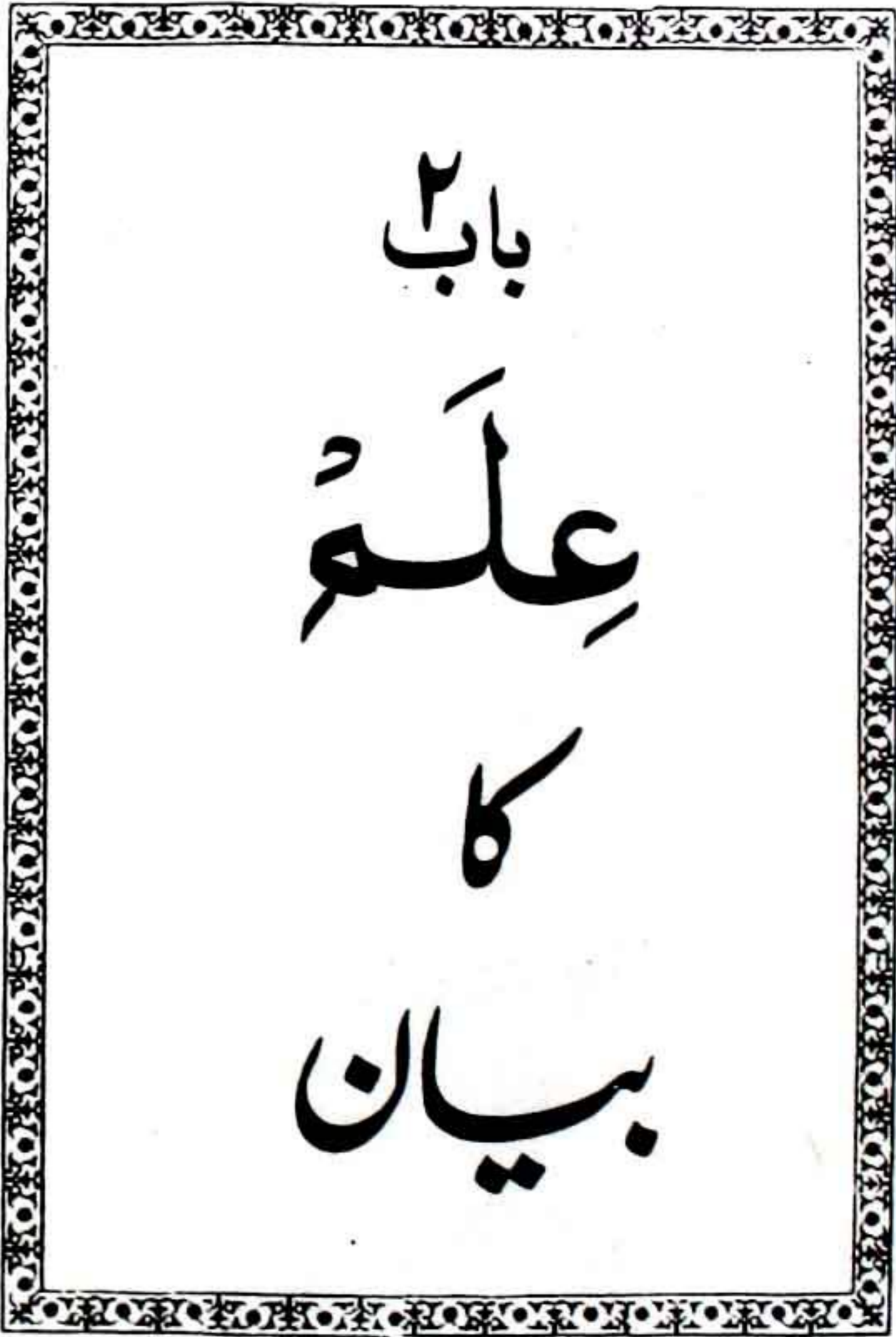
آپ گھر تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے بلال کو حکم دیا انہوں نے آذان و تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھی پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے سورہ نساء کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں کہ اے لوگو! اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ذات سے پیدا کیا اور ان سے کثیر مرد اور عورتیں پیدا کیں اور ڈرو اللہ سے جس کے نام پر تم سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں کے بارے میں ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے اس کے بعد سورہ الحشر کی یہ آیت پڑھی اللہ سے ڈرو، اور ہر نفس غور کرے کہ

اس نے کل (قیامت) کے لیے آگے کیا بھیجا ہے (یعنی آپ نے صدقہ کی ترغیب دی) صحابہؓ میں سے ہر ایک نے صدقہ کیا کسی نے دینار، کسی نے درہم، کپڑے، گندم اور کھجور وغیرہ حتیٰ کہ بعض نے کھجور کا چھلکا تک دیا پھر ایک انصاری صحابیؓ درہم و دینار سے بھری تھیل لائے جسے ان کے ہاتھ اٹھانے سے عاجز تھے، اس کے بعد لوگوں نے خوب مسلسل صدقہ کیا یہاں تک کہ دو ڈھیر طعام اور کپڑوں کے جمع ہو گئے۔

حی رایت وجہ رسول اللہ صلی اللہ  
تو میں نے دیکھا آپ کا چہرہ اقدس  
تعالے علیہ وسلم یتھلل کانہ  
خوشی سے اس طرح کھل اٹھا جس طرح  
مذہبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ  
سونے کی ڈھلی ہوتی ہے۔ اور  
علیہ وسلم من سن فی الاسلام  
آپ نے فرمایا جس شخص نے  
سنة حسنة فله اجرها واجر  
اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اس  
من عمل بہا من بعدہ من  
کے لئے اس کا اجر ہے اور جس  
غیر ان ینقص من اجرہم  
نے اس پر عمل کیا اس کا اجر بھی،  
شیء ومن سن فی الاسلام  
اور ان کے ثواب میں کسی قسم کی کمی  
سنة السيئة کان علیہ وزرها  
نہ ہوگی اور جس نے اسلام میں برا  
ووزر من عمل بہا من غیر  
طریقہ جاری کیا اس پر اس کا بوجھ اور  
ان ینقص من اوزارہم  
اس کا بوجھ جس نے اس پر عمل کیا اور  
شیء  
ان کے بوجھ میں کوئی کمی نہ ہوگی



حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دنیا میں جو نفس بھی ظلماً قتل ہوتا ہے اس کا بوجھ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر ہے کیونکہ قتل کی راہ سب سے پہلے اس نے کھولی تھی لے



باب

عِلْمِ

كَ

بَيَانِ

اس میں علم، حصولِ علم، اس کے سیکھنے، سکھانے اور علماءِ طلبہ کی فضیلت کا بیان ہوگا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من یرد اللہ بہ خیراً یفقهہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا

فی الدین۔ ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ

عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی مومن کی دینوی مصیبت کا ازالہ کیا اللہ تعالیٰ روز قیامت مصیبتوں میں سے اسکی مصیبت دور فرمائے گا۔ اور جس نے مسلمانوں کے عیبوں پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔ جس نے کسی تنگ دست پر آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت کی آسانی فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اور جو شخص حصولِ علم کے لیے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا

ہے اور اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جب لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے سیکھتے سکھاتے ہیں تو ان کو رحمت کے فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان پر سکون و یقین کا نزول ہوتا ہے ان پر رحمت باری کی گھٹا چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے ہاں فرشتوں کے سامنے کرتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہو اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور وہ اس پر عمل کرتا ہے اور اسے آگے سکھاتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مثال جو مجھے اللہ تعالیٰ نے ہدایت و علم دے کر بھیجا ہے اس بارش کی طرح ہے جو زمین پر برسے۔ اس زمین کے ایک پاکیزہ ٹکڑے نے اس کے پانی کو اپنے اندر جذب کیا تو اس سے گھاس اور کثرت کے ساتھ سبزہ پیدا ہوتا ہے اور ایک خشک ٹکڑا پانی کو اپنے اندر جمع کر لیتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع پہنچایا انہوں نے اسے پیا، جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سیراب کیا اور اس زمین کے دوسرے ٹکڑے نے جو پانی جمع کیا اور نہ گھاس اگایا۔ پس یہ مثال ہے اس شخص کی

جو اس طرف متوجہ نہ ہوا۔ اور اس نے اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایت قبول نہ کی جس کے ساتھ اس نے مجھے بھیجا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے ہاں تین آدمیوں کا عمل جاری رہتا ہے۔

صدقة جاریہ او علم  
یتفع بہ او ولد صالح  
یدعولہ

صدقہ جاریہ کیا ہو یا اس کے علم  
سے کسی نے فائدہ اٹھایا ہو یا  
ایسی نیک اولاد ہو جو اس کے  
لیئے دعا کرے۔

## نبی اکرم کی طرف جھوٹ منسوب کرنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عداً میری طرف جھوٹ منسوب کیا اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنایا

امام متذریٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث متعدد صحابہ سے کتب حدیث صحاح، سنن، مسانید میں مروی ہے حتیٰ کہ اس کو تو اتر کا درجہ حاصل ہے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری طرف سے بات بیان کی اور

وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ کاذبین میں سے ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف جھوٹ منسوب کرنا کسی اور کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کی طرح نہیں ہے جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لیا۔

## اہل علم کا احترام و اکرام :-

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کو قبر میں دو دو کر جمع فرماتے ہوئے پوچھتے ان میں سے زیادہ قرآن حاصل کرنے والا کون ہے؟ جس کی طرف اشارہ کیا جاتا آپ اسے مقدم فرماتے۔

## نیک کام کی رہنمائی :-

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سواری مانگتے ہوئے عرض کیا کہ میری سواری چل نہیں رہی۔ آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ۔ پس وہ اس فلاں کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری دی۔ تو آپ نے فرمایا۔

من دل علی خیر فله مثل  
اجر فاعله  
جس نے کسی کارِ خیر پر رہنمائی کی  
اس کیلئے اس کارِ خیر کرنے والے  
کی مثل ثواب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ دو عالم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہدایت کی طرف بلایا  
اس کیلئے اس پر تمام عمل کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور ان  
کے اجر میں کوئی کمی بھی نہیں ہوگی اور جس نے بُرائی کی طرف دعوت دی  
تو اس گناہ کا ارتکاب کرنے والوں کے برابر گناہ گار ہوگا اور ان کے گناہ میں  
بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

بے عمل ہونے پر وعید :- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ  
لَا يَحْتَسِبُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ  
وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا  
اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا  
ہوں اس علم سے جو نافع نہیں  
اس دل سے جس میں خشوع نہیں اور  
اس نفس سے جو سیر نہ ہو اس دعا  
سے جو قبول نہ ہو۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

اہل دوزخ اکٹھے ہو کر کہیں گے کہ اے فلاں تیرے ساتھ یہ کیا ہوا تو نیکی کا حکم دیتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا؟ وہ کہے گا میں نیکی کی تلقین کرتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اور برائی سے روکنے کی تلقین کرتا مگر خود اس کا مرتکب ہوتا تھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ سنا کہ میں معراج کی رات ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے منہ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے میں نے جبریل امین سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا۔

خطباء امتل الذین یقولون

یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو کچھ

کہتے تھے اس پر عمل نہ کرتے تھے۔

ما لا یفعلون

## دعویٰ علم کی مذمت :-

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ سے سوال ہوا کہ لوگوں میں سے سب سے عالم کون ہے؟ آپ نے فرمایا میں سب سے بڑا عالم ہوں اللہ تعالیٰ نے اس پر گرفت فرمائی کیوں نہ اس بات کو اللہ کے سپرد کرتے



ہوئے یہ کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی اور بتایا کہ دو سمندروں کے سنگم پر میرے بندوں میں ایک بندہ ہے جو تجھ سے بڑا عالم ہے عرض کیا رب کریم میں اسے کیسے مل سکتا ہوں؟ فرمایا ایک مچھلی کسی برتن میں ساتھ لے لو اور سفر کرو جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے گی وہاں وہ شخص ہے وہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ان کی ملاقات ہوئی دونوں نے ساحل سمند کی طرف کشتی کے بغیر سفر شروع کیا اتنے میں کشتی آگئی۔ کشتی والوں سے بٹھانے کے بارے میں بات کی انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا لہذا ان دونوں کو کرایہ کے بغیر بٹھا لیا۔ ایک چڑیا آکر کشتی کے کنارے بیٹھ گئی۔ اور اس نے ایک یادو چورنج سمند سے پانی لیا۔ حضرت خضر نے مخاطب ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔

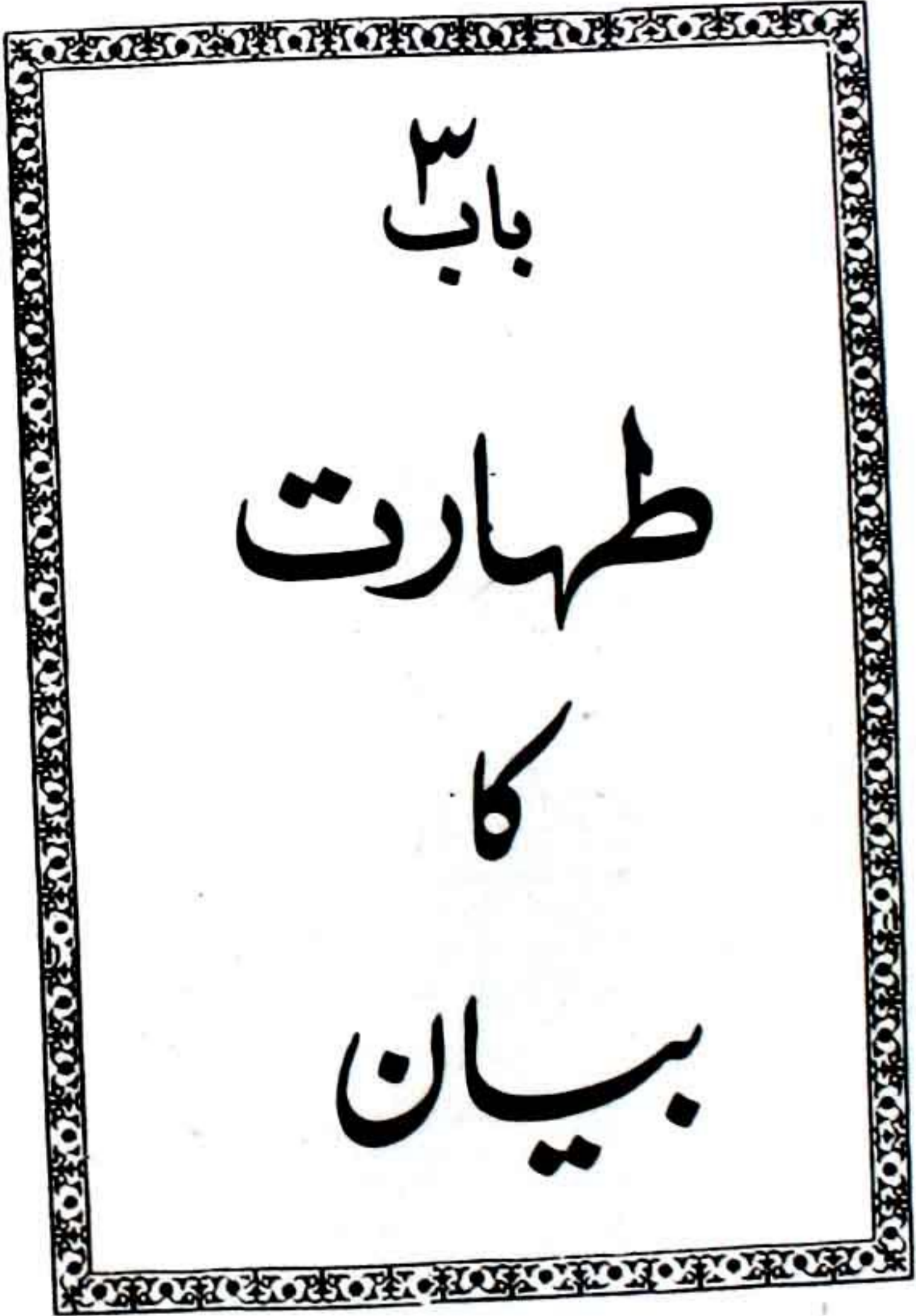
ما نقص علمی و علمک من	میرے اور تیرے علم نے اللہ تعالیٰ کے
علم اللہ الا کفرۃ هذا العصفوی	علم سے اتنا بھی کم نہیں کیا جتنا چڑیا نے
فی هذا البحر۔	اپنی چورنج سے اس سمند سے پانی حاصل
	کیا ہے۔

اور دوسری روایت میں بعض الفاظ یہ بھی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو ایک آدمی نے آپ سے پوچھا کون ایسا شخص ہے جو آپ سے بڑھ کر عالم ہو؟ تو آپ نے فرمایا میں، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی ہمارا بندہ خضر آپ سے بڑا عالم ہے

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کے بارے میں عرض کیا۔  
(بخاری و مسلم)

## لڑائی جھگڑے کی مذمت :-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند و دشمن  
ہے جو سخت جھگڑالو اور مناظرے کرنے والا ہو۔



باب

طہارت

کا

بیان

## راستے اور سایہ میں پیشاب کرنا:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا عین سے بچو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! عین کون لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا جو لوگوں کے راستے اور سایہ میں پیشاب کریں۔

## پانی میں پیشاب کرنا:-

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

## پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا:-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان میں میت پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی ایسے عمل پر نہیں جس سے وہ بچ نہ سکتے تھے ہاں وہ کبیرہ گناہ ہے ایک ان میں سے جھلی کرتا تھا۔ اور دوسرا پیشاب کے قطروں سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تھا۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے قبرستان میں سے گزرے تو آپ نے دو ایسے انسانوں کی آواز سنی جن پر عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی ایسے عمل پر نہیں جو ان کے لیے مشکل تھا پھر فرمایا وہ بڑا گناہ ہے ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

## وضو کی فضیلت

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا میری امت کو روز قیامت اس حال میں بلایا جائے گا کہ ان کے مقامات و ضروروشن اور پرتور ہوں گے۔ تم میں سے جو اس روشنی میں اضافے کی طاقت رکھتا ہو وہ اس میں اضافہ کرے۔

۲۔ مسلم میں حضرت ابو حازم سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے پیچھے کھڑا تھا اور آپ وضو کر رہے تھے انہوں نے اپنے بازوؤں کو بغل تک دھویا میں نے ان سے پوچھا اے ابو ہریرہ یہ وضو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم اس سے گھبرا گئے ہو اگر مجھے تمہارے یہاں ہونے کا علم ہوتا تو میں یہ وضو نہ کرتا میں نے اپنے پیارے خلیل علیہ السلام سے سنا ہے کہ مومن کو وہاں تک سونا پہنایا جائیگا جہاں تک وہ وہ وضو کرتا ہوگا۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے۔ اور یہ کلمات کہے۔ اے مومنو! تم پر سلام ہو، ہم بھی انشاء اللہ عنقریب آپ سے ملنے والے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ فرمایا تم میرے اصحاب ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان کو کیسے پہچانیں گے۔ کہ وہ آپ کی امت ہیں۔ فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا ایک آدمی کا گھوڑا ہو جس کی پیشانی چمکدار ہو اور دوسرے گھوڑوں کے درمیان ہو کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لیتا۔؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا میری امت کے لوگ بھی اس حال میں آئیں گے کہ ان کی پیشاتیاں وضو کی برکت سے چمک رہی ہوں گی۔ اور میں حوض کوثر پر ان کا انتظار کروں گا۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عبد مسلم وضو کرتے ہوئے چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہی چہرے کے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کی طرف آنکھوں کے ذریعے دیکھا جاتا ہے۔ اور جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہی وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کی طرف وہ اس کے ساتھ چل کر گیا تھا وضو کے اختتام کے ساتھ ہی وہ تمام گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

۵۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس نے وضو کیا تو اس کے وضو سے تمام گناہ یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اس میرے وضو کی طرح وضو کیا اور فرمایا جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف ہوں گے۔ اس کے بعد اس کی نماز اور مسجد کی طرف چل کر جانا اس سے زائد ہے۔

۶۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر کہا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کی پھر وہاں ٹھہرا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دھوکہ نہ کھانا حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دور جاہلیت میں محسوس کرتا تھا کہ لوگ گمراہی کی راہ پر ہیں اور بتوں کی پوجا وغیرہ کی کوئی حقیقت نہیں میں نے سنا کہ شہر مکہ میں ایک شخص ہے جو اہم خبریں دیتا ہے تو میں سواری پر سوار ہو کر شہر مکہ آیا۔ تو وہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی وضو کے بارے میں مجھے آگاہ فرمائیے آپ نے فرمایا جب کوئی رضائے الہی کے لیے وضو کرتے ہوئے کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرے تو اس کے

چہرے، منہ اور ناک کی نتھینوں کے تمام گناہ صاف ہو جاتے ہیں۔ اور پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے۔ تو اس کے اطراف کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر جب ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے شانوں تک کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اور پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر اور بالوں سے پانی کے ساتھ ہی گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور پھر جب اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کی انگلیوں تک کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اب اس کے بعد اس نے نماز ادا کی اس کی حمد و ثناء اور بزرگی اس کے شایان شان کی اور دل کو اللہ تعالیٰ کے لئے فارغ کر لیا۔ تو اس کے تمام گناہ اس طرح معاف ہو گئے جیسے اسے ماں نے آج جنا ہے۔

۸۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طہارت ایمان کا نصف حصہ ہے اور الحمد للہ کے کلمات میزان کو بھر دیتے ہیں۔ اور سبحان اللہ اور الہی اللہ کے کلمات آسمان و زمین کو بھر دیتے ہیں۔

الصلوة نور والصدقة برهان نماز نور، صدقہ برہان، صبر ضیاء اور

والصبر ضیاء والقرآن حجة قرآن تیرے حق یا تیرے خلاف

لك اوعليك حجت ہے،

۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم



نے فرمایا جب کوئی مسلمان کامل طور پر وضو کرتا ہے اور پھر نماز کے لیے گھڑا ہوتا ہے اور جو وہ پڑھتا ہے اس کا علم رکھتا ہے تو فارغ ہوتے ہی وہ ایسے ہے جیسے اسے ماں نے ابھی جنا ہے۔

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور درجات بلند فرماتا ہے؛ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے آپ نے فرمایا۔

”حالت مشقت میں کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنا یہ جہاد کے لیے گھوڑے تیار کرنا ہے۔“

## فضیلت مسواک :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لولان اشق علی امتی لامرتهم  
بالسواک مع کل صلوٰۃ  
اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس  
نہ کرتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک

کا حکم دیتا۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔

السواك مطهرة للفم ووضوءاً  
للرب  
مسواک منہ کی صفائی اور رب کریم  
کی رضا کا ذریعہ ہے

۳۔ حضرت شریک بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ حضور علیہ السلام جب گھر تشریف لاتے تو کونسا کام پہلے کرتے؟ انہوں نے کہا آپ مسواک فرماتے تھے۔

## کامل وضو نہ کرنے کی مذمت :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جس کی وضو میں ایڑیاں خشک رہ گئیں تھیں تو آپ نے فرمایا۔

دیل للاعقاب من النار خشک رہنے والی ایڑیوں کیلئے آگ ہے

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو کوزے کے ساتھ وضو کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا وضو اچھی طرح کرو میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے دوزخ کی آگ ہے ان ایڑیوں کے لئے جو خشک رہ جائیں۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی ایڑیاں خشک تھیں تو آپ نے

فرمایا خشک ایڑیوں کے لئے آگ ہے۔ وضو اچھی طرح کیا کرو۔

## وضو کے بعد دعائیں :-

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر یہ کلمات کہے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وہ جس میں سے مرضی داخل ہو۔

اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ  
لا شریک لہ واشھدان  
محمداً عبداً ورسولہ  
میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی  
معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے  
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم اس  
کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔

## وضو کے بعد دو رکعت نماز :-

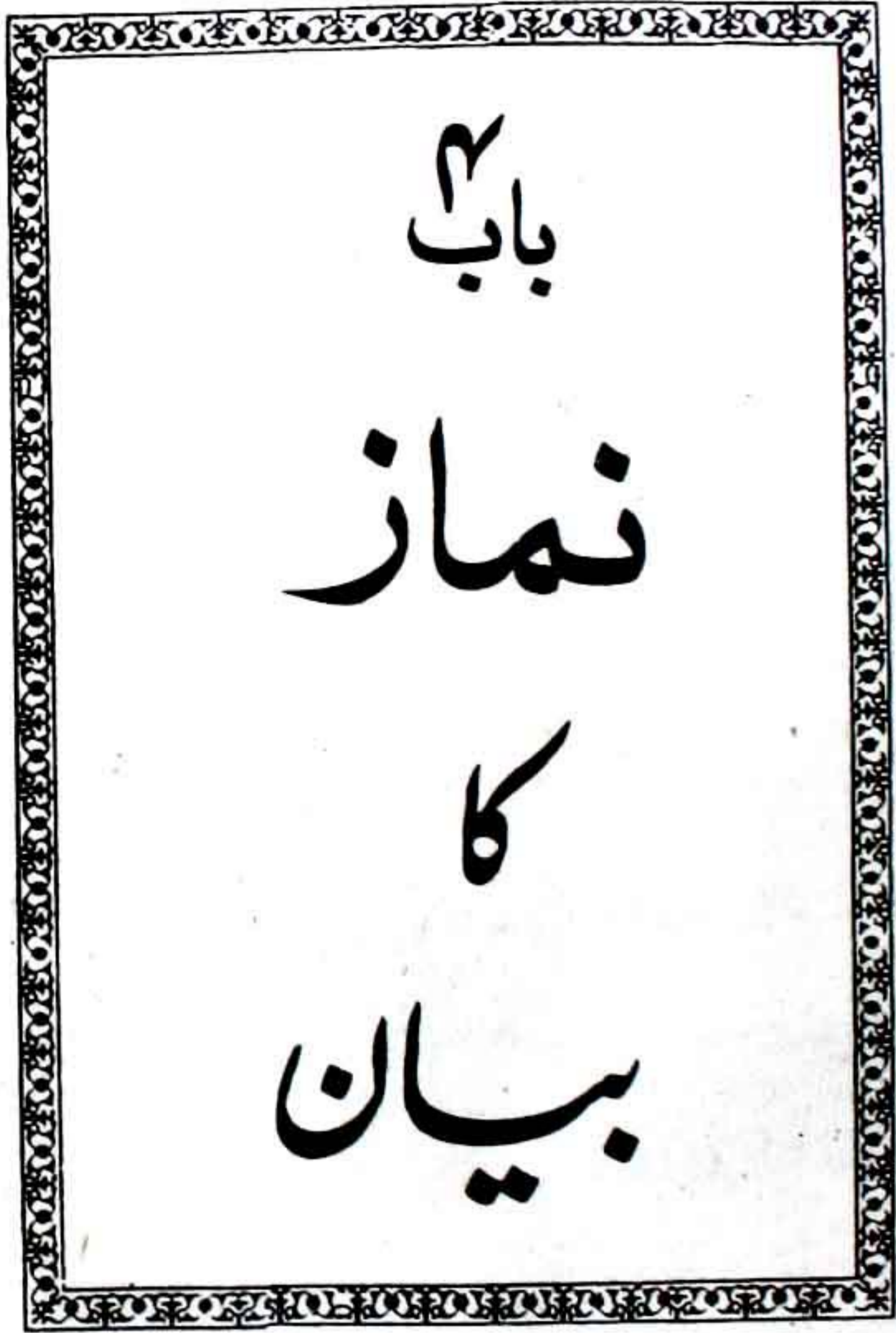
۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ دو عالم نے بلال سے فرمایا اسے بلال وہ کون سا افضل عمل ہے جو تو کرتا ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے چلنے کی آواز سنی ہے انہوں نے عرض کیا آقا میں دن رات میں حیب بھی وضو کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کے بعد نماز ادا کرتا ہوں۔

۲۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کامل طور پر وضو کیا اور اس کے بعد خوب توجہ اور دل حاضر کے ساتھ دو رکعت ادا کیں

وجبت له الجنة اس کے لیے جنت ثابت ہوگئی۔

(المسلم)

۳۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خادم حضرت حمرانؓ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے وضو کے لیے پانی کا کوزہ منگوایا اور اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور تین دفعہ انہیں دھویا پھر دایاں ہاتھ اس کوزے میں ڈال کر پانی لیا۔ کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور صاف کیا۔ پھر چہرہ اور ہاتھ کہنیوں تک تین دفعہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا۔ پھر تین دفعہ پاؤں دھوئے پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اسی طرح وضو کیا اور پھر فرمایا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اس طرح دو رکعت نماز ادا کی کہ وہ نفس کے وساوس سے پاک تھی۔ تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔



باب

نماز

کا

بیان

## اذان کی فضیلت :-

۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ اس اجر سے آگاہ ہو جائیں جو اذان اور پہلی صفت میں ہے تو ان کے حصول کے لیے وہ قرعہ ڈالتے اگر انہیں نماز کی طرف جلدی آنے میں جو اجر ہے اس کا علم ہو جائے تو ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں اور اگر اس اجر کا علم ہو جائے جو عشاء اور صبح کی نماز میں ہے تو یہ گھٹنوں کے بل بھی چل کر آئیں۔

۲- حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے مجھے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تجھے بکریاں اور جنگل پسند ہے۔ جب تو اپنے جنگل یا بکریوں میں ہو تو اذان دے نماز کے لیے، تو اپنی آواز کو بند کر کیونکہ جو بھی جن انسان یا کوئی دوسرا شے موزان کی آواز سنتی ہے وہ اس کے لیے قیامت کے دن گواہ ہوگی۔ اور حضرت ابوسعید نے کہا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔

۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ

علیہ السلام نے فرمایا نماز کے لیے جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے بھاگتا ہے تاکہ وہ اذان نہ سنے جب اذان ختم ہوتی ہے تو آجاتا ہے پھر شب تکبیر ہوتی ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر ختم ہوتی ہے تو واپس لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ انسان اور نفس کے درمیان دسارس پیدا کرتے ہوئے کہتا ہے کہ رہ یاد کر۔ وہ یاد کر د جو پہلے یاد نہیں آ رہا تھا حالانکہ نماز ہی کو یاد ہی نہیں رہنے دیتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شیطان جب اذان سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مقام روحاء تک چلا جاتا ہے رادی کہتے ہیں کہ مقام روحاء مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے ناصطے پر ہے۔

۵۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

المؤذنون اطول الناس اعذاراً اذان، یعنی راد، کی گردن، نیامت کے

یوم التیامۃ روز دوسروں سے بزر ہوگی۔

۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آرمی کو دروان سفر سنا جو کہہ رہا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر، حضور نے فرمایا یہ مسلمان ہے اس نے کہا اشہد ان لا اله الا اللہ۔ آپ نے فرمایا یہ آگ سے آزار ہو گیا۔ لڑگ اس آرمی کی طرف بڑھے تو وہ بکریوں کا پیرا لہا تھا نماز کی ادائیگی

کے لیے رہ اذان سے رہا تھا۔

## جوابِ اذان کا طریقہ :-

۱- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مومن کی اذان سُنو تو رہی ساتھ کہتے جاؤ جو رہ کہہ رہا ہے۔

پھر مجھ پر درود پڑھو۔ جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے عوض دس رحمتیں نازل کرتا ہے میرے لیے وسیلہ کی دعا کر دو جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں ایک بندہ کیلئے مخصوص ہے اور میں امید کرتا ہوں وہ میں ہوں۔	ثم صلوا على فانه من صلي على صلاة صلي الله عليه وسلم بها عشرًا ثم سلوا لله لي الوسيلة فانها منزلة في الجنة لا تنبغي الا لعبد من عباد الله وارجو ان اكون انا هو۔
---	--

پس جس نے میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگی اس کیلئے شفاعت ثابت ہوگی۔

۲- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتکتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب موزن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہو جب وہ شہدان لا الہ الا اللہ کہے تو تم بھی شہدان لا الہ الا اللہ کہو، شہدان محمد رسول اللہ کے موقع پر شہدان رسول اللہ کہو جب وہ حی علی الصلاة کہے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب



وہ حتی علی الفلاح کہے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر کہو جب وہ لا الہ الا اللہ کہے تو لا الہ الا اللہ دل سے کہے تو وہ جنت میں  
داخل ہو گیا۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی اس کے لیے شفاعت  
قیامت کے روز ثابت ہوگی۔

”اے دعوتِ کاملہ اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک حضرت محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر کھڑا  
فرما جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔“

۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ  
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس نے اذان سنی اور یہ کلمات  
کہے اس کے گناہ معاف ہو گئے۔

انا اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ  
لا شریک لہ وان محمد عبده  
ورسولہ رضیت باللہ رباً وبالاسلام  
دیناً وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم  
رسولاً۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی  
معبود نہیں وہ بیکتا ہے اس کا کوئی شریک  
نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ  
بندے اور رسول ہیں میں اللہ کے رب  
اسلام کے دین، نبی اکرم کے رسول ہونے

پہر ایمان رکھتا ہوں،

## اذان کے بعد بغیر عذر کے مسجد سے باہر جانا :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آپ کے سامنے اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو آپ نے فرمایا تو نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے کیونکہ ہمیں آپ نے حکم دیا ہے کہ جب تم کسی مسجد میں ہوں اور اذان ہو جائے تو نماز کی ادائیگی سے پہلے مسجد سے نہ نکلو

## تعمیر مساجد :-

۱۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کی توسیع کی تو لوگوں نے اس بارے میں مختلف باتیں کیں تو آپ نے فرمایا تم نے اس معاملہ میں بہت لے دے کی ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد نبوی اللہ تعالیٰ کے لیے جنت میں گھر بنا لیا۔

## مسجد کا صاف رکھنا :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی خاتون مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی جب حضور علیہ السلام نے اسے چند دن نہ دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا۔ عرض کیا گیا کہ وہ فوت ہو گئی ہے، تو آپ نے فرمایا۔

فہلا اذنتہونی ہفتاتی قبرہا  
تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؛ پھر آپ  
فصلی علیہا۔  
اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز

جنازہ ادا فرمائی۔

## مسجد میں اور قبلہ کی طرف تھوکتنا:-

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسالتآب  
صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوکا پایا  
آپ نازا من ہوئے پھر اسے اپنے مبارک ہاتھ سے کھرچ ڈالا اور زعفران منگوا کر  
دواں ملا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نماز میں تمہارے چہرے کے سامنے ہے پس سامنے  
کی طرف نہ تھوکو۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا مسجد میں تھوکتنا گناہ ہے۔ اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن (صاف)  
کر دیا جائے

## مسجد میں گم شدہ چیز کی تلاش:-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم جب کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ شے  
کی تلاش کرتے ہوئے دیکھو تو یہ کہو اللہ تیری یہ چیز واپس نہ لائے کیونکہ مساجد

اس خاطر نہیں بنائی جاتیں۔

۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں پوچھ رہا تھا کہ کسی نے میرا سرخ اونٹ دیکھا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسے نہ پائے، مسجد صرف ذکر الہی کے لیے بنائی گئی ہیں۔

## مسجد میں جانے کی فضیلت :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز کا ثواب گھر اور بازار میں نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔ اس لیے کہ آدمی اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر مسجد کی طرف چلتا ہے اور اس کے جانے کا سبب نماز ہی ہوتی ہے۔ ہر قدم کے عوض ایک درجہ بلند اور ایک گناہ ساقط ہو جاتا ہے۔ جب تک وہ نماز میں رہتا ہے فرشتے ان الفاظ میں رحمت کی دعا کرتے ہیں، اے اللہ اس کے گناہ معاف فرما اے اللہ اس پر رحم کر اور وہ بندہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک وہ دوسری نماز کی انتظار میں ہوتا ہے۔

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے ارد گرد جب جگہ خالی ہوئی تو قبیلہ بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا اس بات سے جب حضور علیہ السلام کو آگاہی ہوئی تو آپ نے ان سے پوچھا کیا تم مسجد کے قریب آنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ہمارا

یہ ارادہ ہے آپ نے فرمایا اسے بنی سلمہ وہاں ہی اپنے مقام پر رہو تمہارے  
 قدم لکھے جاتے ہیں یہ بات دو دفعہ فرمائی اور تمہارے ہر قدم کے عوض  
 درجہ ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب ہمیں منتقل ہونے کی خواہش  
 نہیں رہی۔

۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ اجر اس آدمی کے لئے ہے جو  
 ان میں سے دور ہو اور اس شخص کا اجر زیادہ ہے جو اس لئے انتظار کرے  
 کہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے اس شخص سے جو نماز ادا کر کے سو گیا۔ ۳

۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری  
 تھے جن کا گھر مسجد سے سب سے دور تھا لیکن وہ کسی نماز میں غیر حاضر نہ ہوتے  
 ان میں سے کسی نے کہا کہ کوئی سواری خرید لیں جس پر تارکی اور گرمی میں سوار  
 ہو کر نماز کے لئے آسکیں۔ تو انہوں نے کہا میری خوشی یہ نہیں کہ میرا گھر مسجد  
 کے قریب ہو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف آتے اور گھر کی طرف لوٹتے  
 وقت میرے قدم لکھے جائیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ تمام  
 تیرے لئے جمع فرما دیا ہے۔ دوسری روایت یوں ہے کہ میں نے ان سے کہا  
 تم سواری کیوں نہیں خرید لیتے تاکہ گرمی اور سانپ وغیرہ محفوظ رہ سکو تو وہ کہتے  
 لگے اللہ کی قسم مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے قریب حضور علیہ السلام  
 کے گھر سے متصل ہو۔ ابھی ہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ حضور علیہ السلام تشریف لائے

آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ تو آپ نے دعادی اور جب آپ نے یہ سنا ان کا یہ عمل اتنا قدموں پر اجر کیلئے ہے تو آپ نے فرمایا تیرے لئے تیری نیت کے مطابق ہے۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز طلوع آفتاب کے بعد انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف صدقہ ہے، کسی کو سواری پر سوار کر لیا یا اس کا سامان سواری پر رکھ لینا صدقہ ہے۔ اچھی بات صدقہ ہے، ہر وہ قدم صدقہ ہے جو نماز کیلئے اٹھے، راستے سے تکلیف دہ شے کو دور کرنا صدقہ ہے۔

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز سے آگاہ کروں جس کے سبب سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹاتا اور درجات بلند فرماتا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے آپ نے فرمایا مشقت کے وقت کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر آنا۔ نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور یہی تمہارے لئے رباط ہے۔ یعنی اپنے آپ کو عبادت کے لئے باندھنا ہے۔

۷۔ انہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مہمان نوازی کے لئے صبح و شام

۸۔ انہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

احب البلاء والی اللہ مساجدہا اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ جگہ

والبغض البلاء والی اللہ اسواقہا مساجد اور ناپسندیدہ بازار ہیں

## التزام مسجد :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سات اشخاص اس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت میں ہوں گے جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا (۱)۔  
عادل بادشاہ، ۲۔ جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ (۴) وہ دو اشخاص جو اللہ کی محبت کے لیے جمع ہوتے ہیں اور اسی کی خاطر جدا ہوتے ہیں (۵) اور وہ شخص جسے صاحب مال و حسن خاتون نے دعوت دی تو اس نے جواباً کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۶) وہ شخص جس نے اس طرح مخفی طور پر صدقہ کیا کہ بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ دائیں۔ نے خرچ کیا ہے۔ (۷) وہ شخص جس نے خلوت میں اپنے محبوب حقیقی کو یاد کیا اور اس کی محبت میں آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

## مسجد اور بدبو دار چیز :-

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہسن کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس پودے (لہسن) سے کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز ادا کرے۔

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے بلکہ گھر رہے کیونکہ اس کی بدبو سے ملائکہ اس طرح اذیت محسوس کرتے ہیں جس طرح انسان کرتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے پیاز اور گندھنا کھانے سے منع فرمایا ہم پھر ایک دفعہ بھوک غالب آگئی ہم نے انہیں کھایا تو آپ نے فرمایا جس نے اس خبیث پودے سے کھایا ہے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ اس سے انسان کو جیسے تکلیف ہوتی ہے ایسے ہی ملائکہ کو بھی ہوتی ہے۔

۴۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے ایک دن خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا کہ تم ان دو پودوں پیاز اور لہسن کو کھاتے ہو میرے نزدیک یہ دونوں ناپسند ہیں کیونکہ میں نے اپنے آقا علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ جب کسی سے ان کی بو محسوس فرماتے تو مسجد سے باہر بقیع کی طرف نکل جانے کا حکم دیتے۔ لہذا ان دونوں کو اگر کھانا ہو تو پکا کر کھا لیا کرو۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس لہسن کے پودے سے کھایا وہ اس کی بدبو سے ہماری مسجد میں تکلیف کا ذریعہ نہ بنے۔



۶۔ حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے صحابہ نے سخت بھوک محسوس کی۔ وہاں پیاز اور لہسن ہی تھا جو انہوں نے کھالیا جب مسجد میں آئے تو ان دونوں کی وجہ سے بدبو پھیلی تو آپ نے فرمایا اس ناپسند پودے سے جس نے کھالیا ہو وہ ہمارے قریب نہ آئے۔

## نماز پر ایمان اور اس کی محافظت۔

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھے تھے تو ایک آدمی آیا، اس کا سفید لباس اور سیاہ بال تھے اس پر سفر کے آثار تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا اور وہ آپ کے پاس اس طرح بیٹھ گئے کہ ان کے گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ تھے اور اس نے دونوں ہاتھ آپ کی راتوں پر رکھ دیئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد کی رسالت کی گواہی دے۔ نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔

۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ توحید و رسالت کی گواہی اقامت نماز، ادائیگی زکوٰۃ، رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، اے صحابہ ایک شخص کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے۔ تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گی۔؟ عرض کیا میں نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے ان کے سبب اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ کے درمیان ہوتے والے گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے بشرطیکہ وہ کباثر نہ ہوں۔

۵۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پانچ نمازوں کی مثال اس بھری ہوئی نہر کی ہے جو کسی ایک دروازے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ دفعہ غسل کرے۔

۶۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز سے واپس لوٹے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں میں تمہیں بتا دوں یا خاموش رہوں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس میں ہماری مصلحت ہے تو ہمیں ضرور بتلیتے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہے تو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا جیب بھی کوئی مسلمان اچھی طرح طہارت کر کے یہ پانچ نمازیں ادا کرے اس کے ان کے درمیان جتنے گناہ ہیں ان کا یہ کفارہ بن جائیگی۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عثمان نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہیں یہ حدیث ضرور بیان کروں گا اگر قرآن میں یہ آیت نہ ہوتی تو میں یہ بات بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز ادا کی تو ان دونوں نمازوں کے درمیان جو گناہ ہیں وہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص نماز کی ادائیگی کے لیے آیا اور اس نے

فیحسن وضوءها وخشوعها  
وكونها الاكانت كفاة لما  
قبلها من الذنوب ما لم  
تؤت كبيرة۔

اس نے اچھی طرح وضو کیا اور خشوع و  
خضوع سے نماز ادا کی تو یہ عمل اس  
کے سابقہ گناہوں کیلئے کفارہ ہوگا  
جب تک اس نے کبیرہ کا ارتکاب

نہ کیا ہو۔

۷۔ حضرت جناب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ کے ذمے میں ہے پس کوئی شخص اللہ کی امان میں خلل نہ ڈالے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی امان میں خلل ڈالا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں رات اور دن فرشتے آتے ہیں اور وہ تمام نماز فجر و

عصر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر رات جنہوں نے لسبر کی ہوتی ہے۔ وہ اوپر چلے جاتے ہیں ان سے رب کریم پوچھتے ہیں حالانکہ وہ ان لوگوں کے بارے میں خوب جانتا ہوتا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا پس وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ اور جب ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

## رکوع و سجود اور خشوع کی فضیلت :-

۱۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طہارت ایمان کا جزو ہے۔ کلمہ الحمد للہ میزان کو بھر دینے والا ہے۔ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کے کلمات زمین و آسمان کے درمیان وسعت کو بھر دینے والے ہیں۔ نماز نور، صدقہ برہان، صبر ضیاء ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔

۲۔ حضرت معدان بن ابی طلحہؓ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا تو میں نے عرض کیا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے سبب اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائیں۔ اور وہ عمل اللہ تعالیٰ کے ملاں زیادہ محبوب ہو وہ خاموش ہو گئے پھر میں نے عرض کیا وہ پھر خاموش ہو گئے، حتیٰ کہ جب میں نے تیسری دفعہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے اپنے آقا علیہ السلام سے یہی پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا۔

عليك بكثرۃ السجود فانك  
لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله  
بها درجة وخط عنك خطيئة  
كثرت سجود سے کام لیکو نہ کہ بارگاہ خداوندی  
میں سجدہ ریزی سے درجات بلند ہوتے ہیں  
اور گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔

اقرب ما يكون العبد من ربه  
عز وجل وهو ساجد فاكثروا  
المدعا۔  
بندے کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ  
کا قرب سجدہ کی حالت میں نصیب  
ہوتا ہے۔ لہذا اس میں کثرت کے  
ساتھ دعا کیا کرو۔

۴۔ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے  
پیارے آقا علیہ السلام کے ہاں رات بسر کی وضو وغیرہ کے لیے پانی پیش کیا  
تو آپ نے فرمایا۔

سلني فقلت اسئلك بما فقتك  
في الجنة قال او غير ذلك فقلت  
هو ذال قال فاعتي على  
نفس بكثرۃ السجود  
مجھ سے مانگو میں نے عرض کیا میں آپ  
سے جنت میں آپکی رفاقت چاہتا ہوں۔  
اور فرمایا اسکے علاوہ کچھ اور؟ میں نے عرض  
کیا یہی کافی ہے، فرمایا کثرتِ سجود کے  
ساتھ اپنی ذات پر میرے ساتھ تعاون کرو۔

۵۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسالتیاب

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم میں سے ہر ایک نے اونٹوں کی خدمت کی ذمہ داری لی ہوئی تھی۔ اونٹ چرانے کی ذمہ داری میری تھی۔ جب میں شام کو واپس لوٹا تو آپ نے لوگوں کے درمیان خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ دو رکعات نماز اس طرح ادا کرے۔

يقبل علیہما بقلبہ ووجہہ اور اس میں ظاہر و باطن میں متوجہ اور  
فقد اوجب حاضر رہے تو اکیلے جنت ثابت ہوگی۔

۶۔ حضرت عمرو بن عبدہ کی حدیث کے آخر میں ہے کہ وضو کے بعد جو دوبارہ خداوندی میں حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف ہی متوجہ تھا تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

۷۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب نماز فرض کا وقت آئے تو جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور خشوع و رکوع کا دل طور پر کرے اس کے سابقہ گناہوں کے لیے یہ نماز کفارہ بن جائے گی۔ بشرطیکہ اس نے کبائر کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

۸۔ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں

فرض فرمائی ہیں جس شخص نے ان کے لئے وضو اچھی طرح کیا انہیں وقت پر ادا کیا۔

واتمرد کو عنہن وسجدو دهن اور ان کے رکوع وسجدو اور شروع  
وختو عنہن کان لہ علی اللہ کا اہتمام کیا تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے  
عهد ان یغفر لہ کہ وہ اس کو معاف کر دے گا۔

## وقت پر نماز ادا کرنا :-

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا وقت پر نماز عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک۔ عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آپ نے تمام جوابات ارشاد فرمائے۔ اگر میں اور سوال کرتا تو آپ ان کے جواب سے بھی نوازتے۔

## جماعت کی فضیلت :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باجماعت نماز کا گھر یا بازار میں نماز سے بچیں۔ گنا زیادہ

ثواب ہے اور وہ اس لیے جب اس نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا اور مقصد نماز کی ادائیگی تھا اب اس کے ہر ہر قدم کے عوض اس کا درجہ بلند ہوگا اور گناہ ساقط ہوگا۔ پھر وہ نماز ادا کرے گا تو جب تک وہ جلتے نماز میں ہے گا اس کے لیے فرشتے ان کلمات سے دعا کرتے ہیں۔

» اے اللہ اس پر برکت نازل فرما۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ بشرطیکہ وہ دنیاوی گفتگو نہ کرے اور جب تک وہ دوسری نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے

۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صلوٰۃ الجماعة افضل من  
صلوٰۃ الفرد سبع وعشرين  
درجۃ  
باجماعت نماز ادا کرتے کا ثواب  
تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس  
گناہ زیادہ ہے۔

۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ ست اسلام میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو وہ ان پانچ نمازوں کی وقت محافظت کرے جب ان کی طرف بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنن ہدای عطا کی ہے اور یہ نماز باجماعت انہی میں سے ہے۔ اگر تم نے اس طرح گھروں میں نماز ادا کرنا شروع کر دی جس طرح جماعت سے بچے رہنے والے نے کیا ہے تو تم نے اپنے نبی کے طریقے کو ترک کر دیا۔ اور تم



جب اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دو گے مگر اہ ہو جاؤ گے جو شخص اچھی طرح طہارت کوئے  
 پھر مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے عوض ایک نیکی عطا کرتا ہے  
 ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔ اور ایک برائی ماقط کر دیتا ہے اور ہم یہ سمجھتے تھے  
 کہ جماعت سے وہ شخص پیچھے رہے گا جو ایسا منافق ہو جس کا نفاق معلوم ہو۔  
 ایک آدمی جماعت میں شرکت کے لیے اس حال میں آتا تھا۔ کہ وہ دو  
 آدمیوں کے درمیان گھسیٹ رہا ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ صفت میں لایا جاتا دوسری  
 روایت میں آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ ہم جماعت سے پیچھے رہنے والے کو  
 مرین یا ایسا منافق سمجھتے ہیں کا نفاق مسلم ہوتا اور ایک آدمی دو آدمیوں کے  
 درمیان چل کر نماز کے لئے آتا اور حضور علیہ السلام نے ہمیں سنن بدی کی تعلیم  
 دی اور ان میں نماز اس مسجد میں ادا کرنا ہے جس میں اذان دی گئی۔

## فجر و عشاء کا باجماعت ادا کرنا۔

۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے عشاء کی نماز باجماعت  
 ادا کی گویا اس نے آدمی رات قیام کیا اور جس نے فجر جماعت کے ساتھ ادا کی  
 گویا اس نے تمام رات نماز پڑھی۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے فرمایا منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی ہے۔ اگر وہ

جان لیں اس میں کتنا اجر ہے تو ان کی طرف وہ گھٹنوں کے بل آتے ہیں ارادہ کرتا ہوں کہ نماز کی ادائیگی کا حکم دوں تکبیر کہی جائے پھر کسی کو جماعت کروانے کا حکم دوں پھر میں ان لوگوں کے گھروں میں لکڑیوں کا گٹھا ساتھ لیکر جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو آگ کے ساتھ جلا دوں۔

### بغیر عذر جماعت میں حاضر نہ ہونا:-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ میرے لئے لکڑیاں جمع کریں پھر ان لوگوں کی طرف جائیں جو بغیر عذر نماز پڑھتے ہیں پھر ان کے گھروں کو جلا دوں پھر اس حدیث کے راوی یزید (ابن الاصم) سے پوچھا گیا کہ اس سے مراد جمع ہے؟ یا غیر جمعہ؟ تو انہوں نے کہا۔ کوئی مخصوص نہیں۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص آپ کی خدمت اقدس میں آیا عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مسجد لانے والا کوئی نہیں اس لئے مجھے گھر نماز ادا کرنے کی اجازت دیجئے۔ تو آپ نے اجازت دے دی جب وہ واپس لوٹا تو آپ نے دوبارہ بلایا اور پوچھا کیا تو اذان کی آواز سنا ہے؟ عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا تو اس اذان کا جواب دے۔

## نفل نماز گھر میں ادا کرنا۔

- ۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کچھ نمازیں اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔ ان کو قبرستان نہ بناؤ۔
- ۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تم مسجد میں نماز ادا کرو تو اس کا کچھ حصہ گھر میں بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ گھر میں نماز سے برکت عطا کرتا ہے۔
- ۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس گھر کی جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور اس گھر کی جس میں اللہ کا ذکر نہیں زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

## نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

- ۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے وہ شخص نماز ہی میں ہے جس کو نماز نے روک لیا اور گھر کی طرف جانے سے صرف نماز مانع بنی۔ اور جب تک وہ جائے نماز سے اٹھتا نہیں یا بے وضو نہیں ہو جاتا ملائکہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس پر رحم فرما
- ۲- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو رات کے نصف تک موقوف فرمایا نماز پڑھنے کے

بعد آپ نے چہرہ اقدس ہماری طرف پھیرا اور فرمایا لوگ نماز ادا کر کے سو گئے اور تم نے جب تک انتظار کی ہے تم نماز ہی میں رہے۔

## نماز فجر و عصر کی محافظت :-

- ۱- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر و عصر کی نماز ادا کی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔
- ۲- حضرت ابو زبیرہ عمارہ بن رویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص طلوع شمس اور غروب شمس سے پہلے نماز ادا کرے وہ دوزخ میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔
- ۳- حضرت جنید بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز فجر ادا کی پس وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں ہے پس تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی امان میں خلل نہ ڈالے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی امان میں خلل ڈالے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیں گے۔
- ۴- حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام مخمس پر عصر کی نماز پڑھانی اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کو عطا کی گئی تھی لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا۔ وہ شخص جو اس کی محافظت کرنے کا اس کے لئے دواجر ہیں۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تم میں رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے آتے ہیں اور وہ نماز فجر و عصر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں رات کے فرشتے جب اوپر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بندوں کے بارے میں ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے اسے ملائکہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا حالانکہ جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو بھی وہ نماز میں تھے۔

## نماز فجر کے بعد جائے نماز پر بیٹھنا:-

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ آپ نماز فجر ادا کرنے کے بعد اس جگہ بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج خوب روشن ہو جاتا۔

## بغیر عذر عصر کا فوت ہونا:-

۱۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

جس شخص نے نماز عصر چھوڑ دی۔

من ترک صلوة العصر فقد

اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

حبط عمله

۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال ہلاک ہو گئے۔

## امامت و اقتداء کی فضیلت :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ (ائمہ) جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر انہوں نے درست پڑھائی تو تمہارے لیے اجر ہے اور اگر انہوں نے خطا کی تو تمہارے لیے اجر اور ان کے لئے بوجھ ہے۔

## صف اول کی فضیلت :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ اس اجر سے آگاہ ہو جائیں جو اذان اور صفِ اول میں تو اس پر قرعہ ڈالا کریں۔

۲۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی سب سے پہلی صف افضل ہوتی ہے آخری میں سب سے کم درجہ کا ثواب ہے اور خواتین کا سب سے آخری صف میں زیادہ اجر اور پہلی میں کم اجر ہے۔

## صفوں میں برابری :-

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

سوواصفو فکم فان تسویة  
الصف من تمام الصلوة  
صفیں برابر رکھو کیونکہ صف کا برابر  
ہونا نماز کے اتمام میں سے ہے

بخاری کے الفاظ ہیں کہ صف کا برابر ہونا اقامت نماز میں سے ہے۔

۲۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر مجلس میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کیا تم اس طرح صف نہیں بناتے، جس طرح ملائکہ اپنے رب کی بارگاہ میں بناتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! رب کریم کی بارگاہ میں ملائکہ کس طرح صف بناتے ہیں؟ فرمایا وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تکبیر کہی گئی تو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف چہرہ اقدس پھیر کر فرمایا :-

اقبوا صفو فکم و تراصوا فانی  
اپنی صفوں کو سیدھا بھی کیا کرو۔

اراکم من وراء ظہری  
کیونکہ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی دیکھتا

ہوں۔

بخاری کے الفاظ ہیں کہ ہم کاندھے سے کاندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر

کھڑے ہوتے تھے۔

۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں۔

کنا اذا صلينا خلف رسول صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم احبنا ان تکون  
عن یمنہ یقبل علیہا بوجہہ  
فسبعته یقول رب قنی عذابک  
یوم تبعث عبادک

جب ہم اپنے آقا کی اقتداء میں نماز ادا  
کرتے تو ہم آپ کے دائیں طرف کھڑے ہونے کو  
محبوب جانتے تھے آپ نے ہماری طرف چہرہ  
اقدم فرمایا تو آپ کو یہ پڑھتے ہو سنائے  
میر پڑو گا مجھے اس دن کے عذاب سے  
بچا جس دن تو لوگوں کو زندہ کرے گا۔

## مردوں اور خواتین کی صفیں :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ  
پہلی صف سب سے افضل اور آخری کے لیے سب سے کم ثواب ہے اور  
خواتین کی پہلی میں کم اور آخری میں سب سے زیادہ ثواب ہے۔

۲۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
نے صحابہ کو پہلی صفوں میں کھڑے ہوتے دیکھ کر فرمایا آگے بڑھو میرے ساتھ  
کھڑے ہو کرو اور تمہارے بعد کی صفیں تمہارے ساتھ متصل ہونی چاہئیں (بعض)  
قومیں پیچھے ہوتی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پیچھے کر دیا۔



## صفوں میں ٹیڑھ کی مذمت :-

۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کاندھوں کو پکڑ کر فرماتے برابر ہو جاؤ، آگے پیچھے نہ ہوا کرو۔ ورتہ تمہارے دل میں اختلاف ہو جائے گا۔ میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحب عقل و دانش ہوں پھر ان کے قریب پھر ان کے قریب درجہ بدرجہ کھڑے ہوں۔

۲۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اپنی صفیں سیدھی کیا کرو کہیں اللہ تعالیٰ تمہارے اندر اختلاف پیدا نہ فرمادے۔

۳۔ مسلم میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں اس طرح سیدھی فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا جیسے انہیں کمان کے ساتھ سیدھا کیا گیا ہے یہاں تک کہ ہم نے یہ بات سیکھ لی۔ پھر ایک دن آپ تشریف لا کے کھڑے ہوئے قریب تھا، آپ نماز کے لیے تکبیر کہتے ایک آدمی دیکھا جس کا سینہ صفت سے آگے تھا تو آپ نے فرمایا۔

عباد اللہ لتسون صفوفکم  
اولیٰ خالفن اللہ بین وجوهکم  
اے اللہ کے بندو صفیں سیدھی کیا کرو  
کہیں اللہ تمہارا اندر مخالفت پیدا نہ فرمادے۔

## امام کے پیچھے آمین کہنا :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المعنوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، جس شخص کا قول ملائکہ کے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۲۔ بخاری میں ہے کہ جب تم آمین کہتے ہو تو ملائکہ بھی آسمان پر آمین کہتے ہیں پس دونوں کی آمین میں موافقت ہو جاتی ہے جس سے نمازی کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

## قوم میں کلماتِ حمد :-

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے رسالتِ آج صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ تو ایک آدمی نے یہ کلمات پڑھے۔

اللہ اخبیر کبیراً والحمد لله کثیراً اللہ سب سے بڑا ہے اور صبح و شام

وسبحان اللہ بکرۃً واصیلاً۔ کثرت کیساتھ حمد اسی کیلئے ہے اور اللہ

کی ذات پاک ہے،

آپ نے پوچھا یہ کلمات تم میں سے کس نے پڑھے؟ اس شخص نے عرض کیا

یا رسول اللہ میں نے پڑھے ہیں فرمایا یہ کلمات نہایت پسندیدہ ہیں اور ان کیلئے آسمانی

دروازے کھول دیتے گئے ہیں۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے جب سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سُننا ہے میں نے یہ کلمات کبھی ترک نہیں کیے۔

حضرت رفاعہ بن رافع ازرقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے رکوع سے سر اقدس اٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ تو ایک آدمی نے یہ کلمات کہے۔

ربنا دلک الحمد کثیراً      اے ہمارے رب حمد تیری ہے کثرت  
طیباً مبارکاً فیہ      کے ساتھ۔ تیری ذات پاک اور بابرکت

ہے۔

آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ اس

آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ہر کوئی اس سے پہلے لکھنے کی کوشش میں تھا۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بخاری و مسلم کی بعض روایات میں ربنا دلک الحمد کے کلمات بھی منقول ہیں۔

## رکوع و سجد میں امام سے سبقت :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ وہ جب رکوع و سجد میں امام سے پہلے کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے

## ارکان نماز کو آرام سے ادا کرنا :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا حضور سرور عالم ایک گوشے میں تشریف فرما تھے اس شخص نے نماز پڑھی پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب ارشاد فرمایا اور فرمایا لوٹ جا دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے نماز پڑھی پھر حاضر ہوا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ۔ اس نے نماز پڑھی اور حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے جواب عنایت فرمایا اور فرمایا پھر نماز ادا کر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ لہذا آپ مجھے تعلیم دیں۔ فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہو پھر قرأت کرو۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، قوم اس طرح

کرو کہ سجدے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اطمینان کے ساتھ جلسہ کرو۔ پھر دوبارہ اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ تمام نماز اس طرح ادا کرو۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ چہرہ اقدس پھیر کر فرمایا، اے فلاں تو اپنی نماز کو بہتر کیوں نہیں کرتا؟ نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو اسے توجہ کرنی چاہیے کہ وہ کس طرح نماز ادا کر رہا ہے کیونکہ وہ نماز اپنے لیے پڑھتا ہے۔

انی لا بصو من ورائی کما البصر میں اپنے پیچھے اسی طرف دیکھتا ہوں  
من بین یدی جیسے اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

۳۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور نماز اس طرح ادا کرتا ہے کہ وہ اس بات سے آگاہ ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔ توجہ وہ فارغ ہوتا ہے اس طرح ہو جاتا ہے جیسے ماں نے آج جنا ہے۔

## نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیسے لوگ ہیں جو دوران نماز اپنی آنکھیں آسمان کی طرف بلند کرتے ہیں اس بارے میں آپ سخت ناراض ہوتے اور فرمایا اس سے باز آ جاؤ

ورنہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو حالت نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے باز رہنا چاہیے کہیں ان کی آنکھیں اچک نہ لی جائیں۔

۳۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز میں آسمان کی طرف آنکھوں کو بلند نہ کرو ورنہ ان کو ان کی طرف لوٹایا نہیں جائے گا۔

## نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونا۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں التفات کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ شیطان بندے کی نماز میں خلل ڈالتا ہے۔

## جائے سجدے سے سنگریزوں کا ہٹانا۔

حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھتے ہوئے جائے سجدے سے سنگریزے نہ اٹھاؤ، اگر مجبوری ہو تو صرف ایک دفعہ ایسا کر لیا جائے۔

## نماز میں پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا:-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ دورانِ نماز پہلوؤں پر ہاتھ رکھے جائیں۔

## نمازی کے سامنے سے گزرنا:-

۱۔ حضرت ابو جہیم عبد اللہ بن حارث بن صمۃ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس کے گناہ سے آگاہ ہو جائے تو اس کے لئے چالیس سال کھڑا رہنا گزرنے سے بہتر ہوگا۔ شیخ ابو نصر کہتے ہیں مجھے یہ یاد نہیں آپ نے چالیس دن فرمایا یا چالیس ماہ یا سال۔

۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سترہ کی طرف نماز پڑھو اور کوئی آگے سے گزرنے کی کوشش کرے تو اسے روکو اگر وہ انکار کرے تو اس پر سختی کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

## عمداً نماز ترک کرنا۔

۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے۔

۲۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر طور پر صحابہ سے پوچھتے کہ تم نے کوئی خواب دیکھا ہے تو جس کو خواب آیا ہوتا وہ عرض کر دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سن کر اس کی تعبیر مشیتِ ایزدی کے مطابق بیان فرما دیتے۔

فألتا یوما فقال هل رأی  
منکم اللیلة رؤیا؛ قلنا لا!  
ایک دن آپ نے حسبِ معمول ہم سے پوچھا  
کیا تم نے آج کوئی خواب دیکھا ہے۔ ہم نے  
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں  
سے کسی نے آج خواب نہیں دیکھا۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج میں نے ایک خواب دیکھا ہے پھر  
اسے آپ نے تفصیلاً بیان فرمایا۔

میں نے رات کو دو آدمیوں کو دیکھا انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے  
مقدس زمین کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک شخص بیٹھا تھا ایک کھڑا تھا۔ اس  
کے ہاتھ میں لوہے کی سلاخ تھی جس سے وہ ایک آدمی کے منہ کو اس  
طرز بھاڑ ڈالتا ہے کہ گردن تک جا پہنچتا ہے۔ پھر وہ دوسری طرف سے



بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ پھر اس کا ہونٹ درست ہو جاتا ہے۔ پھر اسی  
 طرح کرتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے چلتے، ہم چل  
 دیتے۔ حتیٰ کہ ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور اس کے  
 پاس دوسرا شخص پتھر لے کر ہونے اس کے سر پر کھڑا ہے وہ جھک کر  
 اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔ اور پتھر ڈھلک کر ادھر آ جاتا ہے وہ شخص پتھر  
 کو سنبھالنے کیلئے مارتا ہے اور جب وہ پتھر لیکر آیا تو اس کا سر دوبارہ  
 اسی طرح درست ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے تھا وہ پھر اس کا سر پتھر مار کر  
 کچل دیتا ہے۔ میں نے ان اشخاص سے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے  
 چلتے۔ پھر ہم سب چل دیتے یہاں تک کہ ہم پہنچے ایک سوراخ تک  
 جو کہ تنور کی مانند تھا اس کا اوپر کا حصہ تنگ تھا اور نچلا حصہ وسیع و کشادہ  
 تھا اس کے نیچے آگ جل رہی تھی جب وہ بھڑکتی تو وہ بھی اوپر اٹھ جاتے  
 یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہوتے اور جب آگ ٹھنڈی ہوتی تو وہ  
 بھی نیچے چلے جاتے۔ اس تنور کی مانند سوراخ کے اندر ننگی عورتیں  
 اور مرد تھے میں نے کہا یہ کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا حضور آگے چلتے  
 ہم آگے چل دیتے اور ایک نہر پر پہنچے جو خون سے بھری تھی اگل  
 میں ایک شخص درمیان میں کھڑا تھا اور ایک دوسرا شخص نہر کے  
 کنارے پر کھڑا تھا اس کے ہاتھوں میں پتھر تھا۔ پانی میں کھڑے  
 شخص نے آگے بڑھ کر نکلنا چاہا تو کنارے پر کھڑے شخص نے پتھر

مارا اور وہ دوبارہ نہر میں جاگرا، جب وہ باہر نکلنے کی کوشش  
 کرتا وہ شخص پتھر مار کر اسے واپس بھیج دیتا۔ میں نے پوچھا یہ  
 کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا حضور آگے چلئے۔ ہم چل دیتے یہاں  
 تک کہ ہم ایک سبز رنگ کے گنبد میں پہنچے اُس کے اندر ایک  
 درخت تھا جس کے نیچے بوڑھا اور بچے بیٹھے ہوئے تھے اچانک  
 ایک شخص درخت کے قریب آیا اس کے ہاتھوں میں آگ تھی  
 وہ اس کو بھڑکار رہا تھا انہوں نے مجھے درخت کے درمیان گھر  
 میں داخل کر دیا۔ میں نے اس سے زیادہ حسین گھر نہیں دیکھا  
 اس کے اندر بوڑھے اور جوان مرد اور عورتیں اور بچے تھے۔ پھر  
 فرشتوں نے مجھے ایک اور گھر میں داخل کر دیا جو کہ پہلے سے زیادہ  
 خوبصورت تھا میں نے ان دونوں سے کہا تم نے مجھے پوری رات  
 میری کروائی ہے پس ان دونوں نے مجھے ان اشیاء کے بارے  
 میں بتایا جو کہ میں دیکھ چکا تھا۔ انہوں نے کہا وہ آدمی جس کو آپ  
 نے دیکھا کہ اس کے ہونٹوں کو کاٹا جا رہا تھا۔ وہ جھوٹا تھا۔ وہ  
 ہمیشہ جھوٹی گفتگو کرتا تھا پس اس کو اٹھایا جاتا اور وہ آسمان تک  
 پہنچ جاتا پھر اسے نیچے گرایا جاتا، یہ سلسلہ قیامت تک جاری  
 رہے گا۔ اور وہ شخص جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا اس شخص نے  
 قرآن سیکھا اور رات کو قرآن کی تلاوت کی بجائے سوتا رہا اور دن کو

عمل نہ کیا تو اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا۔ جو آپ دیکھ آئے  
ہیں اور جن کو آپ نے تنور میں دیکھا وہ زانی تھے اور جس کو نہر میں دیکھا  
وہ سوخور تھا۔ اور وہ بوڑھا جس کو آپ نے درخت کی جڑوں میں دیکھا  
وہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ لوگوں  
کی اولاد تھی اور آگ بھڑکانے والا جہنم کے خزانوں کا مالک تھا پہلا گھر  
جو آپ نے دیکھا وہ عام مومنین کا تھا اور دوسرا شہدا کا گھر تھا اور میں  
جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہے پس اپنے سر کو بلند فرمائیے میں نے  
اپنا سر بلند کیا تو میرے اوپر بادل تھے ۛ

باب ۵

نوافل

کا

بیان

## شب و روز میں بارہ رکعت :-

۱۔ حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو شخص فرائض کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعات ادا کرتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا

مسلم شریف میں ان کی تفصیل یہ ہے کہ ظہر کے فرائض سے پہلے چار، بعد میں دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو، اور فجر سے پہلے دو رکعات ہیں۔

## فجر کی دو سنتوں کا مقام :-

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رکعتا الفجر خیر من الدنيا  
وما فیہا۔ بہتر ہیں۔

۲۔ انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے دو نوافل کی سب سے زیادہ پابندی کرتے تھے۔

## نماز وتر کی فضیلت

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی محسوس کرتا ہے کہ میں رات کے آخری حصے میں بیدار نہ ہو سکوں گا تو وہ وتر ابتدائی حصے میں ادا کرے اور جو بیدار ہو سکتا ہے اسے آخری حصے میں ادا کرنا چاہیے کیونکہ آخری حصہ رات کی نماز حضورِ ولی ہوتی ہے لہذا یہ افضل ہے۔

## سونے کے وقت دعا

۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو وضو کرو، پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ۔ اور یہ پڑھتے ہوئے سو جاؤ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسَلْتُكَ لِقَابِي  
وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ  
أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْحَبَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ  
رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ  
إِلَّا إِلَيْكَ  
اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی۔ اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اپنا معاملہ تجھے سونپا تجھ سے تیرے شوق و خوف میں تیری پناہ میں آتا ہوں

وَلَا مَنجَامِنَكَ إِلَّا إِلَيْكَ تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں تیری  
 آمَنَتْ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ نازل کردہ کتاب اور بھیجے ہوئے رسول  
 وَبَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتُمْ پرایمان لاتا ہوں۔

اگر اس رات موت آگئی تو اسلام پر موت آئے گی راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات آپ کی خدمت میں دہراتے ہوئے "نبیوک" کی جگہ "رسولک" پڑھا تو آپ نے اس سے منع فرمایا

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آپ نے ابن اعبد سے فرمایا کیا تجھے میں اپنے اور فاطمہ کے بارے میں بیان نہ کروں۔ اور فاطمہ کے ساتھ آپ کو دوسروں سے زیادہ پیار تھا۔ اور وہ میرے نکاح میں تھی۔ میں نے کہا مجھے ضرور آگاہ فرمائیے فرمایا فاطمہ چکی پیستی تھیں حتیٰ کہ اس کے ہاتھوں پر اس کے نشان تھے مشکیزہ کے ذریعے پانی اٹھاتے اٹھاتے ان کے گلے اور سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی میں ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ خدام آئے تو میں نے فاطمہ سے کہا آپ اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہو کر خادم کے بارے میں عرض کریں۔ لہذا وہ آپ کے پاس حاضر ہوئیں۔ چونکہ آپ کے پاس وفد آیا ہوا تھا لہذا واپس لوٹ آئیں دوسرے دن نبی اکرم خود ان کے پاس تشریف لائے۔ پوچھا فاطمہ تیری کیا ضرورت تھی؟ وہ تو خاموش رہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیان کرتا ہوں چکی پیس پیس کر ان کے ہاتھوں میں چھالے ہو گئے ہیں

پانی کا مشکیزہ اٹھا اٹھا کر ان کا کا ندھا زخمی ہو گیا ہے۔ تو میں نے ہی انہیں  
 کہا تھا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر خادم کے لیے عرض کریں  
 کیونکہ ان دنوں آپ کے پاس خادم آئے ہوئے ہیں تاکہ بوجھ کم ہو جائے۔ تو  
 آپ نے فرمایا

اتقوا الله يا فاطمة وادي فريضة اے فاطمہ اللہ سے ڈرتی رہ اپنے رب  
 ربك واعملی عمل اهلك واذا کے فرائض اور گھر کے فرائض خود نبھا اور  
 اخذت مضجعتك فساجی ثلاثا جب تو بستر پر لیٹنے لگے تو تینتیس دفعہ  
 وثلاثین واحمدی ثلاثا سبحان اللہ تینتیس دفعہ الحمد للہ۔ اور چونتیس  
 وثلاثین وكبری اربعاً و دفعه الحمد اکبر، یہ سو ہے یہ تیرے لئے  
 ثلاثین فتلك مائة فهی خادم سے بہتر ہے۔

خير لك من خادم

اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے

بتائے ہوئے عمل پر راضی اور مطمئن ہوں۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں جمع ہونے والے صدقات کا مجھے محافظ مقرر فرمایا  
 ایک شخص رات کو آیا اس نے وہاں سے جھولی بھرنی شروع کر دی میں نے پکڑ  
 لیا اور کہا میں حضور کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔ وہ کہنے لگا میں نہایت غریب و محتاج  
 ہوں مجھ پر قرض ہے، میرے گھر کے افراد بھوکے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا جب



صبح ہوئی تو مسرور کو نین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔

ما فعل اسیرك البارحة؟ تیرے کچھلی رات والے چور کا کیا بنا؟

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سخت حاجتمندی اور اپنے بال بچوں کی بات کرتا تھا اس لئے میں نے ترس کھاتے ہوئے چھوڑ دیا فرمایا اس نے غلط بیانی سے کام لیا وہ پھر آئے گا۔ آپ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ ضرور آئے گا۔ میں انتظار میں رہا لہذا وہ دوبارہ آیا اور اس نے جھولی بھرنی شروع کی تو میں نے پکڑ لیا حتیٰ کہ تیسری دفعہ پھر ایسا ہی ہوا۔ میں نے اسے کہا کہ اب تجھے میں ضرور حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کروں گا، تو بار بار کہتا ہے نہیں آؤں گا پھر آجاتا ہے وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا۔ میں نے پوچھا وہ کون سے کلمات ہیں، (کہنے لگا) جب تو لیتر پر جاتے تو اس وقت آیت الکرسی اللہ لا الہ الا هو المحی القيوم کی تلاوت کر لیا کر اس کی برکت سے تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ عطا ہوگا۔ جس کی وجہ سے صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو آپ نے پوچھا تیرے چور کا کیا بنا؟ یا رسول اللہ مجھے اس نے کچھ کلمات بتائے جس کی وجہ سے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا کون سے کلمات؟ میں نے عرض کیا آیت الکرسی آپ نے فرمایا جھوٹا ہونے کے باوجود بات سچا کی۔ اے ابو ہریرہ تو جانتا ہے وہ تین دن آنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا فرمایا وہ شیطان تھا۔

## بیدار ہوتے وقت دعا

۱۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کی نیند سے بیدار ہو وہ یہ کلمات پڑھے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ      اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ      شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور

شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ      حمد اسی کے لائق ہے اور وہ ہر شے

وَكَلِيلٌ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا      پر قادر ہے تمام تعریف اللہ کیلئے ہے اللہ

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ      پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

أَغْفِرْ لِي -      برائی سے بچنے اور نیکی کی قوت اللہ کے

سوا نہیں اے اللہ مجھے معاف فرما دے

اس کے بعد جو دعا کرے وہ قبول ہوگی اگر وضو کر کے نماز ادا کرے تو وہ

قبول ہوگی۔

## رات کا قیام :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سوتے ہو تو شیطان تمہارے سر کے پیچھے

تین گانٹھیں لگاتا ہے اور ہر گانٹھ کے ذریعے تھکی دیتا ہے کہ ابھی بڑی رات

ہے سو جا اگر آدمی بیدار ہو کر ذکر الہی میں مصروف ہو جائے تو ان میں ایک کھل جاتی ہے اگر وضو کرے تو دوسری اور اگر نماز پڑھے تو وہ تمام کھل جاتی ہیں۔ اور انسان بڑی خوشی و فرحت میں صبح کرتا ہے ورنہ کسبت و پریشان حال ہوتا ہے۔

۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو اتنا طویل قیام کرتے کہ آپ کے مبارک پاؤں سوچ جاتے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ کے رب نے آپ کی بخشش کی بشارت عطا فرما رکھی ہے تو آپ نے فرمایا۔

افلا اكون عبداً شكوراً۔ میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔؟

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے مجھے داؤد علیہ السلام کی نماز اور روزہ نہایت پسند ہے۔ اور ان کا یہ معمول تھا کہ آدھی رات سوتے، تیسرے پہر عبادت کرتے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

ان فی اللیل لساعة لا یوافقها  
رجل مسلم یسأل اللہ الخیر  
من امر الدنیا والآخرة الا  
اعطاءه ایاہ وذلک لیلۃ

رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے اگر  
کوئی آدمی اسے پائے اور اس میں دنیا  
اور آخرت کے بارے میں جس شے کیلئے  
عرض کرے وہ اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور

یہ ہر رات آتی ہے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کے علاوہ کسی کے ساتھ رشک جائز نہیں۔ ایک وہ  
شخص جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا اور وہ رات اور دن کا کچھ حصہ اس کے ساتھ  
قیام کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے خرچ  
کرتا ہے۔

## حالت نیند میں نماز۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں نیند آجائے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند  
پوری ہو جائے کیونکہ اس حال میں نماز جاری رکھنے میں اس بات کا امکان ہے  
کہ استغفار کی جگہ اپنی برائی ہی نہ کر دے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔

اذالعس احدك في الصلوة      جب نماز میں اونگھ آجائے تو سو جا  
فلينم حتى يعلم ما يقروء      یہاں تک کہ تجھے یہ علم ہو جائے کہ کیا پڑھ

رہا ہے ؟

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتکتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو اور اس کی زبان قرآن کی تلاوت (نہیند) کی وجہ سے رکے اور نہ جانتے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو وہ سو جائے۔

## رات کو قیام نہ کرنے کی مذمت :-

۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ ہوا جو تمام رات صبح تک سویا رہتا ہے آپ نے فرمایا اس شخص کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کیا ہے۔

۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يا عبد الله لا تكن مثل فلان  
كان يقوم الليل فترك قيام  
الليل۔

اے عبد اللہ فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا  
جو رات کا قیام کیا کرتا تھا۔ پھر اُس  
نے رات کا قیام ترک کر دیا۔

صبح و شام کے اذکار :-

۱۔ حضرت شداوین اولیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے۔

اللہم انت ربی لا الہ الا انت  
 خلقتی وانا عبدک وانا علی عہدک  
 ووعدک ما استطعت اعود بک  
 من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک  
 علی و ابوء بذنبی فاغفر لی فانہ  
 لا یغفر الذنوب الا انت۔

اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی  
 معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ  
 ہوں۔ میں جہاں تک ممکن ہے تیرے عہد و  
 وعدے کی حفاظت کر نیوالا ہوں۔ میں تیری  
 پناہ میں آتا ہوں اس شے کے شر سے جسے تو  
 نے بنایا۔ میں اپنے اور پرہونے والی نعمتوں کا  
 اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں  
 مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہگار  
 فرمانے والا نہیں۔

جس شخص نے ان کلمات پر ایمان و یقین رکھتے شام کو پڑھا اگر وہ اسی رات فوت  
 ہو گیا تو جنت میں داخل ہو گا اور جو شخص صبح کو پڑھے تو فوت ہونے کی صورت  
 میں جنت میں داخل ہو گا۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام  
 کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھلی رات کچھونے ڈس لیا ہے جس سے مجھے  
 تکلیف ہے فرمایا اگر شام کو یہ دعا پڑھ لیتا تو تجھے وہ نقصان نہ دیتا۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات من میں مخلوق کے شر سے اللہ کے کامل

شر ما خلق کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام سو دفعہ سبحان اللہ و بحمدہ پڑھے روز قیامت اس سے بہتر عمل کسی کے پاس نہیں ہوگا۔

۴۔ انہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دن میں سو دفعہ یہ کلمات پڑھے۔

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے

لہ لہ الملک ولہ الحمد و تیرا کوئی شریک نہیں ملک و حمد تیرے ہی

ہو علی کل شیء قدیر۔ لیے ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے

اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے اعمال نامے میں سونکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سوا گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور شام تک اسے شیطان سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کسی کا عمل نہ ہوگا۔ البتہ وہ بڑھ جائے گا جس نے یہ عمل دوسرے سے زیادہ کیا ہوگا

## رات کے وظیفہ کی قضاء

۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عدم بیداری کی وجہ سے رات کو تلاوت

و نوافل نہ پڑھ سکا۔ وہ فجر اور ظہر کے درمیان اسے قضا کرے، اسے رات والا ثواب مل جائے گا۔

## نماز چاشت کی فضیلت :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین وصیتیں فرمائی تھیں، ہر ماہ تین روزے، چاشت کی دو رکعت نماز اور سونے سے پہلے وتروں کی ادائیگی۔

۲۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو سلام، اسی طرح ہر تسبیح (سبحان اللہ) صدقہ، ہر تحمید (الحمد للہ) صدقہ، ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ) صدقہ، ہر تکبیر صدقہ ہے (اللہ اکبر) صدقہ، نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا صدقہ اور ان تمام کا بدل وہ دو رکعت چاشت کے وقت ادا کی جاتی ہیں۔

۳۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے پیارے حبیب علیہ السلام نے تین باتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کو زندگی بھر ترک نہ کرنا، ہر ماہ تین روزے، نماز چاشت اور سونے سے قبل نماز وتر کی ادائیگی۔

## نماز استخارہ :-

۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں معاملات میں استخارہ کی تعلیم اس طرح دی



جس طرح قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو رکعات نماز ادا کرے اور پھر یہ دعا پڑھے۔

اللہم انی استخیرک بعلمک و  
استقدرک بقدرتک واسئلك  
من فضلک العظیم  
فانک تقدر ولا اقدر  
وتعلم ولا اعلم وانت  
علام الغیوب اللہم  
ان کنت تعلم ان هذا  
الامر خیر لی فی دینی  
ومعاشی وعاقبة امری  
فاقدرہ لی و یسر لی ثم  
بارک لی فیہ وان کنت  
تعلم ان هذا الامر شر لی  
فی دینی ومعاشی وعاقبة  
امری فاصرفہ عنی واصرفنی  
عندہ واقدر لی الخیر  
حیث کان ثم ارضنی بہ۔

اے اللہ میں تیرے علم کے مطابق  
تجھ سے خیر اور تیری قدرت کے مطابق  
تجھ سے طاقت مانگتا ہوں تجھ سے تیرے  
عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قادر  
ہے میں قادر نہیں، تو جانتا ہے،  
میں نہیں جانتا تو تمام غیبوں کا جانتے  
والا ہے اے اللہ اگر تو اس معاملہ میں  
میرے لیے دین و دنیا اور عاقبت  
کے لحاظ سے خیر جانتا ہے تو مجھ کو اس  
پر قدرت فرما اور میرے لیے یہ آسان  
فرما۔ اور اس میں برکت دے۔ اور  
اگر اس میں میرے دین و دنیا کے لحاظ  
سے شر ہے تو اس کو مجھ سے دور کر  
دے۔ مجھے اس سے بچا اور خیر  
پر قادر فرما۔

اور پھر اپنی حاجت اور ضرورت کا نام بھی لے۔

باب  
نمازِ جمع  
کا  
بیان

## فضیلت جمعہ :-

- ۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جمعہ کی ادائیگی کے لئے گیا۔ خطبہ و وعظ اچھی طرح سنا اور خاموشی اختیار کی تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ اور اس سے زائد تین دن تک کے گناہ معاف ہو گئے۔ اور جو شخص سنگریزوں کے کھیل میں مشغول رہا اس نے اجر ضائع کر دیا
- ۲- انہی سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک، رمضان دوسرے رمضان تک کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے بشرطیکہ کباٹر کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

## جمعہ کیلئے چلنا :-

- ۳- حضرت عبایہ بن رفاعہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کی ادائیگی کے لئے جا رہا تھا تو میری ملاقات حضرت ابو عبیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو گئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

ہوئے سنا تو انہوں نے کہا میں نے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام کر دیں گے۔

۴۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا، اچھی طرح پاکیزگی حاصل کی تیل اور خوشبو لگائی۔ پھر دو نمازیوں کے درمیان نہ گھسا۔ پھر حسب توفیق نماز ادا کی۔ خاموش ہو کر امام کی گفتگو سنی تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

## جمعہ اور تخلیق آدم :-

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔ اسی میں وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن اس سے نکالے گئے۔

## خصوصی گھڑی :-

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس میں ایک ایسی گھڑی آتی

ہے جس میں اگر کوئی مسلمان حالت نماز میں ہو تو جس شے کا سوال وہ کرے  
اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے اور آپ نے ہاتھ اس کے قلیل ہونے کی طرف  
اشارہ فرمایا۔

۷۔ حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ  
بن عمر نے پوچھا کہ تو نے اپنے والد سے جمعہ کے دن خصوصی وقت کے بارے  
میں حضور علیہ السلام کا فرمان سنا ہے۔ میں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔ میرے  
والد گرامی نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے  
ہوتے سنا۔

ہی ما بین ان مجلس الامام ان وہ وقت خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے  
ینقضي الصلوة لیکر نماز کی ادائیگی کے درمیان ہے۔

## غسل جمعہ اور خوشبو۔

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ مرد پر جمعہ کے دن غسل و مسواک لازم ہے اور  
حسب توفیق خوشبو بھی لگائے۔

## جمعہ کے لئے جلدی جانا۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے روز غسل کیا۔ پھر پہلی گھڑی میں جمعہ کے لیے روانہ ہوا گویا اس نے اونٹ صدقہ کیا جو دوسری گھڑی آیا اس نے گائے تیسری گھڑی میں آنے والے نے مینڈھا چوتھی میں آنے والے نے مرغی اور پانچویں میں آنے والے نے گویا انڈہ صدقہ کیا اور جب خطیب خطبہ کے لیے آجاتا ہے تو ملائکہ دیگر معمولات چھوڑ کر ذکرِ سننے لگ جاتے ہیں۔

## دورانِ خطبہ خاموشی کا حکم :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے دورانِ خطبہ کسی کو خاموش ہونے کا بھی کہا تو یہ لغو عمل ہے یعنی اجر ضائع کرنے والا ہے۔

## جمعہ چھوڑنے پر وعید :-

۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تارکینِ جمعہ کے بارے میں فرمایا مجھے خیال آتا ہے کہ کسی سے نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور خود ایسے گھروں کو آگ لگا دوں جن کے مالک جمعہ ادا کرنے نہیں آئے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

لوگوں کو جمعہ چھوڑنے سے باز رہنا چاہیے۔ ورنہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دے گا۔ اور پھر وہ غافلین میں شامل ہو جائیں گے۔

---

باب

صدقات

کا

بیان



## فرضیت زکوٰۃ :-

۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر ہے۔ شہادت توحید و رسالت، اقامت نماز، ادائیگی زکوٰۃ، حج، رمضان کے روزے

۲- حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی عبادت کر اس کا شریک نہ بنا۔ نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر،

۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دو جس کے کرنے سے میں جنتی ہو جاؤں۔ فرمایا اللہ کی عبادت کر اس کا شریک نہ ٹھہرا۔ فرض نماز اور زکوٰۃ ادا کر رمضان کے روزے رکھو یہ

سُن کر کہنے لگا اللہ کی قسم میں اس پر نہ اضافہ کروں گا اور نہ اس میں کمی جب وہ شخص واپس ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔

من سر وان ينظر الى رجل من  
 اهل الجنة فلينظر الى هذا۔  
 جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ  
 اس شخص کو دیکھ لے۔

۳۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

## زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر عذاب :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صاحبِ سونا و چاندی ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے روز ان کو آگ میں گرم کر کے مالک کے پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جائے گا۔ جب وہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو دوبارہ گرم کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اس دن فیصلہ فرمائے گا جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھ لے گا جنت کی طرف ہوگا یا جہنم کی طرف۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا جو اونٹوں والا اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا، اس کو چٹیل میدان میں گرا دیا جائے گا اور انتہائی فریبہ جسم میں اس کے اونٹ ظاہر ہو کر اس کو روندتے ہوئے گزر جائیں گے۔ ایک ریوڑ کے بعد دوسرا

ریوڑ روندتا ہوا گزر جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے گا جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ گائے اور بکریوں کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا جو گائے اور بکریوں والا زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اسے چٹیل میدان میں گرا دیا جائے گا اور انتہائی فریب جسم میں اس کی گائے اور بکریاں ہو کر اسے اپنے کھروں سے روندتی ہوئی چلی جائیں گی۔ اور اپنے سینگوں سے اس کو ماریں گی عرض کیا گیا گھوڑوں کے بارے میں کیا ہے؟ فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک آدمی کے لئے بوجھ دوسرا ستر اور تیسرا اجر کا سبب ہے، وہ گھوڑے جو بوجھ بنتے ہیں جن کو مالک نے ریا، تکبر اور غرور کے ذریعے پالا، وہ گھوڑے ستر کا ذریعہ بنتے ہیں جن کو اللہ کی خاطر رکھتا ہے اور ان حقوق کو نہیں بھولتا جو ان کی پیٹھوں اور گردنوں سے والینتہ ہیں اور وہ گھوڑے ذریعہ اجر بنتا ہے۔ جب اس کو کسی چراگاہ میں چراتا ہے تو وہ جو کچھ چرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اجر لکھتا ہے اگر اس کو دریا سے پانی پلائے تو اس کے پیٹ میں جو قطرہ جائے اجر لکھا جائے گا حتیٰ کہ ان کے پیشاب اور لید پر بھی اجر ملتا ہے۔ ایک یا دو ایکڑوں کا جو وہ چکر لگائیں ان کے ہر قدم کے عومن اجر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ گدھوں کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا ان کے بارے میں مجھ پر کچھ نازل نہیں مگر یہ آیت جو سب سے جامع ہے۔

من يعمل مثقال ذرة خيرا  
 جو شخص ایک ذرے کے برابر نیکی  
 یہ دمن يعمل مثقال ذرة  
 کرے گا اسے پالے گا اور ایک ذرے  
 کے برابر برائی کریگا وہ بھی اسے پالے گا۔  
 شراہیرہ

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو اونٹوں والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا قیامت  
 کے دن اس کے اونٹ اصل تعداد سے بڑھ جائیں گے مالک کو چٹیل میدان میں  
 بٹھا دیا جائے گا اور اونٹ اسے اپنی ٹانگوں اور کھروں سے روندتے ہوئے گزریں  
 گے۔ اور جو گائے والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا وہ اصل تعداد سے زیادہ ہو  
 جائیں گی۔ مالک کو میدان میں بٹھا دیا جائے گا اور وہ سینگوں اور پاؤں سے  
 کچلتی ہوئی گزر جائیں گی قیامت کے روز بغیر سینگ والی بھی ہوگی۔

اور جو صاحب خزانہ اس کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے روز گنجه سانپ  
 کی شکل میں منہ کھولے اس کے پیچھے دوڑے گا مالک بھاگے گا تو ایک منادی  
 آواز دے کر کہے گا کہ اپنا خزانہ لے لو ہمیں اس کی ضرورت نہیں جب مالک  
 خزانہ کو کوئی چارہ نظر نہ آئے گا تو وہ سانپ نما خزانے کے منہ میں ہاتھ ڈال  
 دے گا اور سانپ اونٹ کی طرح اس کو چبائے گا۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا لیکن اس  
 نے زکوٰۃ ادا نہ کی وہ مال قیامت کے دن ایسا گتجا اثر دھابن جائے گا جس

کے بڑے بڑے جبرٹے ہوں گے اور وہ اپنے مالک کو بکڑے گا۔ اور کہے گا میں تیرا مال اور خزانہ ہوں اس کیلئے آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

ولا محسن الذین یبخلون وہ لوگ ہرگز گمان نہ کریں جو  
الایۃ۔ بخیل ہیں۔

۴۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں ایسے حلقے میں جا بیٹھا جس میں قریش کے سردار بھی تھے تو وہاں ایک شخص آیا جس کے موٹے اور کھردرے کپڑے اور چہرہ و جیہہ تھا اس نے لوگوں کو سلام دیا اور کھڑے ہو کر کہا کہ مال جمع کر کے خزانہ بنانے والوں کو اس پتھر کی بشارت ہو جسے دوزخ میں گرم کیا جاتے گا۔ اور وہ پتھر انکی چھاتی کی نوک پر رکھا جاتے گا۔ حتیٰ کہ وہ شانہ کی بڑی سے بھوٹ نکلے گا اور شانہ کی بڑی پر رکھا جائے گا تو چھاتیوں کی نوک سے بھوٹ نکلے گا۔ پھر وہ شخص پلٹ کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گیا میں بھی اس کے پیچھے گیا اور میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ لوگوں نے آپ کی بات کو ناپسند کیا ہے۔ کہنے لگے یہ بے عقل ہیں مجھے میرے پیارے خلیل نے فرمایا ہے میں نے پوچھا آپ کے خلیل کون ہیں؟ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے مجھے فرمایا تم احد پہاڑ کو دیکھتے ہو میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ شاید مجھے آقا علیہ السلام کسی کام روانہ فرمانے والے ہیں میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا۔

ما احب ان لی مثل احد اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کی مقدار سونا ہو تو اس کو  
 ذهباً انفقہ کلہ الاثلثة۔ تین دینار کے علاوہ تمام صدقہ کر دوں۔

دفاعیہ۔

یہ لوگ عقل مند نہیں یہ مال جمع کر رہے ہیں اللہ کی قسم میں ان سے نہ  
 دنیا کے بارے میں سوال کروں گا اور نہ دین کے بارے میں حتیٰ کہ میں اللہ  
 عزوجل سے جا ملوں۔

مسلم میں یہ اہتمام ہے کہ میں نے ان لوگوں سے پوچھا یہ شخص کون ہے  
 تو انہوں نے بتایا صحابی رسول حضرت ابو ذرؓ ہیں میں ان کے پاس گیا اور  
 عرض کیا کہ آپ نے حضور علیہ السلام سے کیا سنا ہے فرمایا میں نے  
 ان سے جو بات کہی ہے یہ میں نے اپنے آقا علیہ السلام سے ہی سنی  
 ہے۔ میں نے پوچھا کہ حکومت سے وظیفہ لینے میں آپ کی کیا رائے ہے؟  
 فرمایا۔

خذہ فان فیہ الیوم  
 معونۃ فاذا کان ثمنا  
 لدینک فدیہ۔  
 اسے لے لو کیونکہ آج کے دور میں یہ بطور  
 معاونت ہے جب یہ مال تمہارے دین  
 کا معاوضہ بن جائے تو اس وقت نہ لینا۔

## حفاظت صدقات میں تقویٰ و دیانت!

۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مسلمان امین خازن وہ ہے جو حکم کے مطابق مال دے اور خوش دلی کے ساتھ اسے مال منتقل کر دے جیسے صدقہ کرنے والے نے متعین کیا ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جسے تم میں سے ہم نے عامل مقرر کیا اور اُس نے دھاگہ یا اس سے کم درجہ چیز میں خیانت کی اس پر روزِ قیامت گرفت ہوگی۔

ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دوبارہ آگاہ فرمائیں۔ فرمایا کیا وجہ ہے؟ عرض کیا میں نے آپ سے یہ سنا ہے۔

فرمایا میں نے ابھی یہ بات کہی ہے جس کو ہم کسی معاملہ میں امیر مقرر کریں اُسے تمام چیزوں کو جمع کروانا ہو گا خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر۔ جس کے لینے کا حکم ہو وہ لے اور جس کے لینے سے منع کیا ہو اس سے رُک جائے۔ (المسلم)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازدی آدمی کو عامل صدقہ مقرر فرمایا جسے ابن لیتسہ کہا جاتا تھا جب صدقہ لے کر واپس آئے تو انہوں نے کہا:

هذا لكم وهذا الهدى الى  
یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ کے

طور پر دیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے حکم پر عامل بنانا ہوں تم واپس آ کر کہتے ہو یہ تمہارا حصہ ہے اور یہ میرا ہدیہ ہے حالانکہ اگر وہ اپنے گھر مال باپ کے پاس ہوتا تو اسے وہ ہدیہ

ملتا؛ اللہ کی قسم اپنے حق (وظیفہ) کے علاوہ کچھ نہ لیا کرو ورنہ تم روزِ قیامت وہ چیز اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آؤ گے میں تم میں سے کسی کو بھی نہ پہچانوں گا جو سر پر اُونٹ آواز نکالتا ہوا، گائے شور ڈالتی ہوئی اور بکری چنختی ہوئی اٹھا کر لائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ مبارک اٹھا دیے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی مبارک بنگلوں کی زیارت کا شرف پایا اور فرمایا:

اللهم هل بلغت؟ اے اللہ کیا میں نے حکم پہنچا نہیں دیا؟

(بخاری و مسلم)

یعنی لوگوں تک پیغام پہنچا دیا ہے۔

## گداگری کی مذمت :-

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا انسان اگر مانگنے والا ہو جائے یہاں تک کہ اسے موت آجائے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال میں اضعاف کی خاطر مانگتا ہے وہ آگ کے انگاروں کا سوال کرتا ہے خواہ وہ کم کرے یا زیادہ۔

۳۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول



خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آٹھ آدمی تھے آپ نے فرمایا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرتے؟ حالانکہ ہم نے انہی دنوں بیعت کی تھی عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے بیعت کی ہوئی ہے۔ فرمایا کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے ہاتھ بڑھائے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم بیعت کر چکے ہیں اب کس پر بیعت کریں؟ فرمایا اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ پانچ نمازیں ادا کرو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی شے کا سوال نہیں کرو گے۔ تو میں نے اس جماعت میں بعض ساتھیوں کو اس کے بعد دیکھا کہ اگر ان کا چابک سواری کی حالت میں گرجاتا تو وہ اس کے اٹھا کر دینے کے بارے میں بھی سوال نہیں کرتے تھے

## خرچ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے۔

۱۔ حضرت حکیم بن عزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا سے تین دفعہ سوال کیا۔ آپ نے مجھے تینوں مرتبہ عنایت کیا اور فرمایا یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ اور جس نے نفس کی سر بلندی (بن مانگے یا دینے والے کی خوشی) سے لیا اس کے مال میں برکت ہوگی۔ اور جس نے نفس کو ذلیل کر کے لیا (یعنی مانگ کر) اس کے مال میں یہ برکت نہیں اور وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے مگر سیر

نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب موت تک کسی سے سوال نہیں کروں گا لہذا جب ان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ نے وظیفہ دینے کے لیے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اسی طرح حضرت عمر نے وظیفے کے لیے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا تو حضرت عمر نے فرمایا اے لوگو! میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ میں نے اس مال فتنی سے حضرت حکیم کا حصہ اور ان کا حق پیش کیا مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت حکیم نے وصال تک حضور علیہ السلام کے بعد کسی سے سوال نہ کیا۔

## تین اشخاص کیلئے سوال جائز ہے :-

۱۔ حضرت ابولبشر قبیلہ بن مخرق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک بڑی رقم کا مقروض ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اس بارے میں آپ سے سوال کروں فرمایا ہمارے پاس ٹھہر جاؤ۔ جب صدقہ کا مال آتا ہے تو ہم آپ کو دیں گے۔ اس کے بعد فرمایا قبیلہ تین اشخاص کے علاوہ کسی کیلئے سوال جائز نہیں ایک جو مقروض ہو اس کے لئے اتنی مقدار کا سوال جائز ہے جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے دوسرا وہ شخص جس کے مال کو کوئی آفت ناگہانی پہنچی جس سے اس کا مال برباد ہو گیا اس کیلئے اتنا سوال کرتا جائز ہے جس سے اس کا گزارہ ہو جائے تیسرا وہ شخص جو فاقہ زدہ ہوا اور اس کے قبیلہ کے تین عقلمند

اشخاص اس بات کی گواہی دیں کہ واقعی یہ فاقہ زدہ ہے تو اس کے لیے اتنی مقدار کا سوال جائز ہے۔ اسے قبضہ جو ان کے علاوہ سوال کر کے کھاتا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے صدقہ اور نہ مانگنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

الید العلیا خیر من الید  
اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ  
السفلی -  
سے بہتر ہے۔

اوپر والے ہاتھ سے دینے والا اور نیچے والے سے مانگنے والا ہاتھ مراد ہے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے اور اس سے ابتدا کرو جو تمہارے زیر کفالت ہے۔ اور افضل ترین صدقہ وہ جس میں صدقہ کے بعد اپنے پاس بھی گزارنے کے لیے رہے جو شخص سوال سے بچے اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے گا۔ جو شخص مستغنی ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ انصاری نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے عطا فرمایا اس طرح وہ مانگتے رہے اور آپ عطا فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ کے پاس موجود تمام مال ختم ہو گیا آپ نے فرمایا اب

اگر میرے پاس مال ہوتا تو تمہیں دینے سے اب بھی گریز نہ کرتا جو شخص سوال سے بچے اللہ تعالیٰ اسے بچا دیتا ہے جو مخلوق سے مستغنی ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے غنا دے گا جس نے صبر کیا اسے اللہ تعالیٰ صبر عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی کو صبر سے بڑھ کر خیر عطا نہیں فرماتا۔

## غنا کیا ہے؟

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ليس الغنى من كثرة العرض  
ولكن الغنى غنى النفس  
غنا کثرت مال کا نام نہیں بلکہ دل  
کے غنی ہونے کا نام ہے۔

## چار چیزوں سے پناہ :-

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ  
لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ  
وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔  
اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسے  
علم سے جو نافع نہ ہو ایسے دل سے جس  
میں تیرا خوف و خشیت نہ ہو۔ ایسے نفس  
سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول

نہ کی جائے۔

## حاجت مند کی تعریف :-

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجت مند اور مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے ایک لقمہ، دو لقمے، ایک کھجور یا دو کھجوریں لیکر چلا جاتا ہے۔

ولكن المسكين الذي لا يجد مغنى

البتة مسكين وہ شخص ہے جس کے پاس

يغنيه ولا يقطن له فيتصدق

اتنا نہیں جو اسے بے نیاز کر دے اور نہ

عليه ولا يقوم قيسأل الناس۔

اس کی مسکینی کا پتہ چلے (سفید پوش ہو)

تاکہ اس پر صدقہ کیا جائے اور نہ ہی وہ

لوگوں سے سوال کرتا ہے۔

## کامیاب مومن :-

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا وہ شخص فلاح پا گیا جو اسلام لایا اور اسے گزارے کے لیے رزق بھی میسر ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے عطا کردہ رزق پر قناعت عطا فرمادی۔

۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اے بندے تیرے لئے ضرورت سے زائد شے کا خرچ کر دینا ہی بہتر ہے اور اگر توروں کے گاتھیرے تیرے لیے شر ہے۔ ضرورت کے خرچہ پر

ملامت نہیں اپنے زیر کفالت لوگوں سے صدقہ میں ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

## تو دو کاروبار کرنا:-

۱۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے جنگل سے پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھالا کر اور بیچ کر گزارہ کر لینا عزت نفس کے لیے بہتر ہے اس بات سے کہ سوال کیا جائے ممکن ہے کوئی دے یا نہ دے

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر طعام وہ ہے جو اپنے ہاتھ سے کھاتے ہو حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے ہی کھاتے تھے۔

## چمٹ کر سوال کرنا:-

۱۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے چمٹ کر سوال نہ کیا کرو سبدا جو مجھ سے مانگے اور میں اسے ناخوشی میں کوئی چیز دوں تو میری دی ہوئی چیز میں کیسے برکت ہوگی۔

۲۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں خازن ہوں جسے میں نے خوشی سے دیا

اس میں اس کے لیے برکت ہے اور جو میں نے کسی کے مانگنے یا حرص کی وجہ سے دیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔

## بغیر سوال کے چیز کا لینا :-

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حیب مجھے کچھ عطا فرماتے تو عرض کر دیا کرتا کہ آپ یہ چیز مجھ سے کسی زیادہ ضرورت مند کو عطا فرمادیں ایک مرتبہ آپ نے مجھے مال دیا، تو یہی عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔

خذة اذا جاءك من هذا المال یہ لے لو اور جو مال تمہارے پاس بغیر

شی و انت غیر مشرون ولا سائل طمع اور بن مانگے آئے لے لیا کرو

فخذہ فتہولہ فان شئت کلہ اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کھا لو یا صدقہ

وان شئت تصدق بہ و کرو اور جو اس طرح نہ آئے اس

مالا فلا تتبعہ نفسا کا خیال نہ کیا کرو۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ کبھی بھی آپ نے اس کے بعد یہ سوال کیا اور نہ ہی کسی عطا کردہ شے کو رو کیا۔

## فضیلت صدقہ :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے پاکیزہ مال سے کھجور کی مقدار صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال کو ہی قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے مبارک دانتیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر اس کو بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اونٹ کے بچے کو پالتا ہے حتیٰ کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

۲۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال میں کمی واقع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ معافی پر بندے کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے۔ اور تواضع کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بند کر دیتا ہے۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ہر وقت کہتا رہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال ہونے کی تین صورتیں ہیں۔ جو اس نے کھا لیا وہ فنا ہو گیا جو اس نے پہن لیا وہ پراتا اور بوسیدہ ہو گیا اور اس نے صدقہ کر دیا وہ اس کیلئے ذخیرہ ہو گیا اس کے علاوہ مال اس کے ورثا کا ہے جسے وہ چھوڑ کر چلا جائے گا۔

۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا بتاؤ تم میں سے کون سے جسے اپنے مال سے وراثت کا مال زیادہ پسند ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے مال کو زیادہ پسند کرتا ہے آپ نے فرمایا۔

فان مالہ ما قدم و مال وراثہ اپنا مال تو وہ ہے جسے آگے بھیجا۔

ما اخر (صدقہ کر دیا) پیچھے رہنے والا مال وراثا کا ہے،



۵ - حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تم میں سے ہر شخص اللہ تعالیٰ سے اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب بندہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے بھیمے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ اور بائیں طرف بھی اسی طرح اعمال ہوں گے۔ اور سامنے آگ نظر آئے گی تم اس آگ سے بچو خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے کا صدقہ کر کے بچو۔

ایک روایت میں ہے تم میں سے جو بھی اس آگ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہے خواہ ایک کھجور کا ٹکڑا کیوں نہ ہو وہ اس کے ذریعے بچ جائے۔

۶ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بخل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کے ساتھ دی جنہوں نے لوہے کی زرہیں پہن رکھی ہوں جب صدقہ دینے والا صدقے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اس قدر کشادہ ہو جاتی ہے کہ اس کے پورے بدن حتیٰ کہ پوروں تک پھیل جاتی ہے اور اس کے نشانات مٹا دیتی ہے اور جب بخل صدقے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے اور وہ کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

## بہتر چیز صدقہ کرنا ہے۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ مدینہ طیبہ کے انصار صحابہ میں سے کافی مالدار تھے ان کے کھجوروں کے متعدد باغات تھے ان میں انھیں وہ باغ نہایت ہی محبوب و پسند تھا جس کا نام بمیرحاء تھا اور مسجد نبوی کے پاس تھا۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلها ویشرّب من ماء فیہا طیب  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس  
 باغ میں تشریف لے جایا کرتے اور  
 اس باغ کے چشمے سے پانی بھی پیتے۔

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون، تم ہرگز نیکی نہیں پاسکتے یہاں تک کہ تم اپنا محبوب ترین مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو) تو حضرت ابو طلحہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اللہ کا حکم سن لیا ہے مجھے سب سے زیادہ بمیرحاء (باغ) پسند ہے میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں آپ سے جہاں چاہیں خرچ فرمادیں میں امید کرتا ہوں کہ میرا مولیٰ اسے میرے لئے ذخیرہ بنا دے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بخ ذاك مال رابع ذلك  
 سے اپنے پاس رکھو یہ مال خوب نفع دینے والا  
 ہے (لیکن انہوں نے پھر بھی صدقہ کر دیا)۔

## مخفی طور پر صدقہ کرنا :-

۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جو سات آدمی اللہ تعالیٰ کے خصوصی سایہ رحمت میں ہوں گے ان سے ایک وہ شخص ہے جو صدقہ اس طرح مخفی کرتا ہے کہ بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ اس کے دائیں نے کیا خرچ کیا ہے۔

## قریبی رشتہ داروں کو دوسروں پر ترجیح دینا :-

۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہلیہ حضرت زینب بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے فرمایا صدقہ کیا کرو خواہ تمہیں اپنے زیورات سے کرنا پڑے میں گھر واپس آئی اور اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ تم خالی ہاتھ اور مقلس ہو حضور علیہ السلام نے ہمیں صدقہ کا حکم دیا ہے تم جا کر حضور علیہ السلام سے معلوم کرو کیا تمہیں دے دینا کافی ہے یا کسی اور کو دینا ضروری ہے۔ حضرت ابن مسعود نے مجھے کہا کہ تم خود جاؤ لہذا میں گئی تو میں نے آپ کے دروازے پر ایک انصاری قاتون کو دیکھا جنہیں یہی معاملہ درپیش تھا اور ہم اپنے نبی علیہ السلام کا نہایت ہی ادب و احترام کرتی تھیں حضرت بلال باہر آئے تو ہم نے کہا کہ تم حضور کی خدمت میں عرض کرو کہ دو خواتین دروازے پر کھڑی ہیں اور پوچھ رہی ہیں کہ کیا ہم اپنے شوہروں اور ان یتیم بچوں کو صدقہ دے

سکتی ہیں جو ان کی گود میں ہیں؟ اور یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ حضرت بلال نے حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے فرمایا دو خواتین کون ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ایک زینب اور دوسری انصاری خاتون ہے فرمایا کون سی زینب؟ عرض کیا ابن مسعود کی بیوی۔ آپ نے فرمایا

لہما اجرا القرابۃ واجر الصدقة  
ان کے لیے دو اجر ہیں ایک رشتہ داری اور  
دوسرا صدقے کا۔

## قرض دینے کی فضیلت :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی تنگ دست کے ساتھ تعاون کیا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا

## مقروض کو نہلت دینا :-

۱۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنے ایک قرض دار سے مطالبہ کیا تو وہ ان سے چھپ گیا جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ میں غریب ہوں آپ نے فرمایا تو یہ بات حلقاً کہتا ہے تو اس نے کہا ہاں حلقاً میں غریب ہوں اس پر حضرت ابو قتادہ نے کہا کہ میں نے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

من سرکان ینجیہ اللہ من  
 کوب یوم القیامۃ فلینفس  
 عن معسوا دینع عنہ  
 جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روز قیامت  
 اس کی تکلیفوں سے نجات پالے  
 وہ کسی مفلس کو مہلت دیدے  
 یا اس کا قرض معاف کر دے۔

۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی امتوں میں سے ایک شخص کی روح سے فرشتوں  
 نے سوال کیا کہ تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں فرشتوں نے  
 کہا تو یاد کر تو وہ کہنے لگا۔

کنت ادا ین الناس فامرفتیانی  
 ان ینظروا المعسرو یتجاوتروا  
 عن الموسا  
 میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے  
 ملازمین سے کہا کرتا تھا کہ مفلس کو مہلت  
 دینا اور مالدار سے درگزر کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بھی درگزر کرو

۳۔ انہی سے مروی ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی  
 فوت ہونے کے بعد جنت میں داخل ہو گیا اس سے پوچھا گیا کہ تم دنیا میں کیا  
 کرتے تھے اسے یاد دلایا گیا جس پر کہا۔

کنت ابایع الناس فکنت انظر  
 المعسرو اتجوزنی النقد  
 فغفر لہ  
 کہ میں تجارت کیا کرتا تھا، مفلس کو  
 مہلت دے دیتا اور نقدی کے  
 پرکھنے میں درگزر کرتا تھا۔ پس

اس کی بخشش کر دی گئی۔

۴۔ حضرت حذیفہ سے ہی ان الفاظ میں بھی مروی ہے کہ ایک شخص کو بارگاہ ایزدی میں پیش کیا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپائی نہیں جاسکتی وہ عرض کرے گا میرے رب تو نے مجھے مال عطا کیا۔

وكان خلقي الجواز فكنت

میرا طریقہ تیرے بندوں سے درگزر تھا میں مالدار

ایسر علی الموسر وانظر المعسر

کو آسانی اور تنگدستی کو مہلت دیتا تھا۔

اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے بندے۔

انا احق بذلك منك

میں تجھ سے بڑھ کر درگزر کرنے والا ہوں،

تجاوزا عن عبدی

فرشتوں اس سے درگزر کرو

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایک شخص لوگوں کو قرمز دیتا تھا اس نے ملازم کو ہدایت کر رکھی تھی جب کوئی بھی

تنگدست آئے تو اس سے درگزر کرتا تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے، جب

وہ شخص فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا

(بخاری و مسلم)

۶۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کا اللہ تعالیٰ نے حساب

لیا اس کے دامن میں کوئی نیکی نہ تھی سوائے اس کے کہ وہ امیر تھا اور لوگوں سے

معاملت کرتا تھا، اس نے اپنے ملازمین کو یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ تنگدست لوگوں سے درگزر کرتا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے درگزر سے کام لیا۔ (مسلم)

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے کسی مسلمان کی تکلیف میں مدد کی اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف میں اس کی مدد کرے گا۔ جس نے کسی تنگدست کو آسانی دی اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی دے گا۔ جس نے کسی عیب پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

## بھلائی کیلئے خرچ کرنا۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالتآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک ان میں سے یہ دعا کرتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اور زیادہ مال عطا فرما اور دوسرا دعا کرتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تباہ فرما دے۔

۲۔ انہی سے مروی ہے کہ رسالتآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خوب اپنے اوپر خرچ کرو اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں انہیں دن رات کی سخاوت کم نہیں کر سکتی کیا تمہیں

علم نہیں کہ اس نے زمین و آسمان کی تخلیق سے آج تک کتنا عطا کیا ہے لیکن اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس کا عرش پانی پر تھا اس کے ہاتھ میں میزان ہے اسی سے وہ پست یا بلند کرتا ہے۔

۳۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن آدم تیرا خرچ کر دینا ہی تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو بخل کرے گا تو یہ تیرے لیے بتر ہے گزارا کے لیے خرچ کرنے میں کوئی گرفت نہیں اور اس سے ابتداء کر جس کی کفالت تیرے ذمے ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جنہوں نے زرہ پہن رکھی ہو جو خرچ کرنے والا ہے اس کی زرہ کشادہ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ تمام بدن کو پوروں تک ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے نشانات مٹا دیتی ہے اور بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ جم جاتا ہے اور وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی،

۵۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل نہ کرو ورنہ تجھ پر بخل کیا جائے گا خرچ کرو۔ شمار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ پر شمار کرے گا۔

۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم



نے فرمایا دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اللہ کی راہ میں خوب خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا اور وہ اس کے ساتھ شب و روز قیام کرتا ہے۔

۷۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا پھر دوسرا آپ نے فرمایا کہ اس نے قرص تو نہیں چھوڑا صحابہ نے عرض کیا نہیں فرمایا اس نے کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟ عرض کیا ہاں تین دینار آپ نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ تین داغ ہیں۔

## شوبہر کے مال سے اس کی اجازت سے صدقہ کرنا۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خاتون اپنے گھر کے طعام سے اس کو خراب کئے بغیر صدقہ کرتی ہے تو اس کو خرچ کرنے والے خاوند کو کمانے کا اور خازن کا اجر ملے گا ان میں سے کسی کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خاتون شوبہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نقلی) روزہ نہ رکھے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دے۔

۳۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں عرض کیا میرے پاس سولے زبیر کے مال کے کوئی مال نہیں  
اگر میں خرچ کروں گناہ تو نہیں ہوگا ؟ فرمایا۔ جو اس میں ہونے خرچ کرو، بخل سے کام نہ  
لو ورنہ اللہ تعالیٰ کمی فرمائے گا۔

## کھانا کھلانا اور پانی پلانا :-

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر و عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ  
کونسا اسلام بہتر ہے ؟ آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور واقف و ناواقف  
پر سلام کہنا

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے  
دن پوچھے گا اے بندے میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی بندہ  
عرض کرے گا مولا میں آپ کی عیادت کیسے کر سکتا ہوں تو تورب العالمین  
ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو  
عیادت کے لئے نہ گیا کیا تجھے علم نہیں اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے  
اس کے پاس پالیتا پھر فرمائے گا اے بندے مجھے بھوک لگی تھی تو نے  
مجھے کھانا نہیں دیا بندہ عرض کرے گا مولا میں تجھے کیسے کھانا دیتا تو تورب  
العالمین ہے فرمایا تو نہیں جانتا تجھ سے میرے بندے نے کھانا مانگا تھا  
اور تو نے کھانا نہیں دیا تھا اگر تو اسے کھانا دیتا تو مجھے اس کے پاس

پالیتا۔ اسے بندے میں نے پیاس کے وقت تجھ سے پانی طلب کیا تو نے پانی نہیں دیا بندہ عرض کرے گا اے رب میں تجھے پانی کیسے پیش کرتا حالانکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے نہیں دیا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو مجھے

وہاں پالیتا

## کتے کو پانی پلانے والا جنتی ہے۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی سفر کر رہا تھا اسے سخت گرمی محسوس ہوئی اس نے راستے میں ایک کنواں پایا تو اس میں وہ اترا اور پانی پیاجب وہاں سے باہر آیا تو دیکھا ایک کتا زبان نکالے پیاس کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا ہے اسے خیال آیا کہ جس طرح مجھے پیاس لگی مٹھیوں ہی اسے بھی تکلیف ہے لہذا وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی ڈالا اسے اپنے منہ سے پکڑ کر کنوئیں سے باہر لایا اور کتے کو پلایا۔

فشكر الله له فغفر له قالوا

اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو قبول کر کے اسے معاف کر دیا صحابہ نے عرض کیا

يا رسول الله ان لنا في البهائم

يا رسول الله کیا جو پایوں کی خدمت میں

اجراً؟ فقال في كل كبد

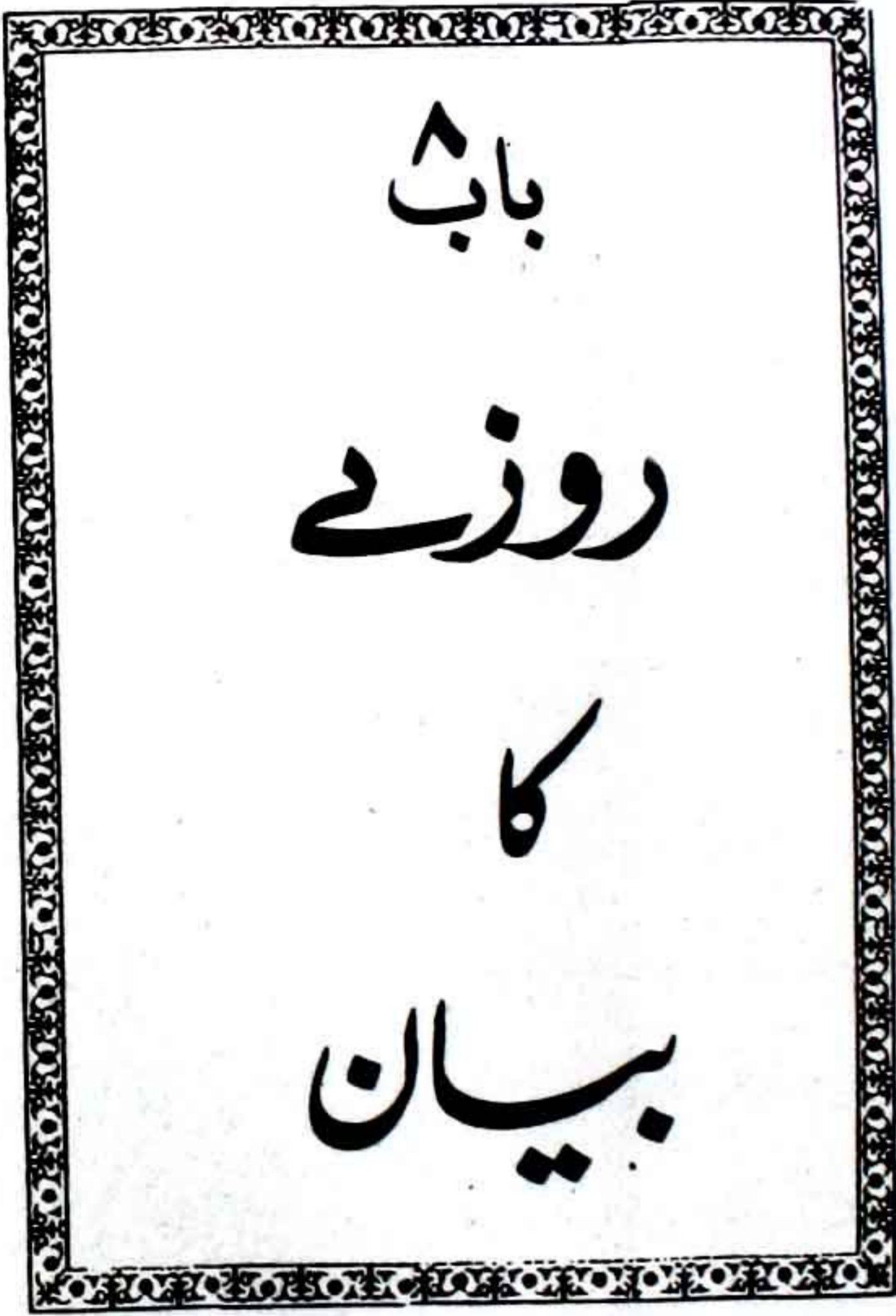
ہمارے لیے اجر ہے فرمایا ہر زندہ شے کی خدمت

رطبة اجرا

میں ہر اجر ہے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے دن تین اشخاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرماتے اور نہ ان پر شفقت کی نظر فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاکیزگی عطا کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس کے پاس فالتو پانی تھا اور اس نے مسافر کو نہ پینے دیا دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اليوم امتنعك فضلي كما مبعث  
 آج میں تجھ سے اپنا فضل اسی طرح  
 فضل ما لم تعلم يدالك  
 روکتا ہوں جب طرح تو نے اس فالتو پانی  
 سے روکا جو تو نے ہاتھوں سے حاصل نہیں  
 کیا تھا۔



## فضیلت روزہ :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر عمل آدمی اپنے لئے کرتا ہے مگر روزہ وہ میرے لئے رکھتا ہے۔ اور میں اس کی جزا دوں گا روزہ ڈھال ہے تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو وہ بے ہودہ اور فحش کوئی نہ کرے اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو کہہ دے میں روزے سے ہوں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ خوشبودار ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہوں گی جب وہ روزہ اقطار کرتا ہے تو اقطار سے خوش ہوتا ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو وہ روزے سے خوش ہوگا۔

بخاری کی روایت ہے کہ۔

یتراٹ طعامہ وشرابہ      روزے دار نے میری خاطر کھانا  
وشہوتہ من اجلی الصیام      پینا اور خواہش نفس کو ترک کیا تو

لی وانا اجزی بیہ - روزہ میرے لئے ہے اور میں اسکی جزا ہوں۔

## روزے دار کیلئے جنت کا خصوصی دروازہ :-

۲۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کا نام "ریان" ہے اس سے قیامت کے دن روزہ دار ہی داخل ہوگا جب تمام روزہ دار داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائیگا۔

## دوزخ سے ستر سال کی مسافت دور ہونا۔

۳۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے ستر سال کی مسافت کی مقدار دور فرما دیتا ہے۔

## روزہ اور قیام رمضان سے تمام گناہ معاف :-

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام رمضان کا شوق دلاتے ہوئے فرمایا جس نے ایمان اور رضائے الہی کی خاطر قیام رمضان کیا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۵۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں جمعہ

سے جمعہ اور رمضان سے رمضان تک تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جبکہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو۔

## لیلۃ القدر کی فضیلت :-

۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایمان اور رضائے الہی کی خاطر لیلۃ القدر میں قیام کیا اور اسے وہ رات نصیب ہو گئی اس کی سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

## شوال کے چھ روزے :-

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ان کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے وہ اس طرح ہے جیسے اس نے تمام عمر روزہ رکھا۔

## عرفہ کے دن روزہ :-

۱- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس دن کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔



## محرم کے روزے :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد افضل ترین روزے ماہ محرم کے ہیں اور فرائض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے۔

## عاشورا کا روزہ :-

۱۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام سے عاشورا کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس سے گذشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اس دن روزہ رکھنے کی تلقین فرماتے۔

۳۔ انہی سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا میں نہیں جانتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن اور ماہ محرم سے رمضان کے بعد روزہ کے لیے کسی اور دن کو افضل جانا ہو۔

شعبان کے روزے :- ۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی

ہیں کہ حضور علیہ السلام بعض اوقات اس طرح روزے رکھتا شروع فرماتے کہ ہم محسوس فرماتے کہ اب آ رہا ہے، افطار نہیں فرمائیں گے۔ اور بعض اوقات اس طرح انظار

فرماتے کہ ہم محسوس کرنے کے آپ روزہ نہیں رکھیں گے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی آپ نے روزہ نہیں رکھا اور سب سے زیادہ روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے۔

۲۔ دوسری روایت میں آپ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں اکثر روزہ رکھتے اور فرمایا کرتے حسب استطاعت عمل کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں ملال فرماتے جب تک تم میں ملال نہ آئے اور آپ کو وہ نماز محبوب تھی جس پر ہمیشگی ہو خواہ وہ تھوڑی ہو جب آپ کوئی نماز نفل شروع کرتے تو اس میں دوام فرماتے۔

## ہر ماہ تین روزے :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پیارے خلیل علیہ السلام نے تین نصیحتیں فرمائی تھیں ہر ماہ تین روزے چاشت کی دو رکعت نماز اور سونے سے پہلے وتروں کا ادا کرنا۔

۲۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے پیارے حبیب علیہ السلام نے تین نصیحتیں فرمائی تھیں کہ انہیں تمام عمر ترک نہیں کرنا ہر ماہ تین روزے، نماز چاشت، سونے سے پہلے وتروں کی ادائیگی۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ تین روزے رکھنا ایسے ہے جیسے

تمام عمر روزے رکھنا ہے۔

۴۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ تین روزے اور رمضان کے روزے رکھ لینا۔ تمام عمر روزہ رکھنا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم دن کو روزہ اور رات کو قیام کرنے ہو ایسا نہ کرو۔

فان لمجدد علیہ حقاً و  
لعینک علیہ حقاً و ان  
لزوجہ علیہ حقاً  
تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری  
آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی  
کا تم پر حق ہے۔

کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور کبھی ترک کر دیا کرو اور ہر ماہ میں تین روزے رکھ لو اس سے تمہیں دائمی روزوں کا ثواب مل جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس عمل کی طاقت ہے فرمایا تم داؤد علیہ السلام کا طریقہ اپنائتے ہوئے ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو، راوی کا بیان ہے کہ (آخری عمر میں) کہا کرتے تھے کاش میں رخصت پر عمل کر لیتا (بخاری مسلم) مسلم کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ لو بقیہ کا اجر خود مل جائے گا عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا دو دن روزہ رکھ لو بقیہ کا اجر مل جائے گا عرض کیا میں اس

سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا تین دن روزہ رکھ لو باقی ثواب بھی مل جائے گا عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا چار دن روزہ رکھو بقیہ کا ثواب از خود ملے گا عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں ، فرمایا۔

فصم افضل الصیام عند اللہ پھر تم سب سے افضل روزہ رکھو اور وہ  
صوم داؤد کان یصوم اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت داؤد کا ہے وہ  
یوما ویفطر یوما ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے۔

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میرے بارے میں یہ اطلاع دی گئی کہ جب تک زندگی ہے رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھوں گا آپ نے فرمایا تم نے یہ بات کہی ہے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا یہ مشکل ہو جائے گا، کبھی روزہ رکھو اور کبھی افطار کرو اسی طرح کبھی کچھ قیام کرو اور کچھ سو جاؤ۔

صوم من اشهر ثلاثہ ایام ہر ماہ تین دن روزہ رکھ لیا کرو ایک نیکی  
فان المحسنۃ اجتر امثالہا کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔

یہ دائمی روزہ کہلائے گا۔ عرض کیا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو عرض کیا میں اس سے بہتر طاقت ہوں فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو یہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ اور یہ بہتر روزہ ہے عرض کیا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا اس

سے بہتر نہیں، مسلم نے ان الفاظ کو بھی روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں۔

لان اکون قبلت الثلاثة کاش وہ تین قبول کر لیتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
التي قال رسول الله صلى الله وسلم کا ارشاد گرامی میرے لیے میرے اہل و  
علیہ وسلم احب الی من مال سے کہیں محبوب ہے۔

اہلی و مالی

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم تمام رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتے ہو عرض  
کیا آقا میں اس سے خیر کا ارادہ کرتا ہوں فرمایا میں تجھے بتاتا ہوں تم ہر ماہ میں  
تین روزے رکھو یہ دائمی روزہ ہے عمر میں کیا آقا میں اس سے زیادہ کی طاقت  
رکھتا ہوں۔

امام منذری نے بہت سی روایات کو جمع کر دیا ہے بندہ ان تمام کو اجتماعی  
طور پر ذکر کر رہا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ مجھے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنا ہے تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور رات  
قیام کرتے ہو عرض کیا آقا معاملہ ایسا ہی ہے فرمایا ایسا کرنے سے آنکھوں پہ  
صنعت اور نفس میں اضطراب پیدا ہو جاتا ہے، دائمی روزہ مناسب نہیں ہر  
ماہ میں تین روزے رکھنے سے کامل ماہ کا ثواب مل جاتا ہے میں نے عرض  
کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا تم واؤد علیہ السلام کے طریقہ پر ایک

دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو،

دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور تمام رات قیام کرتے ہو، ایسا نہ کرو۔

فان لعینك حقا و لنفسك  
حقا ولا هلك حقا صوم و افطر  
وصل و تم و صوم من كل عشرة  
ایام یوما و لك اجر تسعة  
تم پر تمہاری آنکھوں کا حق ہے تمہارے نفس کا  
حق ہے تمہارے اہل کا حق ہے لہذا روزہ بھی رکھو  
اور کبھی چھوڑ دو، نماز بھی پڑھو، آرام بھی کرو ہر دس  
دن میں ایک دن روزہ رکھو بقیہ نو دنوں کا از خود  
ثواب مل جائے گا۔

عرض کیا آقا زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا پھر تم حضرت داؤد والے  
روزے رکھو عرض کیا آقا ان کا طریقہ کیا ہے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے  
اور ایک دن نہ رکھتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہر ماہ میں ایک دفعہ قرآن ختم کرو عرض کیا آقا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں  
فرمایا بیس دن میں ختم کرو عرض کیا اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا دس  
دن میں پڑھو عرض کیا اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا سات دن میں ختم کرو  
اس سے کم نہیں۔

فان لنورك عليك حقا و  
لنورك عليك حقا و لجسدك  
عليك حقا  
تم پر تمہاری بیوی کا حق ہے، تم پر تمہارے  
جسم کا حق ہے اور تم پر تمہارے جسم کا  
حق ہے۔

## پیر اور جمعرات کا روزہ :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس دن مشرک کے سوا ہر ایک کو معاف کر دیتا ہے۔ ماسوائے اس شخص کے کہ اس کے اور دوسرے بھائی کے درمیان ناراضگی ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انہیں چھوڑ دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں (مسلم)

مسلم کی دوسری روایت ہے کہ پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر بندے کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں بشرطیکہ اس نے شرک نہ کیا ہو مگر اس شخص کو کہ اس کے اور اس کے دوسرے بھائی کے درمیان جھگڑا ہو۔

## صرف جمعہ کا روزہ :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو رات کے قیام کے لیے جمعہ کو مخصوص کرو اور نہ اسے روزہ کے لیے مخصوص کرو البتہ اس صورت میں جب تسلسل ہو۔ (مسلم)

انہی سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

لا یصوم من احدکم یوم الجمعة جمعة کے دن روزہ نہ رکھو ہاں اس صورت

الا ان يصوم يوماً قبله او میں یہ جائز ہے جب اس سے پہلے ایک دن  
یومًا بعدہ یا اس کے بعد ایک دن روزہ رکھنا ہو۔

(بخاری و مسلم)

ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں جمعہ کے روز تشریف لائے میں روزے میں سختی  
فرمایا تم نے کل روزہ رکھا تھا عرض کیا نہیں فرمایا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے  
عرض کیا نہیں فرمایا روزہ چھوڑ دو (بخاری)

حضرت محمد بن عباد کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے  
طواف کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا روزہ  
رکھنے سے منع فرمایا ہے کہنے لگے اس گھر کے رب کی قسم ہاں منع فرمایا ہے  
(بخاری و مسلم)

## حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ:-

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

احب الصیام الی اللہ صیام  
داؤد و احب الصلوٰۃ الی اللہ  
صلوٰۃ داؤد کان ینام نصف  
اللیل و یقوم ثلثہ و ینام  
اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب روزے حضرت  
داؤد کے ہیں سب سے پسندیدہ نماز ان کی ہے  
وہ آدھی رات تک آرام کرتے، رات کے تیسرے  
بہر قیام کرتے پھر رات کے چھٹے حصہ میں آرام



سدسہ وکان یفطر لیومًا و کرتے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن  
و یصوم یومًا۔ ترک فرماتے۔

(بخاری و مسلم)

## عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔

لا یحل لامرأة ان تصوم خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے  
وزوجھا شاهد الا باذنه بغیر بیوی روزہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کی  
ولا تأذن فی بیتہ الا باذنه اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دے۔  
(بخاری و مسلم)

## جب مشقت ہو تو مسافر روزہ نہ رکھے:-

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کا سفر فرمایا حتیٰ کہ کرا ع عمیم کے مقام پر پہنچے  
لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ لے کر بلند  
فرمایا حتیٰ کہ تمام لوگوں نے دیکھا اس کے بعد آپ نے پانی پیا، کچھ دیر بعد  
عرض کیا گیا یا رسول اللہ کچھ لوگوں نے ابھی روزہ رکھا ہوا ہے آپ نے فرمایا

وہ نافرمان ہیں وہ نافرمان ہیں۔

۲۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا تھا کہ لوگوں پر روزہ شاق ہو گیا ہے اور وہ آپ کی انتظار میں ہیں کہ آپ کیا عمل فرماتے ہیں؟ آپ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوا یا اور پانی پیا۔ (مسلم)

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر ایک آدمی دیکھا جس کے گرد لوگ جمع سایہ کئے ہوئے ہیں پوچھا اسے کیا ہوا ہے بتایا کہ یہ روزہ دار ہے آپ نے فرمایا۔

لیس البران تصومھوانی تمہارا سفر میں روزہ رکھنا اچھا عمل نہیں۔  
السفر۔

۴۔ دوسری روایت میں ہے سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں،  
(بخاری و مسلم)

۵۔ تیسری روایت میں ہے کہ اس رخصت سے قائدہ اٹھاؤ جو اللہ تعالیٰ عطا فرما رکھی ہے۔

۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم میں سے کچھ کا روزہ تھا اور کچھ کا روزہ نہیں، ہمارا پڑاؤ ایک سخت گرم جگہ ہوا اکثر لوگوں نے پلاؤر سے سایہ کیا اور کچھ ہاتھ سے سورج کی گرمی سے بچنے کی کوشش میں تھے، روزہ دار بہت ہار گئے۔

بے روزوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔

ذهب المقطرون اليوم آج سارا ثواب روزہ نہ رکھنے  
بالاجہ (مسلم) والے لے گئے۔

۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولہ رمضان  
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے ہم میں سے بعض  
نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض نے نہیں لیکن ایک دوسرے نے کسی پر عیب  
نہ لگایا۔

۸۔ دوسری روایت میں ہے ان کی رائے یہ تھی کہ جو طاقت رکھتا ہے وہ  
روزہ رکھ لے اور جو کمزور ہے وہ روزہ نہ رکھے اور یہ بہت ہی خوب رائے  
ہے۔ (مسلم)

## سحری کرتا ہے۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔

تسهي واقان في السحور بركة سحری کھاؤ کیونکہ اس میں برکت ہے۔  
(بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہمارے صوم اور اہل کتاب  
کے روزہ کے درمیان فرق سحری کھانے کا ہے۔

## افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر :-

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لا يزال الناس بخير ما عجلوا  
القطر -  
لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک  
افطار میں جلدی کریں گے۔

(بخاری و مسلم)

## روزہ میں غیبت، جھوٹ اور فحش گوئی سے پرہیز :-

۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

من لم يدع قول الزور  
والعمل به فليس لله حاجة في  
ان يدع طعامه وشرابه  
جھوٹ بولتے اور اس پر عمل سے باز نہیں  
آتا اس کے کھانے پینے کو ترک کر دینے کی اللہ  
کو ضرورت نہیں۔

(بخاری)

۲- انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے مگر روزہ یہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا خود میں ہوں اور روزہ ڈھال ہے۔

فاذا كان يوم صوم احدكم  
تم حالت روزہ میں نہ بُری بات کرو اور نہ

قلا یرفت ولا یصخب فان  
 سایہ احد فلیقل انی صائم  
 ہی لڑو اور اگر کوئی گالی دے تو کہو میں نے  
 روزہ رکھا ہوا ہے۔  
 انی صائم۔

(بخاری و مسلم)

## قربانی:

۱۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتما ب  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے احسان بہرستی پر لازم فرمایا ہے لہذا  
 جب تم کسی کو (قصاصاً) قتل کرو تو احسن طریقے سے کرو اسی طرح جب تم کسی  
 جانور کو ذبح کرو تو احسن انداز میں ذبح کرو چھری تیز کر لو اور ذبیحہ کو آرام پہنچا دو۔

بیت  
تج  
کا  
بیان

## حج اور عمرہ کی فضیلت:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان عرصن کیا گیا اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد عرصن کیا گیا اس کے بعد فرمایا ایسا حج جس میں تافرمانی سے بچا جائے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے حج کیا اور اس میں فحش کلابی اور تافرمانی سے بچا وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر بوٹے گا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

۳۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ دوسرے عمرہ کے درمیانی عرصہ کے لئے کفارہ بن جاتا ہے اور حج کی جزا جنت ہے۔

۴۔ حضرت ابن شماس سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ قریب الموت تھے تو وہ بہت روئے اور کہنے لگا جب میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی محبت پیدا فرمادی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ابسط یمینک لانا بعد فبسط اپنا دست اقدس عطا کیجئے تاکہ میں آپ

یدہ فقہت یدی

کی بیعت کروں آپ نے ہاتھ میری

طرف بڑھایا مگر میں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

آپ نے فرمایا اے عمرو کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا میں ایک شرط پر اسلام لانا چاہتا ہوں؛ فرمایا تیری کیا شرط ہے؟ عرض کیا کہ مجھے معافی مل جائے فرمایا۔

اما علمت یا عمرو ان الاسلام

یہدم ما کان قبلہ وان الهجرة

تہدم ما کان قبلہا وان الحج ما کان

قبلہ

اے عمرو تو نہیں جانتا کہ اسلام سابقہ تمام

گناہ ختم کر دیتا ہے، ہجرت تمام سابقہ

گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اسی طرح حج سابقہ

تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض

کیا یا رسول اللہ ہم حج کو افضل اعمال تصور کرتی ہیں ہم جہاد کیوں نہ کریں؛ فرمایا حج بہر دور

افضل جہاد ہے

۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص مقام عرفات

میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قیام کیے ہوئے تھا اچانک وہ اپنی

سواری سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی جس سے وہ فوت ہو گیا آپ نے فرمایا

اس کو اچھی طرح غسل دو اور اس کو کفن دو کپڑوں میں دو

ولا تخمروا راسہ ولا تحتطوہ

فانہ یبعث یوم القیامۃ ملیا

اسی حال میں کھڑا ہوگا۔

یعنی احرام میں ہی دفن کر دو۔



## رمضان میں عمرہ!

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عمرة فی رمضان تعدل حجة . رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے

۲۔ انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری خاتون ام ستان سے فرمایا کیا وجہ تو نے ہمارے ساتھ حج نہیں کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس پانی لانے کے لئے دو اونٹ ہیں ایک اونٹ پر میرا شوہر اور بیٹا حج کے لئے گئے ہیں اور دوسرے پر ہم پانی لاتے ہیں۔

فرمایا رمضان میں عمرہ کرو کیوں کہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

## حج میں تواضع :-

حضرت ثامر سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بخیل نہ تھے اس کے باوجود انہوں نے پرانے کجاوہ پر حج کیا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

## عشرہ ذی الحج کی فضیلت :-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
ذوالحج کے دس دنوں کے اعمال صالحہ سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کرتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ جہاد بھی نہیں فرمایا جہاد بھی نہیں مگر

وہ شخص۔

خرج بنفسه وماله ثم لم  
یوجع من ذلك بشئ  
جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلتا  
ہے پھر اس میں سے کوئی شئی  
واپس لے کر نہیں لوٹتا۔

## یوم عرفہ کی فضیلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یوم عرفہ سے زیادہ کسی دن بندوں کو دوزخ  
سے آزاد نہیں فرماتا، اور اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتا ہے اور ملاکہ  
کے سامنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ بندے کس ارادے  
سے آئے ہیں؟

## منیٰ میں سرمنڈوانے کی فضیلت:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے کہا اے اللہ سرمنڈانے والوں کی بخشش  
فرما صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بال کٹوانے والوں کے لیے فرمایا اے اللہ  
سرمنڈانے والوں کی بخشش فرما عرض کیا یا رسول اللہ اور بال کٹانے والوں  
کے لئے فرمایا اے اللہ سرمنڈانے والوں کی بخشش فرما عرض کیا یا رسول اللہ  
اور بال کٹانے والوں کے لئے فرمایا اور بال کٹانے والوں کی بخشش فرما  
حضرت ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع  
کے موقع پر حضور کو سرمنڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال کٹانے والوں کے

لیے ایک بار دعا کرتے ہوئے سنا

## مسجد حرام، مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت:

۱:- حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسالتاب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرا اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ ہر مسجد کی نماز سے ہزار گنا افضل ہے۔

۲:- حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ان دو مساجد میں سے کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے؟ آپ نے کنگریوں کی ایک مٹھی زمین پر ماری اور فرمایا وہ تمہاری یہی مسجد ہے مدینہ منورہ کی مسجد

## مسجد قبا کی فضیلت:

۱:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سوار ہو کر مسجد قبا تشریف لے جاتے اور وہاں دو رکعات نماز ادا کرتے اور عبداللہ بن عمر کا بھی یہی معمول رہا

## بیت المقدس کی فضیلت:

بخاری و مسلم میں اس کے بارے میں کوئی حدیث نہیں البتہ دیگر کتب میں احادیث ہیں مثلاً مشدک حاکم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بارگاہ الہی میں تین دعائیں کیں ایک یہ کہ انہیں حکم عطا کیا جائے دوسری یہ کہ ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد وہ کسی کے پاس نہ ہو تیری یہ کہ جو شخص بیت المقدس میں صرف نماز کے ارادے سے آئے اسے اس طرح پاک کر دے جس طرح اسے اس کی ماں آج ہی جتا ہے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے فرمایا دو دعاؤں کا اثر انہیں عطا کر دیا گیا اور میں امید کرتا ہوں کہ تیری دعا بھی قبول کر لی جائے گی۔

## مدینہ منورہ میں شرف سکونت:-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جس شخص نے بھی شہر مدینہ میں تنگی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔

۲۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے مدینہ کے اطراف کے درختوں کا کاٹنا اور ان میں شکار حرام کر دیا ہے اور فرمایا کاش اہل مدینہ جان لیں کہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے جو شخص مدینہ سے اعراض کر کے اس کی سکونت ترک کرے گا اس کے عوض اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مدینہ میں ساکن فرمائے گا۔ جو اس سے بہتر ہوگا اور جس نے بھی مدینہ کی بھوک پیاس اور تنگی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا اور جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں اس طرح پگھلائے گا جس طرح سیسہ

گھٹتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے

۳۔ حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنے اہل و عیال اور خدام لے کر وہاں چلے جائیں گے کاش وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے پھر شام فتح ہوگا کچھ لوگ اپنے اہل و عیال اور خدام لے کر وہاں چلے جائیں گے کاش انہیں علم ہو کہ ان کے لئے مدینہ بہتر ہے پھر عراق فتح ہوگا۔ تو کچھ خاندان اپنے اہل و عیال اور خدام کے ساتھ وہاں منتقل ہو جائیں گے کاش وہ جائیں کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے۔

## اے اللہ مدینہ کو حرم بنا دے!

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب پہلا پھل ہوتا تو اہل مدینہ اسے لے کر حضور کی خدمت میں آتے آپ اس کو قبول کرنے کے بعد یہ دعا کرتے۔

اللهم بارک لنا فی ثمرنا وبارک	اے اللہ ہمارے پھلوں میں ہمارے لیے برکت
لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا	عطا فرما، ہمارے شہر میں ہمارے لئے
ومدنا اللهم ان ابراہیم عبداً	برکت عطا فرما۔ ہمارے رزق میں برکت
وخلیلاً ونبیلاً وانی عبد	دے اے اللہ حضرت ابراہیم تیرے
ونبیلاً وانه دعاء لملکة	بنے، خلیل اور تیرے نبی تھے اور
وانی ادعول للمدیة بمثل	میں تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے
مادعالم به ملکہ ومثلہ معہ	مکہ کے لیے تیری بارگاہ میں دعا کی تھی میں

مدینہ کے لیے تجھ دعا کرتا ہوں اسکی مثل جو  
انہوں نے مکہ کے لئے کی اور اس کے ساتھ  
اسی کی مثل بھی۔

پھر آپ وہ پھل رہاں کسی موجود چھوٹے بچے کو سنا فرمائیے۔

**اے اللہ میں مکہ سے بڑھ کر مدینہ محبوب کر دے!**

۱۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اللہم حبب الینا المدینۃ کجینا مکة واشد صححہا لنا وبارک لنا فی صاعہا و مدہا و انقل حدہا ہا فاجعلہا بالجفۃ	اے اللہ جس طرح تو نے ہمیں مکہ کی محبت دی ہے اس طرح مدینہ کی محبت دے بلکہ اس سے بڑھ کر دے اور شہر مدینہ کو حب دار الصحت بنا دے اور ہمارے اند (رزق) میں برکت دے اور اسکے بخار کو مقام جفہ کی طرف منتقل کر دے۔
---	--

**مدینہ کی ہر گھاٹی پر دو فرشتوں کا تقرر:**

۶۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے اے اللہ ہمارے مدینے میں دو گنا برکت  
دے قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینے  
کی ہر گھاٹی اور ہر درے پر دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کی حفاظت کی دعا  
کرتے ہیں

## مکہ سے بڑھ کر برکت عطا فرما:

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔

اللہم اجعل بالمدينة صنعی  
ما جعلت بمكة من البركة  
اے اللہ مدینہ میں اس برکت کو دو گنا  
فرما جو تو نے مکہ کو عطا کر رکھی ہے

## احد پہاڑ کی محبت:

۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے کہا کہ اپنے لڑکوں میں سے کسی کو میرے پاس بھیج دو وہ مجھے ساتھ لے گئے جب حضور کا کسی جگہ پڑاؤ ہوتا تو آپ کی خدمت کرتا تھا، ہم سفر سے آرہے تھے کہ احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔

## اہل مدینہ کو پریشان کرنا:

۹۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

لا یکید اهل المدينة احد  
الا انما عکما ینما ع الملع فی  
اہل مدینہ کے ساتھ جو بھی فریب کریں  
اس طرح ختم ہو جائے گا جیسے نمک پانی  
میں گپھل جاتا ہے۔

بابا  
جہاد  
کا  
بیان



## جہاد کی تیاری!

۱:- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن سرحد پر پہرہ دینا، دنیا و دماغیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک چھڑی کی جگہ دینا و دماغیہا سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح یا شام نکلنا دنیا و دماغیہا سے بہتر ہے

## ایک دن کا پہرہ ایک ماہ روزوں کے برابر!

۲:- حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن سرحد پر پہرہ دینا ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر ایسا شخص مر گیا تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا، اس کا رزق جاری کیا جائے گا اور اس کی قبر نلتنے سے محفوظ کر دی جائے گی

۳:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہلاک ہو گیا دنیا کا غلام، درانہم کا غلام، ریشمی کپڑوں کا غلام، دھاری دار چادر کا غلام، جب اسے ملے راضی ہو اور جب نہ ملے ناراض ہو جائے ہلاک و برباد ہو گیا، جب اس پاؤں میں کانٹا لگے تو کوئی نہ نکالے، مبارک ہو اس شخص کو جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑے کی رگام پکڑی، اس کا سر پر اللہ اور قدم غبار آلود ہونے اور حفاظت

کے لیے کہا تو وہاں کھڑا ہو گیا، اگر پیچھے کہا تو پیچھے چلا گیا اور اگر وہ اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ دی جائے اور اگر وہ شفاعت کرے تو اس کی سفارش نہ سنی جائے۔ (بخاری)

۴:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی بہترین زندگی کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص گھوڑے کی گام پکڑ کر اللہ کی راہ میں نکل جائے وہ اس گھوڑے کی پشت پر اڑا جا رہا ہو جس طرف دشمن کی آہٹ یا خوف محسوس کرے اسی طرف گھوڑے کا رخ کر دے اور قتل و موت کی تلاش میں نکل جائے یا اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی کسی چوٹی یا کسی وادی میں نکل جائے وہاں نماز پڑھے زکوٰۃ ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے حتیٰ کہ اسی حال میں اس کو موت آجائے اور بھلائی کے سوا وہ لوگوں کے کسی معاملہ میں نہ پڑے

## اللہ کی راہ میں مجاہدین کی مدد کرنا:-

۵:- حضرت زید بن خالد الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے ایک مجاہد تیار کیا اس نے جہاد میں شرکت کی اور جس نے کسی مجاہد کے اہل و عیال کی خدمت کر دی اس نے بھی جہاد میں شرکت کی

۶:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو لحيان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا ہر (گھر کے) دو مردوں میں سے ایک نکلے اور ثواب دونوں کو ملے گا

## جہاد کے لئے گھوڑا پالنا۔

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کی خاطر گھوڑا پالا۔

فان شبعه وديه وروثه اس کا چارہ کھانا، پانی پینا، لید  
و بولہ فی میزانہ یوم القیامۃ اور اس کا پیشاب قیامت کے  
یعنی حسنات دن میزان میں نیکیاں ہوں گے۔

(بخاری)

۸۔ انہی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا گھوڑے کے بارے میں ارشاد فرمائیے، فرمایا گھوڑا تین قسم پر ہے ایک آدمی کے لیے بوجھ دوسرے کے لئے ستر اور تیسرے کے لیے اجر ہے۔ جس نے ربیاء کی خاطر گھوڑا پالا وہ اس کے لیے بوجھ ہے، ستر اس کے لئے ہے جس نے گھوڑا اور اسکی سواری میں اللہ کا حق نہ بھولا۔ اجر اس کے لیے ہے جس نے جس اللہ کی خاطر مسلمانوں کے لیے گلستان میں گھوڑا پالا اب وہ اس اور گلستان سے جو بھی کھائے گا اس کی مقدار اسے نیکیاں ملیں گی۔

و کتبہ عدد اداء واثنا بالہا اس کی لید اور بول کے مطابق نیکیاں  
حسنات ولا تقطع طولہا فاستنت لکھی جائیں گی جن جن وادیوں پر وہ  
شرقاً او شرفین الا کتب لہ عدد چرے گا ان کی مقدار نیکیاں حاصل ہوں  
آثارہا وارواثنا حسنات گی، جس نہر سے مالک اسے پانی  
ولا مربہا صاحبہا علی نہر پلائے گا اس سے جس قدر پانی پیئے

فشریت منہ ولا یریدان  
یسقیہا الا کتب اللہ تعالیٰ  
لہ عدو ما شریعت حیات  
(بخاری و مسلم)

۹:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الخیل معقود فی نواصیہا الخیر  
الی یوم القیامة۔  
قیامت تک گھوڑوں کی  
پیشانیوں میں خیر رکھ دی  
گئی ہے۔  
(بخاری و مسلم)

۱۰:- حضرت عروہ بن ابی جعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے رسالت اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الخیل معقود فی نواصیہا الخیر  
الی یوم القیامة الاجر والغنیمۃ  
قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں  
میں خیر، اجر اور غنیمت رکھ دی گئی  
ہے۔  
(بخاری و مسلم)

۱۱:- حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کی پیشانی پر اپنی مقدس انگلیاں رکھے یہی مذکور جملہ ارشاد فرما رہے ہیں (مسلم)

۱۲:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البرکۃ فی نواصی الخیل  
برکت گھوڑوں کی پیشانیوں  
میں ہے۔  
(بخاری و مسلم)

## جہاد میں روزہ کی فضیلت!

۱۳:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ما من عبد يصوم يومًا في سبيل  
الله الا باعد الله بذلك  
اليوم وجهه عن النار سبعين  
خريفًا

جو بندہ بھی جہاد میں روزہ رکھے گا  
اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے ستر سال  
کی مسافت کی مقدار دور کر دے گا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جانا اور آنا دنیا اور ماقبہا سے افضل ہے۔ تنہا ہے  
کمان کے سرے، عصا کی دستی کی جگہ دنیا و ماقبہا سے افضل ہے۔

ولو أن امرأة من أهل الجنة  
أطلعت إلى أهل الأرض لا  
ضات ما بينهما وطلأته رية  
معمور ہو جائے۔

اگر جنتی خاتون زمین پر ایک نظر ڈال  
دے تو وہ تمام روکشی اور خوشبو سے

اس کے سرورہ دنیا و ماقبہا سے بہتر ہے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرورہ عالم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں آنا جانا ہر اس شے سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع  
و غروب ہوتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
اس شخص کے جنت میں داخلہ کی نعمت دیتا ہے جس نے اللہ پر ایمان اور اس

کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کیا یا اسے گھرواپس اجرو غنیمت کے ساتھ لوٹنے کی نیت دیتا ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو زخم بھی اسے لگتا ہے وہ قیامت کے روز اسی زخمی حالت میں آئے گا۔

لوتہ لون دم ورمیجہ ریح المساء اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر اس خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔

قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر میں امت مسلمہ پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں ہر جہاد میں ہمیشہ شریک ہوتا لیکن میں ان کے لیے سواری وغیرہ نہیں رکھتا جس پر انہیں جہاد پر بھیجوں اور نہ ان کے پاس گتجائش ہے اور ان پر شاق ہے کہ مجھ سے پیچھے رہ گئے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔

لوردت ان اعذو فی سبیل اللہ میں جاہتا ہوں اللہ کی راہ میں جہاد  
فاقتل ثراغذو فاقتل ثمر کروں پھر شہید کیا جاؤں پھر لڑوں پھر  
اغزود فاقتل۔ شہید کیا جاؤں پھر لڑوں اور شہید  
(مسلم) کیا جاؤں۔

حضرت عبدالرحمن بن جبر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما اغبرت قدما عبد فی سبیل اللہ فتمسہ النار جو اقدام جہاد میں غبار آلود ہو جائیں انھیں آگ مس نہیں کر سکتی۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دوزخ میں دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتی مسلمان جس نے کافر کو قتل کیا۔  
 بندے میں دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں، اللہ تعالیٰ کے راہ میں جہاد و غبار  
 اور دوزخ کا دھواں بندے کے دل میں دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں ایمان اور  
 بخل (مستدرک و مسلم)

## اللہ کے راستے میں شہادت کی دعا!

۱:- حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔

من سال اللہ تعالیٰ الشهادة بصدق  
 بلغة الله مانل الشهداء وان  
 مات علی فراشه  
 مات علی فراشه  
 جس نے صدق و خلوص سے اللہ  
 تعالیٰ سے شہادت مانگی اسے  
 اللہ تعالیٰ شہداء کا درجہ دے دیتا  
 ہے خواہ وہ بستر پر ہی فوت ہو۔  
 (مسلم)

۲:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔

من طلب الشهادة صادقاً  
 اعطيها ولو لم تصبه  
 جس نے دل سے شہادت مانگی  
 اللہ اسے عطا فرما دیتا ہے اگرچہ  
 اسے زخم نہ لگے۔  
 (مسلم)

## جہاد کے لیے تربیت!

۱:- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے منبر پر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کافروں کے خلاف خوب قوت  
 حاصل کرو۔

الا ان القوة الرمي الا ان لقوة  
الرمي الا ان القوة الرمي  
سنو قوت، پھینکنا ہے سنو  
قوت پھینکنا ہے سنو قوت  
(مسلم)

۲:- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک قوم پر گزرے تو فرمایا اے بنو اسماعیل تیرا اندازی کرو تمہارے باپ  
تیرا اندازی کرتے تھے، تیرا اندازی کرو اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں، فریقین  
میں سے ایک نے ہاتھ روک لیا فرمایا تم تیرا اندازی کیوں نہیں کر رہے۔  
عرض کیا ہم کیسے تیرا پھینک سکتے ہیں جب کہ آپ ان کی طرف ہیں فرمایا۔  
ارموا وانا معکم کلکمسر  
تیرا پھینکو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(بخاری)

۳:- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔  
ستفتح علیکم ارضون ویلکفیکم  
ان اللہ فلا یعجز احدکم ان یتلھو  
بأسہمہ  
عنقریب تم پر مفتوحہ علاقوں کے  
دروازے کھول دیتے جائیں گے  
اور اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہوگا لیکن تم اپنے  
اسلحہ سے غافل نہ ہونا۔  
(مسلم)

۴:- انہی سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من علم الرمي ثم تركه فليس  
منا و فقد عصي  
جس نے تیرا اندازی سیکھی پھر چھوڑ  
دی وہ ہم سے نہیں یا فرمایا اس نے میری  
نا فرمانی کی۔  
(مسلم)



## فضیلت جہاد!

۱:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان، عرض کیا گیا اس کے بعد فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد عرض کیا پھر اس کے بعد فرمایا حج مبرور۔

(بخاری و مسلم)

۲:- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد

(بخاری و مسلم)

۳:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص افضل ہے؟ فرمایا۔

مؤمن بجاہد بنفسه و بماله فی  
سبیل اللہ تعالیٰ  
وہ مومن جو اپنے نفس و مال سے  
اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔

عرض کیا پھر کون؟ فرمایا  
مومن فی شعب من اشعاب  
یعبد اللہ و یدع الناس من  
شہرہ  
وہ مومن کسی گھاٹی و غار میں اللہ  
کی عبادت کرے اور لوگوں کو شرکی  
وجہ سے چھوڑ دے۔  
(بخاری و مسلم)

۴:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا اللہ کی راہ میں جہاد کے برابر کوئی شئی ہے؟ فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تین دنہ

سوال پر یہی جواب عنایت فرمایا اس کے بعد فرمایا -

مثل المجاہد فی سبیل اللہ      اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے  
 مکمل الرصائل والقائل القانت      والا والپس تک اس آدمی کی طرح  
 بایات اللہ لا یفتقر من صلاۃ      ہوتا ہے جو روزہ دار ہوشیار  
 ولا صیام حتی یوجع المجاہد      آیات الہیہ کی تلاوت کرنے والا اور  
 فی سبیل اللہ -      نماز و روزہ سے نہ تھکتے والا ہو۔

(البخاری و مسلم)

بخاری کی روایت میں ہے ایک آدمی نے عرض کیا مجھے ایسا عمل بتائیے  
 جو جہاد کے مساوی ہو فرمایا ایسا عمل میں نہیں پاتا پھر فرمایا کیا تیرے اندر اتنی طاقت  
 ہے جب مجاہد جہاد کے لئے جاٹے تو تو مسجد میں داخل ہو جائے قیام کرے  
 اور نہ تھکے روزہ رکھے افطار نہ کرے عرض کیا اس کی طاقت کوئی نہیں رکھتا، حضرت  
 ابو ہریرہ نے فرمایا مجاہد کا گھوڑا جہاں جہاں چرتا ہے اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتیں  
 ہیں۔

۵:- آپ ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا -

ان فی الجنة مائة درجة اعدھا      جنت میں سو درجات ہیں اللہ تعالیٰ  
 اللہ سبحانہ دین فی سبیل اللہ      جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے  
 ما بین الدرجتین کما بین السماء      ہیں، دو درجوں کے درمیان آسمان و  
 والارض - (بخاری)      زمین کے درمیان فاصلہ کے برابر فاصلہ ہے۔

۶:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا جو اللہ کے رب اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول

ہونے پر راضی ہو گیا اس کے لئے جنت ثابث ہے ابو سعید نے اس پر

تعجب کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ دوبارہ کرم فرمائیے آپ نے یہی بیان کیا اور فرمایا ایک اور عمل ہے جس سے بندے کو جنت میں سو درجات ایسے ملیں گے جن دو کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان کے برابر فاصلہ ہوگا۔  
عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا عمل ہے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد۔

(مسلم)

۷:- حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری سے ہے کہ میں نے دشمنوں کے سامنے والد گرامی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

ان ابواب الجنة تحت ظلال  
السيوف  
جنت تلواروں کے سائے میں ہے

ایک یہ شخص پر اگندہ حالت والا اٹھا اور کہنے لگا۔ اے ابو موسیٰ تو نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟ فرمایا ہاں وہ اپنے دوستوں کی طرف گیا اور انھیں الوداعی سلام کہا اپنی تلوار کی میان توڑ دی تلوار لے کر چلا گیا اور کفار پر ٹوٹ پڑا حتیٰ کہ بشارت پائی۔  
(مسلم)

۸:- حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک شخص لوہے کا خود اوڑھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا یا رسول اللہ پہلے جہاد کروں یا اسلام لاؤں فرمایا پہلے اسلام پھر جہاد، وہ اسلام لایا پھر جہاد کیا وہیں شہید ہو گیا آپ نے فرمایا۔

عمل قلیلاً و اجراً کثیراً  
عمل تھوڑا کیا مگر اجر زیادہ پایا۔  
(بخاری و مسلم)

۹:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک بنو نبیت کا شخص آیا اور کہنے

لگا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عظیم بندے اور رسول ہیں پھر اس نے جہاد کیا شہید ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔

عمل هذا لیسراً واجر کثیراً  
عمل تقویٰ مگر اجر زیادہ پایا  
(مسلم)

۱۰:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بدر میں مشرکین کے مقابل پہنچے تو فرمایا تم میں سے کوئی آگے نہ بڑھے یہاں تک میں اسے اجازت دوں، جب مشرکین آگے تو آپ نے فرمایا۔

قوموا الی الجنة عرضها السموات  
والارض  
بڑھو اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی  
آسمانوں اور زمین کی طرح ہے۔

حضرت عمیر بن الحمام نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے فرمایا ہاں عرض کیا بس بس آپ نے فرمایا یہ کیوں؟ عرض کیا یا رسول اللہ میں امید کرتا ہوں کہ میں اہل جنت میں سے ہو جاؤں گا فرمایا۔  
فان من اهلها  
تو اہل جنت میں سے ہے۔

پھر اپنے قبیلے سے کھجوریں نکال کر کھاتے لگے پھر کہتے لگے۔  
ان اتاجیت حتی اکل تمراتی  
میرا ان کھجوروں کو کھاتے ہوئے طویل  
هذه انها لحياء طويلة۔  
وقت لگ جائے گا۔

کھجوریں پھینک کر جہاد کرتے لگے حتیٰ کہ بشارت پائی۔ (مسلم)  
۱۱:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یجتمع کافر وقاتله فی النار  
کافر اور اس کا قاتل دوزخ میں کبھی

امیدا (مسلم) جمع نہیں ہو سکتے۔

۱۲:- انہی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی راہ میں زخمی ہونے والا روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا خون بہہ رہا ہوگا۔

اللون لون دم والريح ريح  
اس کا رنگ خون والا ہوگا مگر خوشبو  
مسد کستوری جیسی ہوگی۔

دوسری روایت میں ہے۔

اسی حال میں آئے گا جو زخمی ہونے والے دن تھقی تازہ خون بہہ رہا ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

## جہاد میں اخلاص نیت:

۱:- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا ایک آدمی غنیمت کے

لئے لڑتا ہے، ایک شہرت کے لئے اور ایک ان میں سے

اللہ کی راہ میں کون جہاد کرنے والا ہے۔ فرمایا

من قاتل لتكون كلمة الله

هي العليا فهو في سبيل الله

جس نے اس لیے جہاد کیا کہ اللہ کا  
دین بلند ہو اس نے راہ خدا میں  
(بخاری و مسلم) جہاد کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر وہ غزوہ یا سر یہ جس میں مجاہدین شریک ہوئے اور وہاں

سے انہوں نے مال غنیمت پایا تو دو تہائی انہوں نے آخرت سے پالیا اب باقی

تہائی رہ گیا اگر انہیں غنیمت نہیں ملتی تو ان کا اجر کامل ہوگا۔ (مسلم)

## میدان جہاد سے بھاگنا!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والے اعمال سے بچو عرض کیا گیا وہ کون سے ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، ناحق کسی محترم جان کو قتل کرنا، سود لینا، یتیم کا مال کھانا۔ میدان جہاد سے بھاگنا، مومنہ خواتین پر تہمت لگانا وغیرہ۔

## سمندر میں سفر جہاد!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے ہاں کھانا تناول کرنے کے لئے تشریف لائے ان کے خاوند حضرت عبادہ بن صامت ہیں، انہوں نے کھانا پیش کیا اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس کو دبانا شروع کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے، جاگے تو مسکرا رہے تھے کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مسکراہٹ کیسی؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو راہ خدا میں اس گہرے سمندر میں جہاد کے لیے روانہ ہوں گے۔ اور وہ اپنے خاندان میں امرا ہوں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمادے، آپ نے دعا فرمائی پھر آرام فرما ہوئے، مسکراتے ہوئے پیدا ہوئے میں نے عرض کیا مسکرانے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا اب بھی مجھ پر کچھ لوگ جہاد کے لیے نکلنے والے پیش کیے گئے میں نے عرض کیا دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمادے فرمایا تو تو اولین

میں سے ہے، حضرت ام حرام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور میں جہاد کے لیے سمندر میں سفر کیا جب کنارے پہنچیں تو سواری سے گر پڑے ہیں وہیں شہید ہو گئیں۔  
(بخاری و مسلم)

حافظ منذری کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو قبرس میں جہاد کے لیے روانہ کیا تھا انہوں نے سمندر میں سفر کیا تو ان کی اہلیہ حضرت ام حرام بھی ان کے ساتھ تھیں۔

## مالِ غنیمت سے غبن کرنا

۱:- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مالِ غنیمت پر مقرر فرمایا جس کا نام کر کرہ تھا وہ شخص فوت ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔

ہوتی النار وہ دوزخی ہے۔

لوگوں نے اسے جا کر دیکھا تو اس نے واقعہً مالِ غنیمت سے عبا چوری کی ہوئی تھی۔  
(بخاری)

۲:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کے دن صحابہ کے ایک گروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا فلاں شہید ہے فلاں شہید، حتیٰ کہ ایک شخص سے گزرے تو کہا یہ فلاں شہید ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کلا انی رأیتہ فی النار فی ہرگز نہیں میں اسے دوزخ میں  
سودۃ غلہا اس چادر میں دیکھ رہا ہوں جو اس نے

مالِ غنیمت سے چوری حاصل کی تھی

اس کے بعد آپ نے حضرت عمر سے فرمایا جاو لوگوں میں یہ اعلان کر دو۔

انہ لا یدخل الجنة الا المؤمنون جنت میں اہل ایمان کے علاوہ

(مسلم) کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے خطبہ دیا جس میں غنیمت سے چوری کی بڑی مذمت فرمائی

اور فرمایا تم میں سے ایک روز قیامت اس حال میں میرے پاس آئے

گا میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھے تمام معاملہ سے آگاہ کر دیا تھا، ایک

آدمی آئے گا اس کی گردن پر گھوڑا اور اس کی آواز ہوگی کہے گا میری

مدد کرو میں کہوں گا اب میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے مکمل آگاہ کر دیا تھا

ایک آئے گا جس کی گردن پر بکری اور اس کی آواز ہوگی اور کہے گا یا رسول

اللہ میری مدد کرو میں کہوں گا نہیں اب نہیں میں تجھے کامل طور پر آگاہ

کر دیا تھا۔ ایک آدمی آئے گا اس کی گردن پر ایک آدمی چیخ و پکار کر رہا ہوگا کہے

گا یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں گا اب نہیں میں نے مکمل طور پر تمام کو آگاہ کر

دیا تھا، ایک آئے گا اس کے گلے میں حقوق سوار ہوں گے کہے گا یا رسول اللہ میری

مدد کیجئے فرمایا میں کہوں گا اب کچھ نہیں ہو سکتا میں نے تجھے آگاہ کر دیا تھا ایک

آدمی آئے گا اس کے گلے میں کوئی حیوان معلق ہوگا کہے گا میری مدد کیجئے میں کہوں

گا اب نہیں میں نے تم تک خدا کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، اللہ نے ہمیں فتح دی مگر کوئی سونا چاندی غنیمت

میں حاصل نہ ہوا ہاں ہمارے کچھ کپڑے، سامان اور کھانا ملا پھر ہم وادی قری



کی طرف گئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غلام تھا جو کہ زناہ بن  
 یزید نے ہبہ کیا تھا، جب ہم وادی میں اترے تو وہ غلام کھڑا ہوا اور اس  
 نے آپ کا کجاوہ کھولنا شروع کیا اسے تیر لگا اور وہ گر پڑھا ہم نے عرض کیا  
 یا رسول اللہ اسے شہادت مہلک ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں  
 قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اس پر وہ چادر آگ بن کر  
 پیٹ دی جائے گی جو بغیر تقسیم اس نے مالِ غنیمت سے حاصل کر لی تھی  
 راوی کا بیان ہے لوگ گھبرا گئے تو کوئی آدمی ایک تسمہ اور کوئی دو تسمے  
 یہ کہتے ہوئے لانے لگا کہ خیبر کے موقع پر ہمیں ملے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک تسمہ یا دو تسمے دوزخ کی

آگ ہیں۔ (بخاری و مسلم)

## شہادت اور شہداء کی فضیلت :-

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا کوئی شخص جنت سے دنیا میں لوٹنے کی آرزو نہیں کرے گا مگر شہید

فانہ یتمنی ان یرجع الی

الدنیا فیقتل عشر مرات

لما یدوی من الکرامة

(بخاری و مسلم)

کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔

لوددت ان اغذو فی سبیل

اللہ فاقتل ثم اغذو فاقتل

مجھے اس سے محبت ہے کہ میں اللہ

کے راہ میں جہاد کروں اور شہید کیا جاؤں

پھر جہاد کروں پھر شہید کیا جاؤں پھر جہاد

ثم اغذو فاقتل

کروں پھر شہید کیا جاؤں،

(بخاری و مسلم)

۳۰:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ليغفر للشہيد كل ذنب الا

قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ

معاف کر دیتے جاتے ہیں۔

الذین - (مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام صحابہ کے درمیان فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان تمام اعمال سے افضل ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کی رضا کی خاطر شہید ہو جائے پھر آپ نے پوچھا تو نے کیا کہا؟ عرض کیا آقا اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کی رضا کی خاطر صبر و ہمت سے آگے بڑھے پیچھے نہ ہٹے تو معاف ہو جائیں گے مگر قرض معاف نہیں ہوگا کیونکہ جبرائیلؑ نے مجھے یہی اطلاع دی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میرے چچا حضرت انس بن نصر بدر میں جہاد سے غائب ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں پہلے غزوہ میں غائب ہو گیا تھا اب اگر جہاد کا موقعہ آیا تو دیکھیں اللہ کی توفیق سے کتنی قوت سے لڑتا ہوں۔ جب احد کا دن آیا مسلمان پیچھے ہٹے تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ میں ان صحابہ کے عمل سے معافی مانگتا ہوں اور ان مشرکین کے عمل سے برات کرتا ہوں پھر آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے۔

الجنة وذب النضرا في احد مجھے رب کی قسم میں احد کی طرف

## دیکھا دون احد

سے جنت کی خوشبو پارہا ہوں۔

حضرت سعد عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ جو انس بن نضر نے کیا میں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا، ہم نے ان کے جسم پر اسی سے زائد تلوار اور نیزے کے زخم دیکھے، مشرکین نے ان کے جسم کو آنا مسخ کر دیا کہ انہیں ان کی ہمشیرہ نے انکی پوروں سے پہچانا حضرت انس کا بیان ہے کہ یہ آیت کریمہ انہیں کے بارے میں نازل ہوئی۔

من المؤمنین رجال صدقوا  
ما عاهدوا اللہ علیہ  
اہل ایمان میں سے کچھ ایسے مرد ہیں  
جنہوں نے سچ کر دکھایا وہ وعدہ جو  
انہوں نے اپنے اللہ سے کیا تھا۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خواب میں دو آدمی لے گئے اور ایک درخت پر چڑھے وہاں میں نے ایک خوبصورت گھر دیکھا جس سے حسین گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا انہوں نے مجھے بتایا یہ شہدا کا گھر ہے۔  
(بخاری)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ہے کہ میرے والد کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس حال میں لایا گیا کہ ان کے جسم کو مسخ کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے رکھ دیا، میں نے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانے کی کوشش کی تو لوگوں نے منع کر دیا آپ نے رونے والی کی آواز سنی فرمایا مت رو۔

ما زالت الملائكة تظلمه  
باجنتها۔  
فرشتوں نے ان پر رحمت کا سایہ  
کر رکھا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ ہم غزوہ موتہ میں تھے ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو تلاکشی کیا تو انہیں شہداء میں پایا تو اس وقت ان کے جسم پر توے سے زائد زخم تھے ایک روایت میں ہے۔ پچاس زخموں کا ذکر ہے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کو جہاد کے لیے روانہ فرمایا، حضرت زید کو عنایت فرمایا، تمام شہید ہو گئے حضرت انس کا بیان ہے کہ اطلاع آنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا زید نے حضرت زید کو اٹھایا ہے وہ شہید ہو گئے پھر جعفر نے حضرت زید کو لیا وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت انس کی تلوار خالد بن ولید نے لیا ہے۔

فجعل يحدث الناس وعيناه  
تذرفان۔  
لوگوں کو آپ بیان فرما رہے تھے  
اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری  
ہو گئے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی ہے کہ ام حارثہ بن سراقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حارثہ کے بارے میں آگاہ فرمائیے وہ بدر میں شہید ہوئے تھے اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اگر وہاں نہیں تو خوب آنسو بہاؤں آپ نے فرمایا اے ام حارثہ

انها جنات في الجنة وان ابدا  
اصاب الفردوس الاعلى  
جنت کے کئی درجات ہیں تیرا  
بیٹا فردوس اعلیٰ جنت میں ہے

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ہمارے ساتھ کچھ مسلمان بھیجو جو ہمیں قرآن و سنت کی تعلیم دیں آپ نے ان کے ساتھ اپنے تیار کردہ ستر انصاری صحابہ روانہ فرمائے جنہیں قراء قرآن سمجھا جاتا تھا ان میں میرے خالو حرام بھی تھے، یہ حضرات رات کو قرآن سیکھتے سکھاتے اور دن کو مسجد میں پانی لاتے، لکڑیاں اکٹھی کرتے اور بیچتے جس سے اہل صفہ و فقرا کے لیے کھانا خریدتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں تبلیغ کے لیے روانہ فرمایا تو ابھی وہ منزل پہنچے نہ تھے تو بلوانے والوں نے ان پر حملہ کر دیا تو انہوں نے اللہ کے حضور یہ درخواست کی۔

اللهم ابلغ عنا بلينا انا قد لقيناك  
 فرضينا عند ورضيت عنا  
 اے اللہ ہمارے نبی اس سے آگاہ  
 فرما جو ہم پر گزری ہے ہم تجھ سے راضی  
 ہیں اور تو ہم سے راضی ہو جا۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ ان کفار میں سے ایک نے میرے ماموں حضرت حلام کے پیچھے سے تیزہ مارا جو پار ہو گیا آپ نے اس وقت یہ کلمات کہے۔

فرضت ورضيت عنك  
 رب كعبتي قسم اب كالمياي نصيب  
 ہوئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اطلاع دیتے ہوئے فرمایا آپ کے دوست شہید ہو گئے اور یہ پیغام دیا۔

اللهم ابلغ عنا بلينا انا قد  
 يقيننا فرضينا عند و  
 رضيت عنا  
 اے اللہ ہمارے آقا کو مطلع فرما  
 اور ہم تیری ملاقات کرنے والے ہیں  
 تو ہم سے راضی ہو جا ہم تیری عطا پر  
 راضی ہیں۔

(بخاری و مسلم)

حضرت مروق سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

ولا تحسن الذین قتلوا فی  
سبیل اللہ امواتا بل احیاء  
عند ربہم یرزقون۔

اللہ کے راستہ میں قتل کیے جانے والوں کو مردہ بہرگز گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق پاتے ہیں۔

تو فرمانے لگے یہی بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی تو آپ نے فرمایا تھا۔ ان کی ارواح سبز پرندوں میں عرش کے ساتھ معلق قندیلوں میں رہتے ہیں جنت میں جہاں جانا چاہتے ہیں پھر ان قنادیل میں لوٹ آتے ہیں، ان کا رب کریم ان پر متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے تمہاری کوئی خواہش ہو، ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں اس کے بعد کیا کوئی خواہش ہو سکتی ہے، یقین دفعہ کہا جائے گا، وہ محسوس کریں گے کہ رب کریم چاہتا ہے ہم اس سے مانگیں تو وہ عرض کریں گے۔

یاد رب ترید ان ترد ارواحنا  
فی اجسادنا حتی نقتل  
فی سبیل صرۃ اخری

اے ہمارے رب ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے ارواح کو اجسام میں لوٹا دے تاکہ ہم دوبارہ دنیا میں جا کر تیرے راستے میں بشارت پائیں۔

اللہ تعالیٰ جب دیکھے گا کہ ان کی کوئی اور حاجت نہیں تو وہ سوال نہیں فرمائے گا۔ (مسلم)

## جہاد کا ارادہ نہ کرنے والے کا انجام!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جہاد نہ کیا اور مر گیا

ولم یجدت بہ نفسہ مات  
اور نہ کبھی جہاد کا ارادہ کیا تو وہ  
على شعبة من النفاق -  
نفاق پر مرے گا۔

(مسلم)

## مختلف شہدا کرام!

انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ تم شہید کیسے سمجھتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو فرمایا پھر تو میرے امت کے شہید کم ہوں گے عرض کیا آپ فرما دیجئے فرمایا جو جہاد کرتا ہوا فوت ہوا وہ بھی شہید، جو اللہ کی راہ میں فوت ہوا وہ بھی شہید، طاعون میں فوت ہوا وہ بھی شہید، جو پیٹ کی بیماری سے فوت ہوا وہ بھی شہید ہے، ایک روایت میں ہے کہ غزق بھی شہید ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم میں یہ الفاظ ہیں کہ شہید پانچ ہیں، نیزہ لگنے والا، پیٹ کی بیماری والا غزق، دیوار کے نیچے آکر مرنے والا اور جہاد کرتے ہوئے فوت ہونے والا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، طاعون ہر مسلمان کے لئے بشارت ہے۔ (بخاری و مسلم)  
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا، فرمایا یہ پہلے لوگوں کے لیے عذاب تھا مگر اہل

ایمان کے لئے اللہ نے اسے رحمت بنا دیا ہے، بندہ کس شہر میں ہو وہاں طاعون پھیل جائے تو وہاں ٹھہرے یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کبھی نہ بھاگے کہ جو اللہ نے لکھا، وہی ہوگا تو اسے شہید جتنا اجر ملے گا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

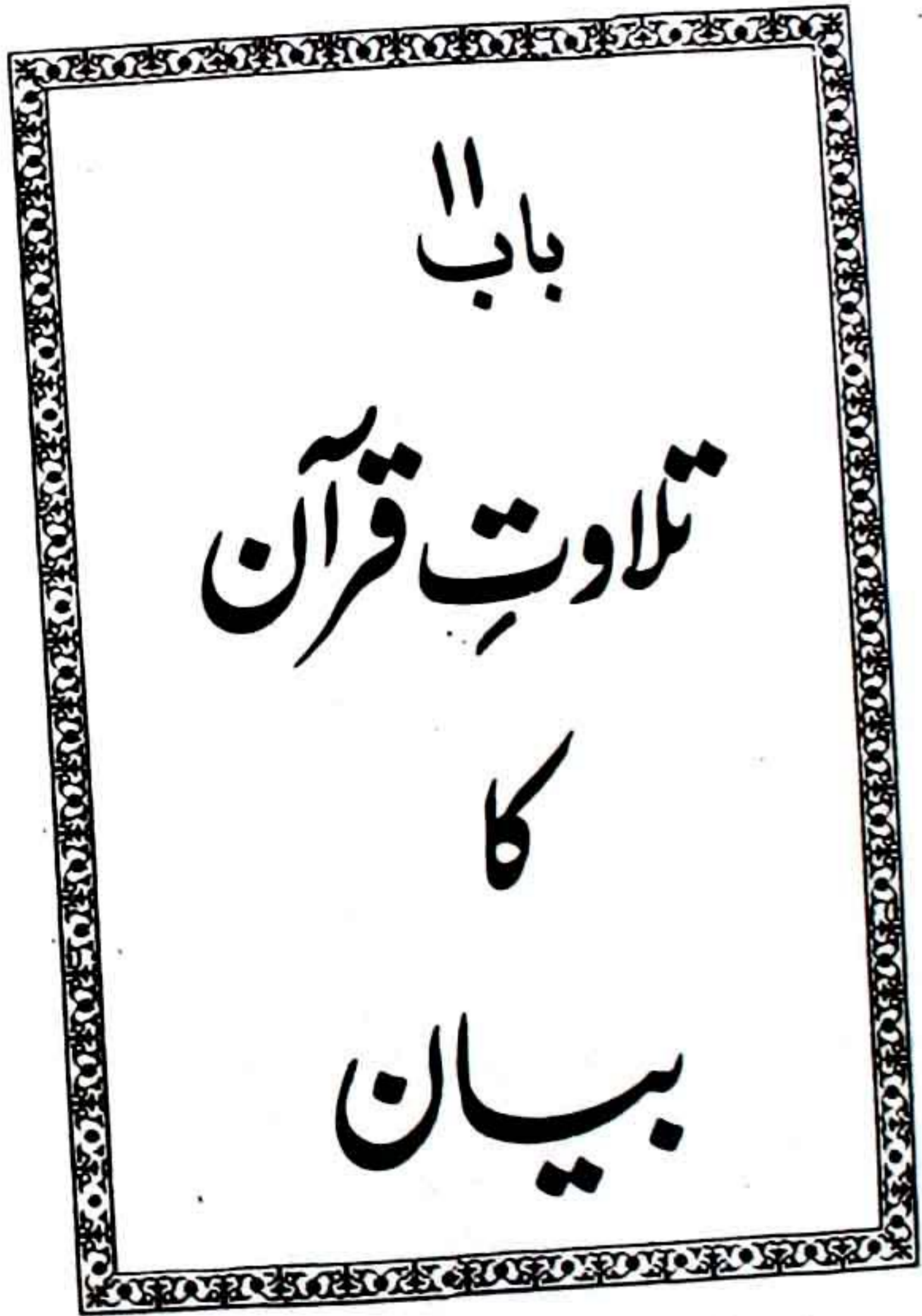
من قتل دون ماله فهو  
شہید (بخاری)

جو اپنے مال کی حفاظت میں مرادہ  
شہید ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ایک آدمی میرا مال چھیننا چاہتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا اسے مال مت دو عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑ پڑے فرمایا تو بھی لڑ عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے فرمایا تو شہید ہوگا عرض کیا اگر میں اسے قتل کر دوں تو فرمایا وہ دوزخی ہوگا۔ (مسلم)







بابا

تلاوتِ قرآن

کا

بیان

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کے گھروں میں لکھے ہو کر قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہیں وہاں اللہ کی طرف سکون تازل ہوتا ہے انہیں سکون و راحت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ ان کا ذکر اپنے ساتھ والوں سے کرتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم مقام صفہ پر تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بوقت صبح بطنان یا عقیق جائے اور وہاں سے بغیر کسی قطع رحمی اور گناہ کے بیڑی کو بان والی دو اونٹنیاں حاصل کرے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تمام یہ پسند کرتے ہیں فرمایا تم ہر روز مسجد جاؤ وہاں دو آیات قرآنی سیکھو یا پڑھو یہ ان دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں تین آیات قرآن تین اونٹنیوں سے بہتر اور چار آیات قرآنی چار اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال پھول کی طرح ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں ہاں ذائقہ اس کا میٹھا ہونا ہے، قرآن پڑھنے منافق کی مثال کی طرح

ہے اس کی خوشبو اچھی مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ قرآن نہ پڑھتے والے منانق کی مثال تمہ کی طرح ہے جس کی نہ تو خوشبو اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ماہر قرآن، مقدس مبارک فرشتوں میں سے ہے جو شخص قرآن پڑھتا ہے حالانکہ اس کے لیے پڑھنا شاق ہوتا ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

## قرآن شفاعت کرے گا!

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اقراء القرآن فانہ یاتی یوم  
القیامۃ شفیعاً لاصحابہ  
قرآن پڑھو کیونکہ قرآن روز قیامت  
تلاوت کرتے والوں کی شفاعت  
کرے گا (مسلم)

## دو اشخاص قابل رشک ہیں!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اشخاص پر رشک کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن عطا کیا اور رات دن میں اس سے قیام کرتا ہے دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ا دو اشخاص پر حسد کیا جاسکتا ہے جسے اللہ نے قرآن عطا فرمایا اور وہ اسے صبح و شام پڑھتا ہے اس کا پڑوسی سن کر عرض کرتا ہے کاش مجھے بھی یہ نعمت نصیب ہوتی تو میں بھی اسی طرح کرتا دوسرا وہ شخص جو مال اللہ کی راہ میں خوب دل کھول کر خرچ کرتا ہے دوسرا آدمی کہتا ہے کاش مجھے یہ دولت ملتی تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک رات اسید بن حفیر نے اپنے گھوڑے کے پاس قرآن کی تلاوت کی تو اس نے بدکنا شروع کر دیا پھر تلاوت کی پھر بدکا پھر تلاوت کی پھر بدکا اسید کہتے ہیں میں ڈر گیا کہیں یہ مجھے لتاڑ نہ دے میں اٹھ کر اس کے پاس گیا میں اپنے سر کے اوپر بادل کا ٹکڑا دیکھا جس میں شمعیں روشن تھیں جب میں نے دیکھا تو وہ والہیں جا رہا تھا صبح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ پچھلی رات میں گھوڑے کے پاس تلاوت کی جیسے ہی تلاوت کرتا گھوڑا بدکنا شروع کر دیتا فرمایا ابنِ حفیر تم پڑھتے رہتے میں نے عرض کیا میں نے پڑھا گھوڑا بدکنے لگ گیا فرمایا تم پڑھتے رہتے عرض کیا میں نے چھوڑ دیا کیونکہ اس کے قریب بچہ تھا مجھے خون ہوا کہیں اسے روند نہ ڈالے، میں نے بادل دیکھا جس میں روشن شمعیں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وہ فرشتے تھے جو تیرا قرآن سن رہے  
تھے اگر تو تلاوت جاری رکھتا تو صبح  
لوگ فرشتوں کو کھلے بندوں دیکھ لیتے۔

قل الملائكة تسمع لادلو  
قرأت لا صحبت يراها الناس  
ما تتر منهم۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ ریز ہوتا ہے تو شیطان افسوس کرتے ہوئے روتا ہے ایک روایت میں ہے وہ یہ کہتا ہے۔

یا ویلی امر ابن آدم بالسجود  
فسجد فله الجنة وامرت بالسجود  
تأبیت فلی النار  
(مسلم)

ہائے افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم  
ملا اس نے سجدہ کر کے جنت حاصل  
کر لی مجھے سجدہ کا کہا گیا مگر میں نے  
انکار کر کے دوزخ لے لی۔

## قرآن کے ساتھ تعلق!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا <sup>ص</sup> قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی ہے اگر وہ بندھا رہے تو روکا رہے گا اور اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو وہ چلا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

مسلم میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اگر صاحب قرآن رات دن میں قرآن کے ساتھ قیام کرے گا تو اسے یاد رہے گا اور اگر قیام نہیں کرے گا تو اسے بھول جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت برا ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا۔ قرآن خوب یاد کر دینے لوگوں کے سینوں سے اس اونٹ سے بھی جلدی چلا جاتا ہے جو کھلا چھوڑا گیا ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

تعاھدوا القرآن فوالذی نفس  
محمد بیدہ لہوا شد تفلتا من  
قرآن کے ساتھ خوب تعلق قائم رکھو  
مجھے قسم اس ذات اقدس کی جس کے

الابل فی عتدہ (مسلم)

ہاتھ میں محمد کی جان ہے یہ کھٹے ہوئے

اونٹ سے بھی جلدی انسان سے دور

ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما اذن اللہ شیئاً کما اذن لنبی اللہ تعالیٰ اس قدر کسی کلام کو نہیں سنتا

حسن الصوت یعنی ما بقرون جس قدر وہ اپنے نبی کا خوبصورت و

مجھوبہ بلند آواز میں قرآن سماعت فرماتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

## تلاوت سورۃ القاتحہ کی فضیلت!

حضرت ابو سعید بن المعلی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا میں حاضر نہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد

آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز میں تھا فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے؟

استجبوا للہ وللرسول اذا اللہ ورسول جب تمہیں طلب کریں

دعا کرو۔  
توفی الفور آجاؤ۔

پھر فرمایا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن سے سب سے عظیم سورت کی تجھے

تعلیم دیتا ہوں میرا ہاتھ آپ نے پکڑ لیا، جب ہم مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے

عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا میں تجھے عظیم ترین سورت کی تعلیم دوں گا

فرمایا الحمد للہ رب العالمین یہ سات آیات ہیں اور جو مجھے قرآن عظیم عطا کیا گیا ہے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے نماز میں نے اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر رکھی ہے جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بندے نے میری حمد فرمائی جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری ثنا کی ہے جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ جب بندہ کہتا ہے ایال نعبد وایال نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور تیرے درمیان ہے اور میرے بندے جو مانگا ہے اس کے لیے وہی ہے بندہ کہتا ہے اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مجھ سے مانگا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کربیاتہ میں حاضر تھے تو اوپر سے آواز آئی تو انہوں نے سراقس اٹھایا اور فرمایا آج ایک ایسا آسمانی دروازہ کھلا ہے جو پہلے کبھی نہیں کھلا اور ایک فرشتہ نازل ہوا ہے اور اس نے کہا کہ یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا اور کہا آپ کو دو لیے نور مبارک ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آخری آیات مبارکہ ان کی جو بھی تلاوت کرے گا اسے عطا کیا جائے گا۔ (مسلم)

## سورة البقرہ کی فضیلت!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

ان الشیطان یفزع من البیت      اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے  
الذی تقرأ فیہ سورة      جس میں سورة البقرہ کی تلاوت  
البقرہ (المسلم) کی جائے۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا قرآن کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والوں کی قیامت کے روز شفاعت کرے گا تم بقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں روز قیامت بادل یا پرندوں کے پروں کی طرح آکر ان لوگوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی، سورة البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا حصول برکت اور ترک حسرت ہے، ایسے شخص پر جادو اثر نہیں کرتا۔ (المسلم)

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں رات سورہ البقرہ کی تلاوت کر رہا تھا تو میں نے پیچھے سے آواز سنی میں نے گمان کیا شاید میرا گھوڑا کھل گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو عتیبہ تلاوت جاری رکھتے ہیں تے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آسمان وزمین کے درمیان چراغ کی مانند روشنی تھی فرمایا تم تلاوت جاری رکھتے عرض کیا یا رسول اللہ اب جاری رکھنا دشوار ہو گیا تھا فرمایا۔

تلك الملائكة تنزلت لقراءة      وہ فرشتے تھے جو سورة البقرہ کی تلاوت  
سورة البقرہ اما انزل لومضیت      پر آئے تھے اگر تو جاری رکھتا تو



کئی عجائبات دیکھتا۔

لرأیت العجائب

(بخاری و مسلم، ابن حبان)

## بقرہ اور آل عمران کی فضیلت!

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ

عنه سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب روز قیامت قرآن اور دنیا میں اس پر عمل کرنے والوں کو لایا جائے گا تو سورۃ البقرہ اور آل عمران آگے ہوں گی حضور علیہ السلام نے ان کی تین مثالیں دیں جو میں کبھی نہیں بھول سکتا فرمایا یا تو وہ بادل کی طرح ہونگی یا دو ایسے گھنے سایہ کی طرح جن میں روشنی ہوگی یا پرندوں کے پروں کی طرح آکر اپنے پڑھنے والوں کا ساتھ دیں گی۔  
(المسلم)

## سورۃ کہف کی فضیلت!

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من حفظ عشر آيات من

اول سورة الكهف عصم

من الدجال والمسلم

مسلم کی دوسری روایت میں یہی فضیلت سورۃ کہف کی آخری دس آیات

کی بیان ہوئی ہے۔

## سورۃ اخلاص کی فضیلت!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تم پر قرآن کا تہائی پڑھنے والا ہوں۔ پھر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم  
 باہر تشریف لائے اور آپ نے قل هو اللہ احد کی تلاوت فرمائی پھر آپ اندر  
 تشریف لے گئے ہم نے ایک دوسرے سے کہا کوئی آسمانی اطلاع آئی ہے  
 جو آپ کو گھر لے گئی ہے پھر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے  
 اور فرمایا میں نے تم سے کہا تھا میں تہائی قرآن تم پر پڑھوں گا۔

الا انھا تعدل ثلث القرآن سن لو قل هو اللہ احد قرآن کے تہائی  
 (المسلم) کے برابر ہے۔

حضرت ابو دردا، رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کیا تم رات کو تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہو؟ صحابہ نے عرض کیا ہر رات  
 تہائی قرآن کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ فرمایا

قل هو اللہ احد تعدل ثلث سورة اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے  
 القرآن،

ایک روایت میں ہے اللہ عزوجل نے قرآن کو تین حصص میں تقسیم فرما رکھا  
 ہے اور اس کا ایک قل هو اللہ احد ہے (المسلم)  
 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو قتل  
 ہو اللہ احد بار بار پڑھتے ہوئے سنا اور اسے گراں گزرا اور صبح کے وقت اس  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا۔

والذی نفسی بیدہ انھا تعدل مجھے قسم اس ذات اقدس کی جس  
 ثلث القرآن - کے قبضہ میں میری جان ہے سورہ  
 (البخاری) خلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

نوٹ:- حافظ مندری نے بیان کیا ہے کہ وہ تلاوت کرنے والے حضرت ابو

سعید خدری کے ماں جائے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان تھے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو جہاد کے لئے بھیجا وہ دوسرے مجاہدین کو جماعت  
کرواتا تو قرأت کا اختتام قل ہو اللہ احد پر کرتا۔ واپسی پر انہوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا

سلوہ لای یضع ذلک ؛ وہ ایسا کیوں کرتا ہے ؟

صحابہ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا۔

لأنها صفة الرحمن وانا بیہ میرے رحمن کی تعریف ہے اور

احب ان اقوابہا میں چاہتا ہوں یہی پڑھتا رہوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اطلاع کر دو۔

ان اللہ یحبہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تفصیلاً واقعہ ذکر کر کے  
آخر میں نقل کیا کہ جب صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض  
کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کیا وجہ تو نے اپنے ساتھیوں کی بات نہ مانی۔

وما یحکمک علی لمزوم هذه مہر رکعت میں اسی سورت کی تلاوت

السورة فی کل رکعة پر تجھے کس نے ابھارا ؟

اس نے عرض کیا آقا مجھے اس سورہ مبارکہ سے پیار ہے آپ نے فرمایا۔

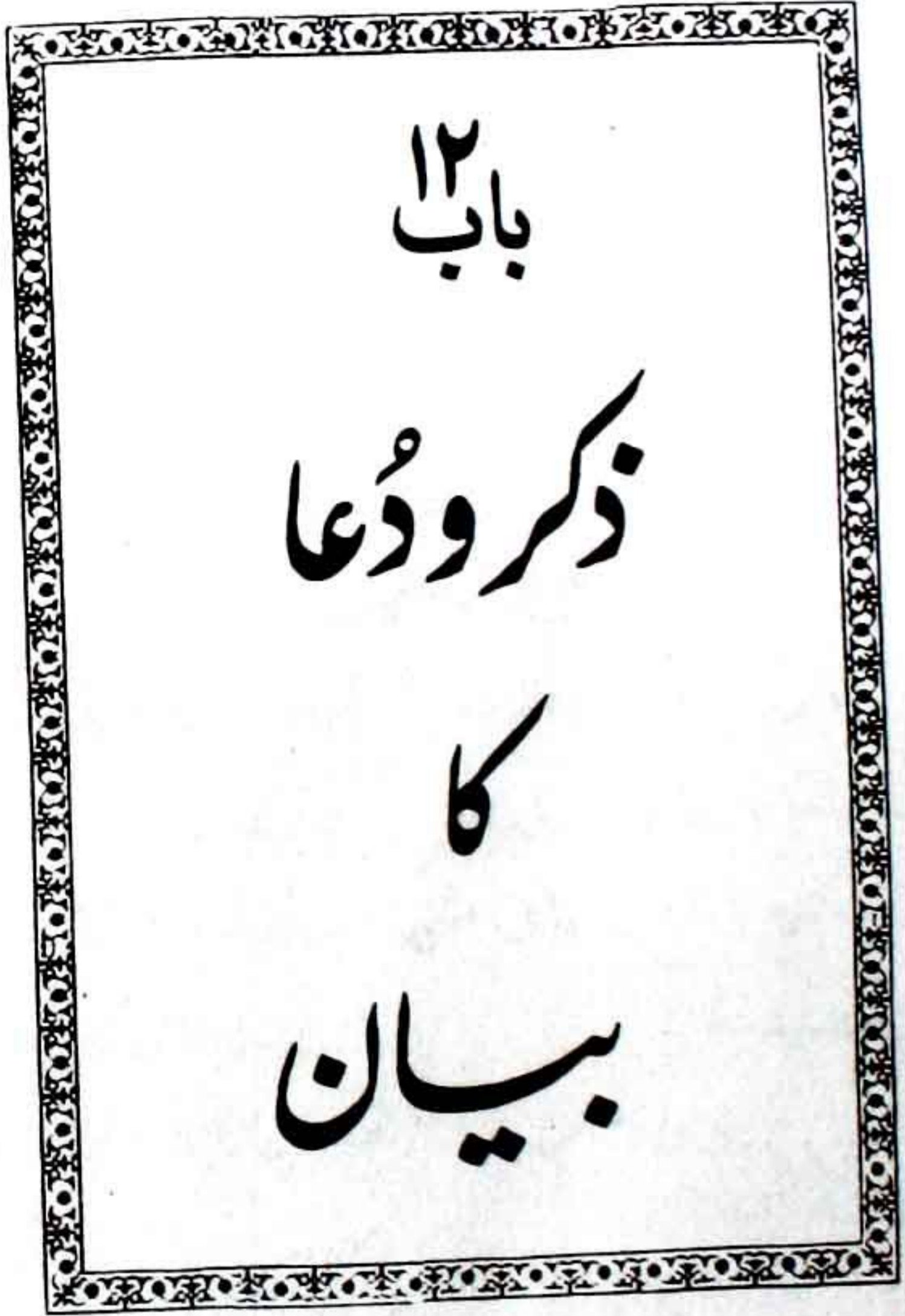
حبک ایاہا ادخل الجنة اس کی محبت تجھے جنت میں داخل

کر دے گی۔

## معوذتین کی فضیلت!

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کچھ آیات نازل ہوئیں ہیں جن کی مثل پہلے نہیں دیکھی گئی اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔  
(المسلم)

---



باب ۱۲

ذکر و دعا

کا

بیان

## ذکر الہی کی فضیلت!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ظن کے پاس ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے کسی گروہ میں یاد کرتا ہے تو میں اسے بہتر گروہ میں یاد کرتا ہوں۔

وان تقرب الی شبرا تقربت  
الیہ زراعاً وان تقرب الی زراعاً  
تقربت الیہ باعاً وان اتانی یمشی  
ایتہ ھرولة -  
میں پورا بازو اس کے قریب آتا ہوں  
اور اگر چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں

ہوں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رب کو یاد کرتے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ و مردہ کی طرح ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں چل رہے تھے آپ کا گزر جمدان نامی پہاڑ سے ہوا فرمایا جمدان پر چلو،

مفردون سبقت لے گئے عرض کیا یا رسول اللہ مفردون کون لوگ ہیں؟ فرمایا  
الذاکرون اللہ کثیرا اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے

(المسلم)

## ذکر کی مجالس و اجتماع میں شرکت!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے مجالس ذکر کی تلاش میں رہتے  
ہیں جب وہ کسی جماعت کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو دوسروں کو  
آواز دیتے ہیں یہاں آؤ ہماری آرزو یہی تھی پھر وہ آسمان تک اس مجلس کو اپنے  
پروں سے ڈھاتپ لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ بہتر جاننے کے باوجود ان سے  
پوچھتا ہے میرے بندے کیا کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تسبیح  
تکبیر، تحمید اور بزرگی بیان کر دیتے تھے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے  
مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں اسے اللہ تیری قسم انہوں نے تجھے نہیں  
دیکھا پھر فرماتا ہے فرشتو! اگر مجھے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کرتے ہیں اگر  
وہ آپ کی زیارت کا شرف پالیں تو کہیں بڑھ کر تیری عبادت کریں، تیری  
بزرگی بیان کریں اور تیری تسبیح کریں پھر فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟  
عرض کرتے ہیں وہ جنت مانگتے ہیں فرمایا کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے اللہ  
کی قسم انہوں نے اسے نہیں دیکھا فرمایا اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا عالم ہوگا؟  
عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں وہ تو اس کے پہلے سے بھی بڑھ کر چاہنے والے  
بن جائیں اور ان کی طلب و شوق میں خوب اضافہ ہو جائے فرمایا وہ کس سے  
پناہ مانگتے ہیں عرض کرتے ہیں، دوزخ سے فرمایا کیا انہوں نے اسے دیکھا

ہے، اللہ کی قسم اسے نہیں دیکھا فرمایا اگر وہ دیکھ لیں تو پھر صورت حال کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے خوف و فرار میں خوب اضافہ کر لیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اشهد کہ انی قد عذرتکم  
تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں میں نے

انہیں معاف فرما دیا۔

لہم

ایک فرشتہ عرض کرتا ہے۔

فلاں بندہ ان میں سے ذکر نہیں بلکہ

فلان لیس منہم انما جاء

وہ کسی کام آیا تھا۔

لحاجة

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وہ ایسے مقبول لوگ ہیں کہ ان کے

هو القوم لا يشقى جليسهم

ساتھ بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں

(بخاری)

ہو سکتا۔

مسلم کے الفاظ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے کچھ مقرب فرشتے مجالس ذکر تلاش کرتے ہیں جب کسی ایسی مجلس کو پالیتے ہیں تو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، آسمان تک ایک دوسرے کے پر سے پر ملا کر صف در صف ہو جاتے ہیں جب لوگ فارغ ہو کر جدا ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر جاتے ہیں اللہ رب العزت سب کچھ جانتے کے باوجود ان سے پوچھتا ہے تم سے کہاں سے آتے ہو؟ عرض کرتے ہم زمین سے تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح، تکبیر، تحلیل اور تحمید کرتے ہوئے تجھ سے مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے عرض کرتے ہیں؟۔

جنت مانگ رہے تھے۔ فرمایا کیا انہوں نے جنت دیکھی۔ ہے عرض کرتے ہیں



اے رب نہیں دیکھی فرمایا اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہو؟  
 عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے پناہ کی التجا کر رہے تھے فرمایا وہ کس سے پناہ مانگ  
 رہے تھے عرض کرتے ہیں یا اللہ تیرے دوزخ سے فرمایا کیا انہوں نے دوزخ  
 دیکھی ہے عرض کرتے ہیں یا اللہ نہیں دیکھی، عرض کرتے ہیں آپ سے وہ  
 بخشش مانگ رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قد عفرت لہم واسطیہم      میں نے انہیں معاف کر دیا اور جو انہوں نے  
 ما سألوا واجرتہم مما استجاروا      مانگا عطا کر دیا اور جس سے انہوں نے  
 دوری مانگی اس سے انہیں پناہ دیدی  
 عرض کرتے ہیں۔

رب فیہم فلان و عبد خطاء      اے پروردگار ان میں ایک ایسا گنہگار  
 انما مرفجس فیہم۔      بھی تھا جس کا مقصد ذکر نہ تھا بلکہ وہ  
 گزر رہا تھا دیکھا تو مجلس میں بیٹھ گیا۔  
 اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ولہ عفرت ہم القوم      میں نے اسے معاف کر دیا کیونکہ ان لوگوں  
 لا یشقی جلیسہم      کی محبت میں آجانے والا بھی محروم نہیں  
 رہتا۔

مسلم میں حضرت معاذ یہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
 لائے تو صحابہ کو ایک حلقہ میں دیکھ کر پوچھا یہاں کس لیے بیٹھے ہو؟ عرض کیا  
 جلسنا نذکر اللہ و محمد علی      ہم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے  
 ماہدانا لا سلام و من بہ علینا      ہیں اور اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے  
 ہمیں اسلام کی توفیق دی اور اسے عطا کر کے

احسان فرمایا۔

فرمایا۔

کیا تم یہ بات حلفاً کہتے ہو عرض کیا حلفاً یہی مقصد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں نے کسی الزام کی بنا پر تم سے حلف نہیں لیا۔

لکنہ اتانی جیلوئل فاخبونی ان  
میرے پاس جبرئیل امین آئے اور اطلاع  
اللہ بیاہی بکرملائکة  
دہا کہ اللہ تعالیٰ تم پر ملائکہ میں فخر  
فرما رہا ہے۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔  
جب لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو انہیں ملائکہ اپنے پروں سے  
ڈٹنا چاہتے ہیں، ان پر رحمت کی برسات ہوتی ہے، سکوں کا نزول ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ  
ان کا تذکرہ اپنے ماں ملائکہ میں فرماتے ہیں۔

## کلمہ طیبہ کی فضیلت!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔  
من اسعد الناس بشفاعتہ  
سب سے زیادہ کون خوش بخت  
یوم القیامۃ؟  
آپ کی شفاعت کا مستحق ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابوہریرہ اس بارے میں سب سے  
پہلے تم سوال کرنے والے ہو اس کی وجہ میرے ارشاداتِ عالیہ سے تمہاری  
محبت ہے۔

اسعد الناس بشفاعتی یوم روز قیامت میری شفاعت کا مستحق

القیامۃ من قال لا الہ الا اللہ وہ ہوگا جس نے دل سے مان لیا  
خالصاً من قلبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(البخاری)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس بات کی گواہی دی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ذات و صفات میں بے مثل ہے، حضرت محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، حضرت عیسیٰ اس کے بندے و رسول ہیں، اس کا کلمہ ہے اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کا روح ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا خواہ وہ کسی عمل پر ہو۔

مسلم کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من شہدان لا الہ الا اللہ جس نے مان لیا اللہ تعالیٰ کے

وان محمداً رسول اللہ حرم سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد

اللہ علیہ النار اللہ کے رسول ہیں اس پر آگ

حرام ہوگی،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت معاذ بھی سوار تھے فرمایا اے معاذ عرض کیا آقا حاضر ہوں تین دفعہ ایسے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے بھی صدق دل سے اس بات کی گواہی دی اللہ کے سوا کوئی

معبود نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں

اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام فرمادے گا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لوگوں کو اس بات کی اطلاع کروں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ فرمایا

وہ اس پر تکیہ کر لیں گے یہ بات حضرت معاذ نے دصال کے وقت  
کتابِ علم سے نچکنے کے لیے بتائی تھی۔ (بخاری)  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو آدمی صدق دل سے اسے مان لے اور  
اس پر فوت ہوا تو اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ حرام فرما دے گا وہ لا الہ الا اللہ ہے۔

## نہایت اہم نوٹ!

حافظ منذری فرماتے ہیں یہ ارشادات عالیہ مثلاً جس نے کلمہ پڑھ لیا جنت میں  
داخل ہو گیا ابتداً اسلام کے موقع پر تھے جب محض اقرار توحید ہی کافی تھا مگر  
فرائض و حدود کا نزول ہو گیا تو یہ منسوخ ہو گئے اور اس پر متعدد احادیث سے سمجھے  
گزر چکی ہیں، امام ضحالی، زہری اور سفیان ثوری وغیرہ کی یہی رائے ہے ایک  
جماعت کی رائے یہ ہے کہ منسوخ ہونے کے دعویٰ کی ضرورت نہیں کیونکہ جتنے  
بھی دین کے ارکان اور فرائض اسلام میں وہ بشارت توحید و رسالت کا تقاضا ہیں  
اگر ان میں سے کسی بجا نہیں لایا جاتا خواہ بطور انکار یا بطور کاہلی و کوتاہی تو ایسے  
شخص کو کافر اور غیر جنتی ہی کہا جائے، ایک اور موقف یہ ہے کلمہ توحید دخول  
جنت اور نجات دوزخ، کاسیب اس شرط سے ہے کہ انسان فرائض کو بجالائے  
اور کبائر سے اجتناب کرے اگر وہ فرائض کو بجا نہیں لاتا اور کبائر سے اجتناب  
نہیں کرتا تو اسے یہ اقرار توحید دخول دوزخ سے نہیں بچائے گا۔

حضرت ابو یوب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس نے اس دفعہ یہ کلمات پڑھے۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک  
 اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت  
 لہ لہ الملک ولہ الحمد  
 کے لائق نہیں وہ ذات و صفات میں  
 وہو علی کل شیء قدیور  
 بے مثل ہے سلطنت اسی کی ہے ،  
 تمام تعریف اسکی اور وہ ہر شی پر قادر ہے  
 وہ اس شخص جتنا ثواب پالے گا جس نے چار اسماعیلی غلام آزاد کیئے  
 (بخاری و مسلم)

## تسبیح و تہلیل کے فضائل!

۱:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسے کلمات ہیں جو زبان پر نہایت آسان مگر میزان میں بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو نہایت ہی محبوب ہیں۔

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان  
 اے اللہ تیری ذات اقدس نہایت  
 ہی پاک و منزہ ہے اور تیری ہی حمد  
 ہے اے اللہ تو پاک اور عظیم ہے  
 (بخاری)

۲:- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں اللہ تعالیٰ کو کونسا کلام زیادہ محبوب ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس مبارک کلام سے ضرور آگاہ فرمائیے آپ نے فرمایا۔

سبحان اللہ و بحمدہ  
 اے اللہ تیری ذات نہایت منزہ  
 اور مقدس ہے اور حمد تیرے لئے ہے۔  
 (المسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کوتا کلام افضل ہے آپ نے فرمایا جو کلام اللہ تعالیٰ نے اپنے ملائکہ اور بندوں کے لیے منتخب فرمایا ہے وہ یہی کلمات ہیں سبحان اللہ و بحمدہ

۳:- سیدنا زہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے یہ کلمات "سبحان اللہ و بحمدہ" دن میں ستوا دفعہ پڑھے۔

غفرت زنوبہ وان کانت  
مثل زبد البحر (المسلم)  
اس کے گناہ معاف کر دیتے جاتے  
ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر  
ہوں۔

۴:- سیدنا مصعب بن سعد سے مروی ہے مجھے میرے والد گرامی نے بیان کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا تم ایک ہزار نیکی دن میں بجالانے سے قاصر ہو؟ ایک صحابی نے عرض کیا ہم ایک ہزار نیکی کیسے بجالا سکتے ہیں؟ فرمایا تم سو دفعہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھو تمہارے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا فرمایا تمہارا ایک ہزار گناہ معاف ہو جائے گا۔

۵:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ کلمات کہنا ساری دنیا سے محبوب ہیں۔

سبحان اللہ والحمد لله ولا  
اله الا الله والله اكبر  
اللہ تیری ہی ذات مقدس و منزہ ہے  
تمام تعریف اللہ کے لیے ہے اللہ کے سوا  
کوئی پوجا کے لائق نہیں اور اللہ سب  
سے بڑا ہے۔  
(المسلم)

۶۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو چار کلمات نہایت ہی محبوب ہیں " سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور فرمایا انھیں جس ترتیب سے پڑھ لو کوئی حرج نہیں (المسلم)

۷۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔ الحمد للہ کہنے سے میزان بھر جاتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں کے کہنے سے آسمان وزمین بھر جاتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ (ایمان و نجات پر) دلیل ہے صبر روشنی ہے قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف دلیل ہے۔

۸۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ کچھ صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا اہل دولت تو زیادہ اجر پانگے وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں وہ بھی ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں اور اپنے اموال میں سے صدقہ کرتے ہیں (جو ہم نہیں کر سکتے) آپ نے فرمایا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا ذریعہ نہیں بتایا؟ ہر تبیع صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے ہر تمجید صدقہ ہے، نیکی کی تلقین صدقہ، برائی سے روکنا صدقہ بیوی سے ہمبستری صدقہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اس سے نفس کی تسکین کرتے ہیں کیا اس میں بھی اجر ہے؟ فرمایا یہ سوچو اگر تم حرام کا ارتکاب کرو تو کیا گناہ نہیں ہوتا؟ ہوتا ہے۔ تو جب حلال کرو گے تو ثواب بھی ہوگا۔ (المسلم)

۹۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان کے تین سوساٹھ جوڑ پیدا کیے

گئے ہیں جو شخص ان کی مقدار، اللہ تعالیٰ کی تکبیر، اللہ تعالیٰ کی حمد اللہ تعالیٰ کی تہلیل (لا الہ الا اللہ) اللہ تعالیٰ کی تسبیح یا اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، یا مسلمانوں کے راستہ کی رکاوٹ یا کاٹنا یا بڑی دُور کرنا ہے یا نیکی کی تلقین یا برائی سے منع کرتا ہے تو وہ اس دن کی شام کو دوزخ سے محفوظ ہو جاتا ہے  
(المسلم)

۱۰:- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا مجھے کچھ پڑھنے کے لیے ارشاد فرمائیے فرمایا یہ کلمات پڑھا کر

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک	اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود اور پوجا
لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ	کے لائق نہیں اس کی ذات و صفات
کثیرا وسبحان اللہ رب العالمین	بے مثل اور بے مثال ہے، اللہ سب
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز	سے بڑا ہے تمام حمد اللہ تعالیٰ کے
الحکیم	لیے، اللہ رب العالمین کی ذات اقدس

ہی بے کمزوری و نقص سے بالاتر ہے  
برائی سے سٹپنے اور نیکی کی طرف آنے  
کی قوت اللہ بزرگ غالب کی طاقت و  
توفیق کے بغیر نہیں۔

اس نے عرض کیا۔

ھو لا و لہ ربی فمالی ؛

یہ تمام میرے رب کے لیے ہے  
میرے لیے کیا ہے۔

فرمایا یہ پڑھا کر۔



اللہم اغفر لی وارحمنی واهدنی  
 وارزقنی وعافنی۔  
 اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم  
 فرما میری رہنمائی و دستگیری فرما مجھے  
 طاہری و باطنی رزق عطا فرما اور مجھے

عافیت عطا فرما

اور فرمایا یہ تیری دنیا و عقبی دونوں کے لئے کافی ہے۔ (المسلم)

## تسبیح و تہلیل کے جامع کلمات!

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے حضور علیہ السلام میرے پاس  
 سے تشریف لے گئے اور چاشت کی نماز کے بعد واپس تشریف لائے تو میں بیٹھی  
 ہوئی تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس حال میں گیا تھا تو اس حال  
 میں ہے عرض کیا میں نے جانے کے بعد چار کلمات تین دفعہ پڑھے  
 ہیں۔

سبحان اللہ و بحمدہ عدو	اللہ کی تسبیح و تحمید مخلوق کی تعداد
خلقہ و رضائفہ و زنة	کے مطابق اس کی رضا کے مطابق اسکے
عرشہ و مداد کلماتہ	عرش کے وزن کے مطابق اور اسکے
(المسلم)	کلمات کی سیاہی کے مطابق

## لاحول ولاقوة کی فضیلت!

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لاحول  
 ولاقوة الا باللہ" پڑھا کرو۔

انہا کنز من کنوز الجنة  
 یہ خزانے جنت میں سے ایک خزانہ ہے  
 (البنجاری)

## ہر وقت کا وظیفہ!

۱:- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ بقرہ کی آتري دو آیات پڑھیں اس کے ليے وہ کافی ہیں۔

(البخاری)

۲:- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم رات کو قرآن کا تہائی حصہ پڑھنے سے عاجز ہو؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی طاقت ہم میں کہاں؟ فرمایا یہ پڑھنا تہائی قرآن کا ثواب ہے۔

اللہ الواحد الصمد  
اللہ تعالیٰ ایک ہے اور  
بے نیاز ہے۔ (البخاری)

۳:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ کلمات ایک دن میں سو دفعہ پڑھے اسے دش غلاموں کی آزادی کا ثواب، اس کے سونگناہ معاف، سونکیاں لکھی جاتی ہیں، اس دن وہ شیطانی حملوں سے محفوظ ہوئے اور اس دن اس سے بڑھ کر عمل والا نہ ہوگا البتہ وہ جس نے اس پر زائد دفعہ عمل کیا ہو۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک  
لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو  
علی کل شیء قدير  
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی  
ذات وصفات میں کوئی شریک و مثل  
نہیں حکومت اسکی ہے تمام تعریف  
اسکی اور وہ ہر شیء پر قادر ہے۔ (البخاری)

## نماز فرض کے بعد وظائف!

۱:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ غریب ہما ہمدین صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، اہل دولت مسلمان بلند درجات اور دائمی نعمتوں کو پارہے ہیں آپ نے فرمایا وہ کیسے؟ عرض کیا وہ ہماری طرح نماز روزہ بھی کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں مگر ہم میں طاقت نہیں۔ وہ غلام آزاد کرتے ہیں مگر ہم نہیں کر سکتے، فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز بتا دوں تم بھی ان کو پا لو اور بعد میں آنے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم میں وہی افضل ہوگا جو تمہاری طرح عمل کرے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ضرور آگاہ فرمائیے

تسبحون وتكلمون وتحمدون ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس دفعہ

دب كل صلاة ثلاثا وثلاثين سبحان الله، الحمد لله اور اللہ اکبر پڑھا

کرو۔

مرد

فقرا صحابہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول، ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ وظیفہ مشروع کر دیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ذلل فضل الله يؤتيه من

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا

ہے عطا فرماتا ہے۔

یشاء

مسلم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمد لله، اللہ اکبر پڑھا یہ تعداد تانوسے کی ہے

پھر آخر میں یہ پڑھا

لا اله الا الله وحده لا شريك له  
 له له الملك وله الحمد  
 الله تعالى کے علاوہ کوئی عبادت  
 کے لائق نہیں وہ ذات وصفات  
 دھو علی کل شیء قدیر  
 میں بے مثل ہے، سلطنت اسی  
 کی ہے حمد اسی کی اور وہ ہر شی پر قادر ہے

تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں  
 ۳۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہر نماز کے بعد یہ وظیفہ کرنے والا محروم نہیں رہ جاتا تینتیس دفعہ  
 سبحان اللہ، تینتیس دفعہ الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر۔ (المسلم)

## غلط خواب کے موقع پر!

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب  
 تم غلط خواب دیکھو تو بائیں طرف تین دفعہ تھوکو، تین دفعہ شیطان سے پناہ  
 مانگو اور وہ پہلو بدل لو جس پر تھے۔ (المسلم)

۲۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 اچھی خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور بری شیطان کی طرف سے ہوتی  
 ہے، جب کوئی بری خواب دیکھے تو تین دفعہ بائیں تھوک دے، تین دفعہ  
 شیطان سے دوری کی دعا کرے اب وہ نقصان دہ نہ ہوگی ایک روایت  
 میں یہ ہے، اسے کسی سے بیان نہ کرے اور اٹھ کر بارگاہ ایزدی میں نماز  
 ادا کرے۔

گھڑیں داخل اور کھانے کی وقت! (۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا جب بندہ گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانے کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہاں نہ ٹھکانہ ہے اور نہ ہی کھانا اور جب بندہ ذکر الہی نہیں کرتا ہے ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی۔

## دوسرے کے وقت :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہارے پاس آکر پوچھتا ہے اسے کس نے پیدا کیا، اسے کس نے پیدا کیا حتیٰ کہ وہ کہتا ہے تیرے رب کو کس نے پیدا کیا جب یہاں تک کہ وہ پہنچے تو تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کر اور کہو

أمنت بالله ورسوله ہم اللہ اور اس کے رسول پر

(بخاری و مسلم) ایمان رکھتے ہیں۔

۲ :- حضرت عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ سے ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان مجھے نماز میں پریشان کرتا ہے فرمایا وہ شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے، جب وہ دوسرے ڈالے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور تین دفعہ اپنی بائیں جانب ہتھوک دو، میں نے آپ کے حکم کے مطابق کیا تو مجھ سے شیطان بھاگ گیا۔

## استغفار کا مقام !

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے ابن آدم، تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں معاف فرما دوں پس تم مجھ سے بخشش مانگو، میں تمہیں معاف کر دوں گا، تم سب محتاج ہو مگر میں جسے غنی کر دوں مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا فرماتا ہوں، تم سب گمراہ ہو مگر میں جسے ہدایت دوں تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہاری رہنمائی فرماتا ہوں جو شخص یہ عقیدہ رکھتے ہوئے مجھ سے بخشش مانگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرنے پر قادر ہے اسے میں معاف فرما دیتا ہوں اور میں بے نیاز ہوں اگر تم اول، آخر، زندہ، مردہ، خشک و تر تمام بدتر دل والے شخص کی طرح ہو جاؤ تو میری بادشاہی میں مجھ کے پر کی مانند کوئی نقص نہ ہوگا اور اگر تم اول و آخر، زندہ و مردہ، اور خشک و تر سب بقوی والے بن جاؤ تو میری سلطنت میں مجھ کے پر کی مانند اضافہ نہ ہوگا، اگر تم اول و آخر زندہ و مردہ اور خشک و تر مجھ سے مانگو یہاں تک کہ تم اپنے تصورات کی انتہا کو پہنچ جاؤ اور جو تم نے مانگا وہ میں عطا کر دوں تو میرے خزانوں میں سوئی کے نلکے کی مقدار یا سمندر سے قطرہ کی مقدار سے بھی کمی واقع نہیں ہوتی وہ اس لئے کہ میں جو دو ماہد و برتر اور واحد ہوں میری عطا بھی کلام کی صورت میں ہے اور میرا عذاب بھی، جب میں چاہتا ہوں تو ارادہ کرتے ہی وہ کام ہو جاتا ہے۔

والسلم

## اللہ تعالیٰ سے توب مانگنا!

۱:- حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے، اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم حرام فرما دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے

پس ظلم نہ کرو، اے میرے بندو تم میری ہدایت کے بغیر گمراہ ہو پس مجھ سے ہدایت مانگتے رہا کرو میں ہدایت دوں گا، اے میرے بندو میری عطا کے بغیر تم بھوکے ہو پس مجھ سے کھانا مانگتے رہا کرو میں تمہیں عطا کرتا ہوں اے میرے بندو میرے عطا کردہ لباس کے بغیر تم تنگے ہو مجھ سے کپڑا مانگتے رہا کرو میں کپڑا دوں گا، اے میرے بندو تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمہارے تمام گناہوں سے درگزر کرتا ہوں تم مجھ سے بخشش مانگا کرو تاکہ تمہیں بخش دوں، اے میرے بندو تم میں مجھے نقصان پہنچانے کی کوئی طاقت نہیں اور نہ ہی تمہارے اندر مجھے نفع پہنچانے کی طاقت ہے، اے میرے بندو اگر تم اول و آخر اور انس و جن بدتر دل کے مالک بن جاؤ تو میری سلطنت میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور اگر تم اول و آخر اور انس و جن اکٹھے ہو کر مجھ سے مانگو تو میں ہر ایک کو عطا کروں تو میرے خزانوں میں اس قدر کمی بھی نہیں آتی جو سوئی کو سمندر سے تری حاصل ہوتی ہے، اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں میں انہیں شمار کر کے اس کی کابل جزا دیتا ہوں، جو بہتر بدلہ پاتا ہے وہ اللہ کی حمد کرے اور اس کے علاوہ (مزا) کو پاتا ہے تو اپنے نفس کو ملامت کرے راوی حدیث سعید کہتے ہیں جب شیخ ابو ادریس خولانی یہ حدیث پڑھاتے تو گھٹنوں کے بل جھک جاتے۔ (المسلم)

۲:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

انا عند ظن عبدی بی و اقا  
میں اپنے بندے کے ظن کے  
پاس ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے  
میں رکھتا ہے جب وہ مجھے پکارتا ہے  
معا اذا دعانی  
(البخاری)

تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

## حالت سجدہ میں دعا!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اقرب ما یكون العبد من  
ربه وهو ساجد فاکثروا  
الدعاء (المسلم)  
بندہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ  
کے قریب حالت سجدہ میں ہوتا ہے  
تو اس میں خوب مانگو۔

## رات کے آخری حصہ میں دعا!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا تیسرا پہر شروع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان پر تشریف فرما ہوتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے مانگنے والا، میں قبول کروں کوئی ہے سوال کرنے والا میں عطا کروں؟ کوئی ہے بخشش مانگنے والا اسے میں بخش دوں؟ (بخاری و مسلم)

## دعا کی عدم قبولیت میں تاخیر!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ تم جلد باری کرتے ہوئے یہ نہ کہو میں نے دعا کی مگر قبول ہی نہ ہوئی۔ (بخاری)

مسلم میں ہے فرمایا دعا قبول ہوئی بشرطیکہ انسان گناہ چھوڑے صلہ رحمی



کوے اور جلد بازی نہ کرے عرض کیا جلد بازی سے کیا مراد ہے فرما بندہ یہ کہے میں نے دعا کی قبول ہی نہیں ہوئی، محقق جائے اور دعا مانگنا چھوڑ دے

## حالت نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حالت نماز میں دعا کرتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھایا کرو ورنہ تمہاری آنکھیں اچک لی جاسکتی ہیں۔ (المسلم)

## کسی کیلئے بددعا نہ کرو!

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خلاف، اولاد کے خلاف، ملازمین کے خلاف، اموال کے خلاف دعا نہ کرو بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں ان میں جو دعا کرو قبول ہو جاتی ہے۔ (المسلم)

## کثرت درود و سلام!

۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من صلی علی واحدہ صلی اللہ

علیہ وسلم عشرة

اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل

فرماتا ہے۔

۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے میں نے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب تم موذن کی اذان سنو تو اس کے ساتھ ساتھ کلمات دہراؤ پھر حج پر درود سلام پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا پھر میرے لیے مقام وسیلہ مانگو وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کو ملے گا اور امیدوار ہوں وہ بندہ میں ہونگا۔

فمن سأل لی الوسيلة حلت  
 علیہ الشفاعة (المسلم)

حس نے بھی میرے لیے مقام  
 وسیلہ کی دعا کی اس کے لیے شفاعت

ہے۔

باب ۳

تجارت

کے

احکام

## محنت کا مقام!

۱:- حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما اکل احد طعاماً قط خيراً  
من ان يأكل من عمل يده  
سب سے بہتر وہ کھاتا ہے جو  
آدمی اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا  
(البخاری) ہے۔

۲:- حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لان يخطب احدكم  
حزمة على ظهره  
خير له من ان يسأل احدا  
فيعطيه او يمنعه  
لکڑیوں کا گٹھا پشت پر اٹھا کر  
بیچنا دوسرے سے مانگنے سے  
افضل ہے کہ وہ دے یا نہ دے  
(بخاری و مسلم)

## لایچ اور محبت مال کی مذمت!

۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں کی محبت کے لیے جوان ہوتا ہے،  
طویل عمر اور مال کی محبت۔ (البخاری)

۲:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حبیب خدا صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو  
وہ تیسری کی بھی خواہش کرتا ہے۔

دلائملاً جوف ابن آدم آدمی کے شکم کو مٹی ہی بھرتی ہے اور  
الا التراب ویتوب اللہ اللہ تعالیٰ معافی معانگنے والے پر کرم  
علی من تاب فرماتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

۳:- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے سرور کائنات  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ  
چاہتا ہے اس کی مثل اور ہو اور آدمی کا پیٹ قبر کے علاوہ کوئی نہیں  
بھر سکتا اور اللہ اس پر مہربانی کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔  
(البخاری)

۴:- حضرت عباس بن سہل سے مروی ہے میں نے حضرت عبد اللہ  
بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ میں منبر پر خطبہ میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ  
لوگوں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے اگر آدمی کے پاس  
سونے کی ایک وادی ہو تو وہ خواہش کرتا ہے دوسری مل جائے  
جب دو ہو جائیں تو وہ تیسری کی خواہش کرتا ہے آدمی کے پیٹ  
کو قبر کی مٹی ہی سیر کر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا  
جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

## رزقِ حلال کا مقام!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ان اللہ طیب لا یقبل الا  
طیباً  
اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ  
پاک کو ہی قبول کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو انہی چیزوں کا حکم دیا ہے جس کا اپنے  
رسولوں کو عطا فرمایا ہے۔

یا ایہا الرسول کلو من الطیب  
واعملوا صالحا لانی بما تعملون  
علیم  
اے رسولانِ اکرام پاکیزہ اشیاء  
کھاؤ اور اچھے عمل کرو میں تمہارے  
اعمال کو جاننے والا ہوں۔

دوسرے مقام پر فرمایا :-

یا ایہا الذین امنوا کلو من  
طیبات ما رزقنا کم  
اے اہل ایمان ہماری عطا کردہ  
اشیاء پاکیزہ کو کھاؤ

اس کے بعد ایک آدمی کا ذکر فرمایا وہ طویل سفر کرتا ہے غبر آلود ہے  
آسمان کی طرف لائق اٹھا کر کہتا اے میرے رب اے میرے رب حالانکہ  
اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام اور اس کا پہننا حرام، جب اس کی ہر شئی  
حرام سے ہے۔

فانی یستجاب لذالک  
تو اس کی دعا کیسے قبول  
ہوگی؟  
(المسلم)

۲:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔

یاتی علی الناس زمان لا  
 نیالی المرما اخذ من  
 الحلال ام من المحرام -  
 (البخاری)

لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے  
 گا جب وہ اس بات کی پرواہ  
 ہی نہیں کریں گے کہ آنے والا  
 مال حلال ہے یا حرام۔

## مشتبہ اشیاء سے پرہیز!

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے میں نے رسول کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا حلال و حرام واضح ہے ان کے درمیان کچھ مشتبہ  
 اشیاء ہیں جنہیں کثیر لوگ نہیں جانتے جو ان سے بچے گا اس نے اپنا دین اور عزت  
 بچائی، جو مشتبہات میں گر گیا وہ حرام میں پڑ گیا وہ اس پر وا ہے کی مانند ہے جو محفوظ  
 کھیت کے قریب بکریاں چراتا ہے تو وہ اس میں چر جاتی ہیں سنو

ان لكل ملك حمى الاوان  
 حمى الله محارمه الاوان  
 نى الجمد مضغة اذا صلت  
 صلح الجسد كله و اذا ندت  
 نند الجسد كله الا وهى القلب  
 ہر بادشاہ کی محفوظ پناہ گاہ ہوتی ہے اور  
 اللہ تعالیٰ کی محفوظ گاہ اس کے محرمات ہیں۔  
 سنو جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست  
 ہو تو تمام جسم درست اگر وہ فاسد ہو جائے  
 تو تمام جسم فاسد ہو جاتا ہے۔ سنو وہ دل  
 ہی ہے۔

## برائی کی علامت!

حضرت نو اس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے (نیکی اور بدی میں فرق کرتے ہوئے) فرمایا  
 البدر حسن الخلق والاشم  
 اچھا کردار نیکی ہے، وہ گناہ ہے

ما حال فی صدرہ و کورہت جس پر دل کھٹکے اور اس سے کسی  
 ان یطلع علیہ الناس (المسلم) دوسرے کا مطلع ہونا ناپسند ہو  
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں ایک گری ہوئی کھجور ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔

لولا انی اخاف ان تکون من

اگر مجھے اس کے صدقہ کی ہونے

کا خدشہ نہ ہو تو میں کھا لیتا۔

الصدقة لا کلتھا۔

(بخاری و مسلم)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے سیدنا ابو بکر رضی  
 اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو آپ کو خراج دیتا تھا اسے آپ استعمال فرماتے ایک  
 دن وہ لایا اور آپ نے کھایا اس نے کہا آپ کو علم ہے یہ کیا ہے؟ پوچھا یہ  
 کیا تھا اس نے بتایا میں جاہلیت میں نجومی تھا ایک آدمی سے دھوکا کے ذریعے  
 یہ مال حاصل کیا جو آپ نے کھایا ہے۔

حضرت ابو بکر نے حلق میں ہاتھ

داعل کر کے جو پیٹ میں تھا

تے کر دیا۔

فا دخل ابو بکر یدہ فقاء

کل شئی فی بطنہ

(البخاری)

## لین دین میں اچھا برتاؤ!

۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرماتا  
 ہے جو



سمعا اذا باع سمعا اذا اشتري نيچتے وقت نرمی کرتا ہے، جو خریدتے  
 سمعا اذا اقتضی (البخاری) وقت نرمی کرتا ہے اور جو قرص کی ادائیگی  
 کے وقت نرمی کرتا ہے۔

۲:- حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک  
 ایسے آدمی کو لایا جائے گا جسے اللہ نے مال عطا فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ اس  
 سے فرمائے گا تو نے دنیا میں کیا کیا؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ان کی کوئی  
 بات مخفی نہیں وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھے مال  
 عطا فرمایا میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا میں نے بڑتاؤ میں نرمی کا  
 رویہ اپنایا۔

فكنت ايسو على الموسى وانظر في خوشحال کو آسانی دیتا اور تگدگت  
 المعسر کو مہلت دیا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔

انا حق بذلك مند میں مخلوق کے ساتھ ایسا حسن سلوک  
 تجاوتوا من عبدی کرنے میں تجھ سے زیادہ حقدار

ہوں فرشتوں تم بھی میرے اس  
 بندے سے درگزر سے کام لو۔

حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا۔

هكذا سمعنا من في رسولی ہم نے یہی بات رسول اللہ صلی اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ علیہ وسلم کی مقدس زبان سے سنی

(المسلم) حقیقی۔

۳:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے بڑی سختی کے ساتھ آپ سے قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا صحابہ نے اسے سمجھانے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا رہتے دو صاحبِ حق کو بات کرنے کا حق ہے پھر فرمایا اسے اس کے اونٹ کی مثل اونٹ دے دو عرض کیا ہمارے پاس اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے۔ مثل نہیں فرمایا۔

اعطوه فان خیرکم احسنکم وہ ہی دے دو تم میں سے وہ  
قضاء (بخاری و مسلم) بہتر ہے جو قرض کی ادائیگی میں  
بہتر برتاؤ کرتا ہے

۴:- خادم رسول حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے اونٹ قرض پر لیا، آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو فرمایا اس آدمی کے اونٹ کی مثل واپس کر دو۔

یہ تے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایسے سے بہتر اونٹ ہے آپ نے فرمایا وہی دے دو۔

فان خیر الناس احسنہم کیونکہ سب سے بہتر لوگ وہ ہوتے  
قضاء (المسلم) ہیں جو ادائیگی قرض میں بہتر برتاؤ  
کرتے ہیں۔

## ملاوٹ کی سزا:

۱:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں۔

ومن عشنا فلیس منا جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے  
والمسلم نہیں۔

۲۔ انہی سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گندم کے ڈھیر کے پاس سے گزرے، اس میں آپ نے ہاتھ داخل فرمایا تو آپ کی انگلیاں تر ہو گئیں آپ نے فرمایا۔

ما هذا صاحب الطعام؟ اے گندم والے یہ کیا معاملہ ہے؟  
 عرض کیا یا رسول اللہ یہ بارش کی وجہ سے بھیک گئی تھی آپ نے فرمایا۔  
 افلا جعلته فوق الطعام حتى توداه الناس، من غشنا فليس منا۔ (المسلم)  
 تو نے اسے اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ خریداروں کو علم ہو جاتا، جس نے بھی ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

۳۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین سراسر خیر خواہی کا نام ہے عرض کیا یا رسول اللہ کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا۔

لله وكتابه ولسوله ولامته اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول،  
 المسلمین وعامتهم۔ (المسلم) ائمہ اور تمام امت مسلمہ کی خیر خواہی  
 کا نام ہے۔

۴۔ حضرت زیاد بن علاقہ کا بیان ہے میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا حمد و صلوة کے بعد، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا میں اسلام پر آپ سے بیعت چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیعت لیتے ہوئے فرمایا ہر مسلمان کی خیر خواہی کیا کرو میں نے اس پر آپ کی بیعت کی۔

ودب هذا المسجد انى لكم اس مسجد کے رب کی قسم میں تمہارا

لنا صح (البخاری و مسلم) خیر خواہ ہوں

۵۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت اقامتِ تمارا، ادائیگیِ زکوٰۃ۔

والنصح لكل مسلم  
اور ہر مسلمان کی خیر خواہی ہوگی  
(بخاری)

۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یومن احدکم حتی یحب  
تم میں سے کوئی اس وقت تک  
لا ینحیه ما یحب لنفسه۔  
مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ

اپنے بھائی کیلئے دوسرا پسند نہ کرے  
جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔  
(بخاری و مسلم)

## ذخیرہ اندوزی کی لعنت :

۱۔ حضرت معمر بن ابی معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من احتکر طعاماً فهو  
حس نے بھی کھانے کی اشیاء  
خاطی (المسلم)  
بیں ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ

گار ہے۔

۲۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کا معاہدہ کرنے والے جب تک

جلد نہ ہوں وہ معاہدہ رکھنے یا چھوڑنے میں مختار ہوتے ہیں، اگر  
دونوں نے سچ کہا اور اس چیز کے بارے میں صحیح صحیح بیان کر دیا

توان کی تجارت میں نفع ہوگا اور اگر انہوں نے کسی شے کو مخفی رکھا اور  
جھوٹ بول تو انہیں قائدہ تو ہوگا مگر برکت حاصل نہ ہوگی۔

الیمن الفاجرة منقحة  
للسلعة ممحقة للكسب  
(بخاری و مسلم)

جھوٹی قسم سے سودا تو باک جاتا  
ہے مگر کاروبار ختم ہو جاتا ہے

۳۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تین اشخاص پر روز قیامت اللہ تعالیٰ نگاہ کرم نہیں فرمائے گا اور نہ  
انہیں تزکیہ عطا فرمائے گا۔ اور ان کے لیے عذاب دردناک ہے  
آپ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی میں نے عرض کیا یہ تو نہایت خائب  
و فاسر ہو گئے اور یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا۔

المسل والمنان والمنفق سلعة  
بأخلف الكاذب  
(المسلم)

تکبر سے کپڑا لٹکا کے چلنے والا ،  
خیرات کر کے احسان جتلاتے والا  
اور جھوٹی قسمیں اٹھا اٹھا کر سودا  
بھیجنے والا۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا روز قیامت ان تین اشخاص پر اللہ تعالیٰ نظر کرم فرمائے گا  
اور نہ انہیں پاکیزگی عطا فرمائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا پہلا  
وہ شخص جس کے پاس جنگل میں فالتو پانی ہے مگر وہ مسافر کو نہیں دیتا  
دوسرا وہ شخص بوقت عصر اپنا سودا حلف اٹھا اٹھا کر بیچتا ہے اور  
وہ اس کے بیان کے خلاف ہوتا ہے تیسرا وہ شخص جو کسی امام کی  
دنیا کی خاطر بیعت کرتا ہے مگر وہ امام اسے اس کی خواہش کے مطابق

دیدے تو بیعت جاری رکھتا ہے اور اگر نہ دے تو وہ توڑ دیتا ہے۔  
(بخاری و مسلم)

۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

الحلف منفقة للسلعة مسحقة  
للنسب (بخاری و مسلم)

قسم سے سودا تو بیک جاتا ہے  
مگر کاروبار ختم ہو جاتا ہے۔

۶- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

ایاکم وکثرة الحلفت فی البیع  
فانہ ینفق ثم یمحق (المسلم)

خرید و فروخت میں قسم اٹھانے سے  
بچو کیونکہ اس سے سودا بکتا ہے

مگر پھر ٹھپ ہو جاتا ہے۔

## قرض لینے سے احتیاط:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی سے قرض لیتا ہے اور اس کی ادائیگی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ادائیگی کی صورت بنا دیتا ہے۔

ومن اخذ اموال الناس  
یرید قلا قہا اتلفہ اللہ  
(البخاری)

جس نے لوگوں سے قرض لیا  
اور انہیں ضائع کرنے کا ارادہ  
رہنا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے  
ضائع فرما دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس نے دوسرے  
 سے ہزار روپے بطور قرض مانگا اس نے کہا اس پر گواہ لا، کہنے لگا اللہ تعالیٰ  
 کافی گواہ ہے اس نے کہا کوئی ضامن لاؤ اس نے کہا اللہ کی ضمانت کافی ہے  
 کہنے لگا تیری بات درست ہے اس نے قرض مقرر مدت تک دیدیا  
 وہ قرض لے کر سمندر کی طرف گیا اور اپنی ضرورت پوری کی پھر وقت منقرہ  
 پر قرض کی ادائیگی کے لیے سواری کی تلاش کی جو نہ ملی تو اس نے لکڑی لی  
 اور اس میں کھرج کر سوراخ کیا اس میں ہزار روپے خط کے ساتھ رکھے اسے  
 چاندی سے بند کیا پھر سمندر کے پاس آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا  
 اے اللہ تو جانتا ہے میں نے فلاں سے ہزار دینار بیا تھا اس نے مجھ سے کفیل  
 مانگا میں نے کہا میرا کفیل اللہ ہے اور وہ امتی ہو گیا، اس نے مجھے گواہ کے  
 بارے میں کہا تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی کوہی کافی ہے تو وہ راضی ہو گیا میں  
 نے سواری کے لیے کوشش کی مگر نہ مل سکی اب میں یہ امانت تیرے حوالے  
 کرتا ہوں، اس کے بعد سمندر میں پھینک دیا اور واپس ہو گیا، ادھر وہ قرض  
 دینے والا سمندر کی طرف نکلا شاید کشتی پر میرا مقروض آیا ہو، اس نے سمندر  
 میں ایک لکڑی کو آتے ہوئے دیکھا اسے بطور ایندھن گھر لے آیا جب اسے  
 توڑا تو اس میں۔

وجد المال والصحيفة مال بھی بقا ورنط بھئی۔

جس پر لکھا ہوا تھا میں نے کشتی بہت تباہی کا سبب بنا کر نہ مل سکی اب تمہارا

قرض لکڑی کے ذریعے بھیج رہا ہوں، پڑھ کر کہ اللہ تعالیٰ نے وہ قرض بحفاظت

واپس فرما دیا ہے (بخاری)

حضرت ابو بربیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسی میت کو لایا جاتا جس پر قرض ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے اگر مال ہوتا تو آپ نماز پڑھانے ورنہ فرماتے تم اپنے ساتھی کی نماز ادا کرو جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کا سلسلہ جاری فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا تعلق اہل ایمان سے ان کی اپنی ذاتوں سے بھی زیادہ ہے۔

فمن توفی وعلیہ دین فاعلی جو مقروض فوت ہوا (اور وراثت نہ تھی) تو قضاؤہ و من ترک ما لا فہو لورتنہ (المسلم) اس کا قرضہ میں ادا کروں گا اور جو مال چھوڑ گیا وہ اس کے ورثا کا ہوگا۔

حافظ منذری لکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا کہ مقروض پر جنازہ نہ پڑھتے مگر اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

## مقروض اور پریشانی کے لیے وظیفہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے۔

لا الہ الا اللہ الحلیم العظیم اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و عظیم ہے اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم۔

عظیم کا مالک ہے اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں، زمین اور مبارک عرش کا مالک ہے



## جھوٹی قسم کا گناہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر اپنے حق کے دوسرے مسلمان کے مال کو حاصل کرنے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائی۔

للقى اللہ وهو عليه غضبان

وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں

ملے گا کہ اس پر اللہ ناراض ہوگا۔

پھر حضور نے یہ آیت مبارکہ پڑھی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قليلاً الایۃ۔

دوسری روایت میں ہے حضرت اشعث بن قیس الکندی حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئے اور پوچھا آج آپ نے کیا بیان کیا ہے؟ ہم نے مذکورہ بات کا ذکر کیا تو کہنے لگے انہوں نے سچ کہا اور بتایا میرے اور دوسرے آدمی درمیان کنویں کے بارے میں جھگڑا تھا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا گواہ لاؤ یا قسم میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کسی پر وہ کیے بغیر قسم اٹھائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کا مال حاصل کرنے کے لئے جھوٹی قسم اٹھائے گا وہ اللہ کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوگا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا تو اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمناً قليلاً۔ (بخاری و مسلم)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے ہے ایک آدمی حاضر موت سے اور دوسرا کندہ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

حضرت نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میرے والد کی زمین پر لہسنہ کر رکھا ہے  
 کنڈی نے کہا، وہ زمین میں نے کاشت کر رکھی ہے اور اس میں کسی کا کوئی حق  
 نہیں آپ نے حضرت سے فرمایا کیا تمہارے گواہ ہیں عرض کیا نہیں فرمایا پھر کنڈی  
 کے لیے قسم ہے عرض کیا یا رسول اللہ فاجر آدمی قسم اٹھانے میں کوئی پرواہ  
 نہیں کرتا اور وہ کسی شی میں تقویٰ اختیار نہیں کرتا آپ نے فرمایا تم اس سے  
 قسم ہی لے سکتے ہو پھر اس شخص نے قسم اٹھائی جب یہ فیصلہ ہو گیا تو آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لئن حلفت علی مالہ لیا کلمہ  
 ظلماً لیلقین اللہ وهو عنہ  
 معروض (المسلم)

جس نے کسی کا مال جھوٹی قسم  
 اٹھا کر رکھا یا وہ اللہ تعالیٰ کی  
 بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ  
 اس پر نظر کرم نہیں فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ایک اعرابی نے آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے  
 فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا عرض کیا گیا اس کے بعد کون سنا  
 ہے؟ فرمایا جھوٹی قسم اٹھانا، میں نے عرض کیا جھوٹی قسم کی تفصیل کیا ہے؟  
 فرمایا جس کے ذریعے انسان دوسرے کا مال کھاتا ہے۔ (البخاری)

حافظ منذری کہتے ہیں ایسی قسم کو غموس کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ  
 سے انسان گناہ میں ڈوب جاتا ہے اور آخرت میں جہنم میں ڈوب جاتا  
 ہے۔

حضرت ایاس بن ثعلبہ عارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی کسی مسلمان کا مال جھوٹی

قسم کے ذریعے سے حاصل کر لیا۔

ادجب اللہ له النار و حوم  
 علیہ الجنة  
 اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ  
 لازم اور جنت اس پر حرام فرمادیتا ہے  
 صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ مال تھوڑا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔

وان کان قضیاً من اراہ  
 (المسلم)  
 اگرچہ وہ سپوں کی چھڑی کیوں  
 نہ ہو۔

## سو دپرگناہ

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے فرمایا سات مہلک اشیاء سے بچو عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کونسی  
 ہیں؟ فرمایا، اللہ کا شریک بنانا، جادو کرنا محترم نفس کو ظلماً قتل کرنا، سو د  
 کھانا، یتیم کا مال کھانا، حالت جنگ میں بھاگ جانا، پاکیزہ مومن خواتین پر  
 تہمت لگانا۔  
 (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب دیکھا مجھے دو آدمی ایک مقدس  
 جگہ کی طرف لے گئے وہاں ایک خون کی نہر میں آدمی کھڑا تھا اس نہر  
 کے کنارے بھی آدمی ہے جس کے پاس پتھر ہے، نہر والا آدمی جب  
 باہر نکلنے کے لیے کنارے کے قریب آتا ہے تو باہر والا آدمی اسے  
 پتھر مارتا ہے جس سے وہ پھر نہر میں غوطہ کھاتے ہوئے واپس ہو جاتا  
 ہے بار بار ایسا ہوا میں نے پوچھا یہ نہر والا شخص کون ہے۔ تو انہوں

نے زمین کیا یہ سود کھانے والا ہے۔

## رسول اللہ نے لعنت فرمائی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اکل الربا و موكله  
سود لینے اور دینے والے پر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
لعنت فرمائی۔  
(المسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سود لینے والا، دینے والا، سود کا معاہدہ لکھنے والا، اس پر گواہ بننے والوں پر اور فرمایا یہ سمجھی (گناہ میں) برابر ہوتے ہیں۔  
(المسلم)

حضرت عون بن ابی حمیفہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھوکہ دہی کے لیے بال ملانے والی خواتین ————— سود لینے اور دینے والے پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زنا کاری کے پیشہ سے منع فرمایا ہے اور آپ نے تصویر بنانے والوں پر بھی لعنت فرمائی ہے (بخاری)

## زمین پر قبضہ کرنا:

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من طلعت قید شبر من الارض  
طوقه من سبع ارضین -  
جس نے کسی کی ایک بالشت  
زمین پر تلمی قبضہ کر لیا اللہ تعالیٰ اسے  
زمینیں اس کے گلے میں بطور  
طوق ڈالے گا۔  
(بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی ایک بالشت زمین پر ناحق قبضہ کر لیا۔  
خفت بہ یوم القيامة الی سبع  
اسے اللہ تعالیٰ سات زمینوں  
ارضین (بخاری) تک دھندا دے گا۔

## فخر و تکبر کے لیے بلند محل بنانا:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی آیا جس کے  
کپڑے نہایت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے ان پر کسی قسم کا گرو وغبار  
نہ تھا نہ ہی ہم میں سے اسے کوئی پہچانتا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں اس طرح بیٹھ گیا کہ اس کے دونوں گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے  
ساتھ تھے، اس نے دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ کر  
عزم کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا یہ ماننا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اس کے رسول ہیں،  
نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کا روزہ رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا بشرطیکہ  
طاقت ہو وہ کہنے لگا آپ نے سچ فرمایا ہم متعجب ہوئے پوچھ رہا ہے مگر تصدیق  
کرتا ہے عزم کیا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے فرمایا اللہ پر، ملائکہ

پر، کتب، رسل، یومِ آخرت، تقدیر الہی کے خیر و شر پر ایمان لانا سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور عرض کیا احسان کے بارے میں مجھے آگاہ فرمائیے آپ نے فرمایا اس طرح عبادت کرو کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھ سکتے تو یہ تصور کرو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے کہتے لگا مجھے قیامت کے بارے آگاہ فرمائیے آپ نے فرمایا اس کے بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا عرض کیا اس کی نشانی بیان فرما دیجئے فرمایا لونڈی اپنے مالک کو جنے گی پاؤں اور حسیم کے تنگے اور بکریوں کے چرواہوں کو بڑے بڑے محلات والے پاؤں گے پھر وہ سائل چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا عمر جانتے ہو یہ کون تھے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ حیرلی تھے جو تمہیں دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔ (بخاری و مسلم)

## مزدور کو اجرت نہ دینا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کا مقدمہ روز قیامت میں خود لڑوں گا۔

(۱) جس نے مجھے ضامن بنایا اور پھر دھوکہ کیا۔

(۲) جس نے کسی انسان کو بیچ کر رقم حاصل کی۔

(۳) جس نے مزدور سے کام لیا مگر مزدوری پوری نہ دی۔

## ملازم اور حقوق کی ادائیگی:

۱:- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس ملازم نے اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے

رب کی عبادت بھی خوب کی اس کے لیے دوہرا اجر ہے (بخاری و مسلم)  
 ۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے دوہرا اجر ہے ایک وہ اہل کتاب  
 جس نے اپنے نبی کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایمان  
 لایا دوسرا وہ شخص جس نے اپنے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کے حقوق ادا  
 کیے تیسرا وہ شخص جس نے لونڈی کی خوب تربیت و تعلیم دی پھر اسے  
 آزاد کر کے نکاح کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا اچھے مملوک کے لیے دوہرا اجر ہے قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں  
 ابو ہریرہ کی جان ہے۔

لولا الجهاد فی سبیل اللہ و  
 الجحیم وبراہمی لانجبت ان  
 اموت وانا مملول (بخاری و مسلم)  
 اگر راہ خدا میں جہاد، حج اور والدہ  
 کی خدمت نہ ہوتی تو میں غلامی کی موت  
 مرنے کو پسند کرتا۔

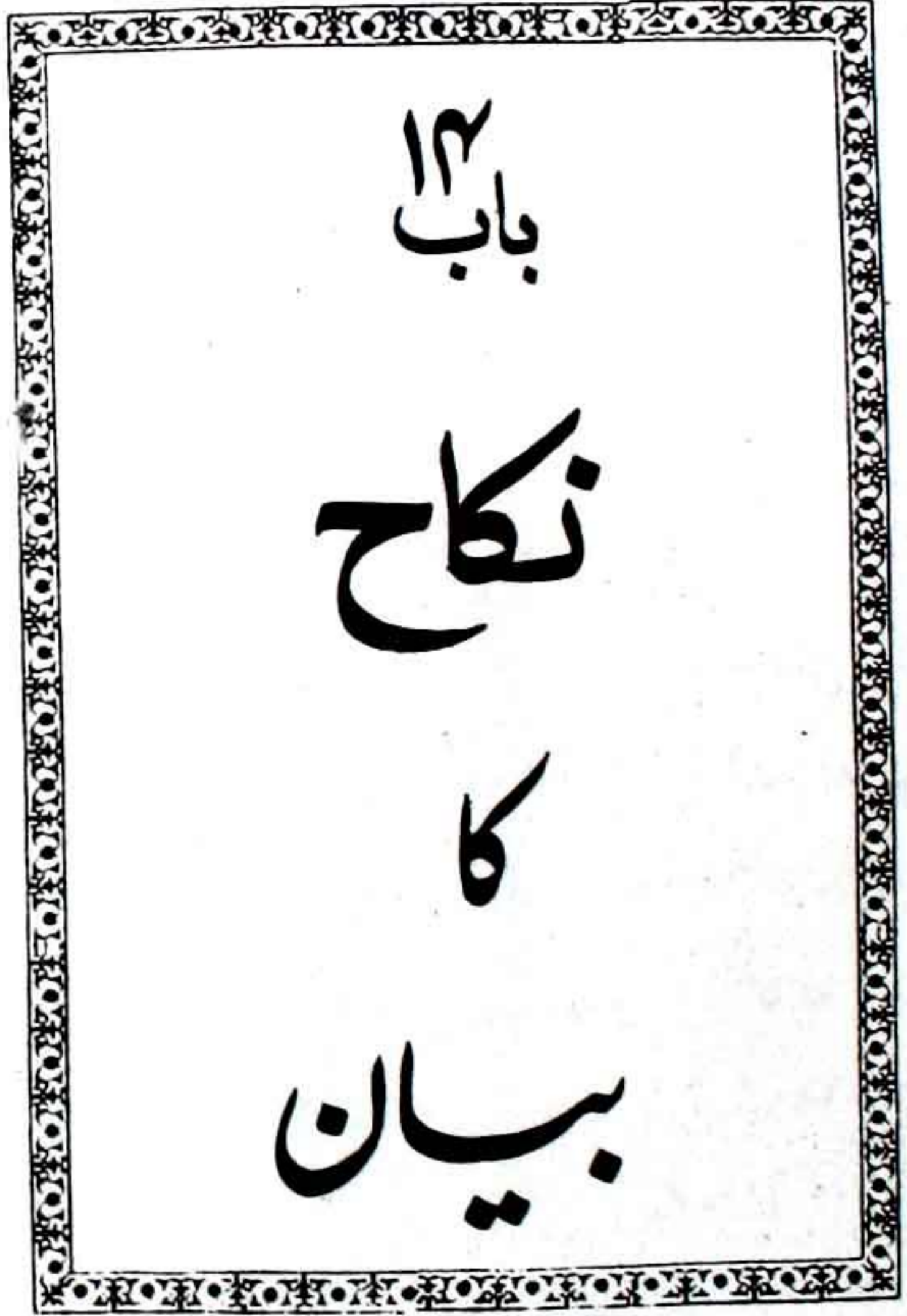
## انسان کو آزادی دلانا

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو آزاد کر دیا

استغفر اللہ بکل عضو منہ  
 عتوا منہ من التاد  
 اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے  
 عوض آزاد کرتے والے کے ہر عضو

کو آگ سے آزادی عطا فرمائے گا۔

۲۔ حضرت سعید بن مرجم کہتے ہیں میں نے یہ فرمان مبارک حضرت علی بن  
 حسین رضی اللہ عنہما کو سنایا تو انہوں نے وہ غلام آزاد کر دیا جو حضرت عبداللہ  
 بن جعفر رضی اللہ عنہ سے دس ہزار درہم کا خریدا تھا۔



باب

نکاح

کا

بیان



## نگاہوں کا جھکانا

۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، آدمی پر یہ زنا کے طور پر لکھا جاتا ہے آنکھوں کا زنا دیکھنا، کانوں کا زنا سُننا، زبان کا زنا اہن کے بارے میں گفتگو کرنا، ہاتھوں کا زنا پکڑنا، پاؤں کا زنا چل کر جانا اور دل کا اس طرف مائل و راغب ہونا۔

دوسری روایت میں ہے منہ کا زنا بوسہ لینا ہے۔

۱۲- حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا۔

اصوت بصر  
اپنی نظر فی الفور پھیرنی جائے۔

(المسلم)

## غیر حرم خواتین سے اختلاط

حضرت عقیب بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، خواتین سے اختلاط سے بچا کرو ایک انصاری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے۔ فرمایا۔

الحکم الموت : دیور موت ہے یعنی یہاں زیادہ  
(بخاری و مسلم) خدشہ ہے۔

۲ :- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی غیر محرم خاتون کے ساتھ علیحدگی میں نہ بیٹھے۔  
(بخاری و مسلم)

## نکاح کا حکم :

۱۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے نوجوانوں تم میں جو طاقت رکھتا ہے نکاح کرے کیونکہ نکاح نظر کی حفاظت اور فرج کو پاکیزہ رکھتا ہے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو روزہ رکھ لے کیونکہ یہ شہوت روکنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲ :- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہے کچھ لوگ ازواج مطہرات کی خدمت میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں پوچھا بتایا گیا تو وہ اسے قلیل سمجھتے ہوئے کہتے لگے۔

این نحن من النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم قد غفرلہ ما تقدم  
من ذنبہ ما تاخر  
ہم کہاں اور کہاں اللہ کے رسول؛  
ان کے تو اگلے اور پچھلے تمام معاملات  
پر مغفرت کی ضمانت ہے۔

ان میں سے ایک نے کہا میں ساری رات عبادت کروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھوں گا تیسرے نے کہا میں کبھی شادی نہیں کروں گا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے فرمایا تم یہ یہ کہہ رہے ہو سنو!

والله اتى لا خشاكم الله و  
 اتقاكم سرله لكتى اصوم و  
 افطر و اصى دارقد و اتزوج  
 النسله فمن رغب عن سنتى  
 فليس منى (بخارى و مسلم)

خدا کی قسم میں اللہ سے تم سب سے  
 زیادہ خوف رکھنے وال ہوں  
 میں اللہ سے تم سب سے زیادہ  
 تقویٰ رکھنے والا ہوں مگر میں روزہ  
 بھی رکھتا ہوں زکاح بھی ایسے ہیں  
 جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا  
 وہ میرا نہیں۔

۳:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا عورت کی ساقہ نکاح کے لیے چار چیزوں کا خیال کیا جاتا ہے۔ خاندان، مال  
 جمال اور دین، تم دین کا خیال زیادہ رکھو (بخاری و مسلم)

## خاوند و بیوی کے حقوق:

۱- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے ہر کوئی (اپنے  
 دائرہ کار) میں نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال  
 ہوگا حاکم نگران ہے اس سے رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا ہر آدمی  
 اپنے اہل و عیال کا ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا،  
 عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کے دائرہ کار کے  
 بارے میں پوچھ ہوگی، ملازم اپنے مالک کے مال کا ذمہ دار ہے الغرض  
 ہر کسی سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھ ہوگی (بخاری و مسلم)

۲:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا خواتین کو اچھے انداز سے نصیحت کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہے۔  
 اگر تم اسے سیدھا کرنا شروع کر دو گے تو ٹوٹ جائے گی اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم بہتر انداز سے تربیت کرتے رہو۔  
 (بخاری و مسلم)

۳۔ ایک اور روایت میں ہے فرمایا عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے اسے تم سیدھا نہیں کر سکتے اگر تم بہتر معاشرت چاہتے ہو تو اسی حال میں استفادہ کرو، اگر تم نے اسے سیدھا کرنا شروع کر دیا تو توڑ ڈالو گے اور توڑنا طلاق ہے۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ، رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت کو دشمن نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت سے ناخوش ہے تو اس کی دوسری خصلت سے خوش ہو جائے۔

۵۔ انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاوند کی موجودگی میں کوئی خاتون اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دے۔

۶۔ انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب خاوند بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اس پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

## بیویوں کے درمیان انصاف

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عدل کرتے والے اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں اور یہ لوگ اپنے فیصلوں، اہل اور امراء مقرر کرنے میں عدل سے کام لیتے ہوں گے۔

## اہل و عیال کی خدمت پر اجر:

۱:- حضرت ابوہریرہ، رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ایک دینار راہِ خدا میں دوسرا دینار غلام کی آزادی میں، تیسرا مسکین پر اور چوتھا اہل پر خرچ کرتے ہو۔

اعظمها اجر الذي انفقته

ان میں سب سے زیادہ اجر

اس دینار پر ہے جو تم نے

اہل و عیال پر خرچ کیا۔

(المسلم)

۲:- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

سب سے افضل وہ رقم ہے۔

ينفقته الرجل دينارين فقه

جو آدمی اپنے اہل و بچوں پر خرچ

کرتا ہے۔

علی عیالہ۔

اور وہ رقم جو جہادی گھوڑے پر اور اپنے ساتھیوں پر جہاد میں خرچ کی

جاتی ہے حضرت ابو قتادہ یہ حدیث بیان کر کے کہا کرتے اپنے چھوٹے بچوں

پر خرچ کرنے والے کو سب سے زیادہ اجر ملتا ہے۔ (المسلم)

۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جو بھی تم رضائے الہی کی خاطر خرچ کرو گے اس

حتی ما تجعل فی امرأتک حتی کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے لیے حاصل کرتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

۴۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی رضائے الہی کی خاطر اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

## بیٹیوں کی خدمت پر اجر:

۱۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے میرے پاس ایک خاتون آئی اس کے ساتھ دو بیٹیاں تھیں، اس نے سوال کیا، میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ تھا میں نے اسے وہی دیدی، اس نے خود نہ کھائی بلکہ دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی۔ پھر چلی گئی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے واقعہ عرض کیا تو فرمایا۔

من ابتلی من هذه البنات بشئ فاحسن اليهن كن له سترًا من النار

جبکہ ہاں بچیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ بچیاں اسکے لئے دوزخ کے درمیان

(بخاری و مسلم) پر وہ بن جائیں گی۔

۲۔ آپ ہی سے مروی روایت ہے کہ ایک حاجت مند خاتون اپنی دو بیٹیوں سمیت میرے پاس آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے

ایک ایک دونوں بیٹیوں کو دی اور ایک کو اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالتے لگی تو بچیوں نے مطالبہ کر دیا تو اس نے اس کھجور کے دو حصے کر کے انہیں دیدی، اس واقعہ نے مجھ پر اثر کیا میں نے یہ واقعہ اللہ کے رسول صلی اللہ علی وسلم کو سنایا تو فرمایا۔

ان الله قد اوجب لها بها  
الجنة (المسلم)  
اللہ تعالیٰ اس کے عوض  
اسے جنت عطا فرمائے گا۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من عال جاريتين حتى  
يبلغا جاء يوم القيامة انا  
وهو وضم اصابعه  
(المسلم)  
جس نے دو بچیوں کی پرورش  
کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ  
قیامت میرے ساتھ اس طرح  
ہوگا جس طرح یہ دو انگلیاں ہیں

## اچھے نام رکھنا:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

احب الاسماء الى الله عبد الله  
وعبد الرحمن (المسلم)  
اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب نام  
عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔

۲۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ چار کلمات سب سے محبوب ہیں، سبحان اللہ  
الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر ان میں سے جس سے بھی ابتداء کر لو درست

ہے، اپنے بچوں کا نام یسار، ربارح، نجیح اور افلیح نہ رکھو تم کہو گے افلیح  
(کامیاب) ہے وہاں جواب ہو گا نہیں ہے۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا سب سے اللہ کے ہاں بدتر نام ملک الاطلاق ہے اور ساتھ  
فرمایا اللہ کے سوا کوئی مالک حقیقی نہیں امام سفیان کہتے ہیں شاہنشاہ نام کا  
بھی یہی حکم ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے ابو عمر سے اخنوع  
کا معنی پوچھا تو فرمایا سب سے رذیل (بخاری و مسلم)

۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کے نام کو جمیلہ سے تبدیل فرما دیا۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے زینب بنت ابی  
سلمہ کا نام برہ تھا انہیں کہا جاتا تم اپنے آپ کو اچھا سمجھتی ہو تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

(بخاری و مسلم)

۶۔ حضرت محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں میں نے اپنی بیٹی کا نام  
برہ رکھا تو حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے مجھے بتایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو اعلیٰ نہ سمجھو اللہ تعالیٰ نیکیوں  
کو جانتا ہے تو عرض کیا ہم کیا نام رکھیں فرمایا اس کا نام زینب رکھ دو۔  
(مسلم)

## نسب کو چھپانا:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ



علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوجود جاننے کے اپنے والد کو چھوڑ کر کسی غیر کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے اس نے کفر کیا جو ایسی بات کا دعویٰ کرتا ہے جو اس میں نہیں وہ ہمارا نہیں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا رہا ہے، جس نے کسی کو کا فر بنایا اللہ کا دشمن کہا حالانکہ اس میں ایسی کوئی چیز نہ تھی تو وہ حکم اس کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔

۲۔ حضرت یزید بن شریک بن طارق سے مروی ہے میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کچھ نہیں اور وہ یہی کچھ ہے جو اس صحیفہ میں ہے اسے آپ نے کھولا تو اس میں اونٹوں کے دانت اور کچھ آلات تھے۔ اور اس میں یہ تحریر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سر زمین مدینہ غیر سے لے کر ثور تک حرم ہے جس نے اس میں اسلام کے خلاف عمل ایجاد کیا یا کسی ایسے بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا، مسلمانوں کا عہد ایک ہے اس کیلئے ادنیٰ بھی کوشش کرے جس نے کسی مسلمان کو حقیر جانا اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے فرض و نفل قبول نہیں کریں گے جس نے اپنی غیر والد کی طرف نسبت کی اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہو، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا۔

## اولاد کے فوت ہونے پر اجر:

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں۔

ادخله الله الجنة بفضل  
رحمته اياهم  
اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت  
کے سبب اس کو جنت میں داخل  
فرمائے گا۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اسے صرف قسم پوری کرنے کے لیے  
اگ مس کرے گی۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصاری خواتین سے فرمایا  
جس کے تین بچے فوت ہو گئے اور اس نے صبر و شکر سے کام لیا تو اسے جنت میں  
داخل کیا جائے گا۔ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کے دو فوت ہو جائیں  
فرمایا دو پر بھی یہی اجر ہے۔ ایک اور روایت میں ہے ایک خاتون بچہ لے کر حاضر  
ہوئی اور عرض کیا یا نبی اللہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں میرے تین بچے  
فوت ہو چکے ہیں۔ فرمایا کیا ایسا ہی ہوا ہے۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم۔ فرمایا تو نے تو دوزخ سے بچنے کے لیے سخت دیوار بنالی ہے۔

حضرت ابو حسان کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا

میرے دو بیٹے فوت ہو گئے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں حدیث بیان کرو تاکہ ہمارے دلوں کو سکون میسر آئے فرمایا ہاں وہ تو جنت میں پرندوں کی طرح ہوں گے۔ وہ اپنے والدین کو ملیں گے اور ان کو کپڑوں سے پکڑیں گے اور وہ انہیں جنت میں لے جائیں گے۔ (المسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک خاتون رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے صرف مرد ہی استفادہ کرتے ہیں آپ ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرمائیں تاکہ ہم بھی اللہ کی تعلیمات آپ سے حاصل کر سکیں۔ فرمایا فلاں دن فلاں جگہ مقرر ہے۔ خواتین وہاں جمع ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف فرما ہو کر انہیں تعلیم دی پھر فرمایا تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو گئے وہ اس کے لیے دوزخ سے دیوار بن جائیں گے۔ ایک خاتون نے عرض کیا اگر دو فوت ہوئے ہوں؟ فرمایا دو پر بھی یہی اجر ہے۔ (بخاری و مسلم)

### خاوند و بیوی کا راز مخفی رکھنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت وہ شخص شری ترین ہوگا جو بیوی کے یا خاوند کے راز ظاہر کرے گا۔

باب ۱۵

لباس اور زینت

کا

بیان

## لباسِ تکبر

حضرت ابو ہریرہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا  
ٹخنوں سے نیچے ہوتا ہے وہ آگ کا سبب ہے۔ (البخاری)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا روز قیامت تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا نہ ان پر  
نظرِ رحمت کرے گا اور نہ ان کو پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب  
ہوگا۔ تین دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ خاسر و خائب ہو گئے  
عرض کیا کون فرمایا کپڑا لٹکا کر چلنے والا، احسان جتلانے والا، جھوٹی قسم کھا کر  
مال بیچنے والا۔ (المسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
لا ينظر الله يوم القيامة الى من اللہ تعالیٰ اس پر نظر کرم نہیں فرمائے گا  
جو ثوبہ خیلا۔ (بخاری و مسلم) جو تکبر سے کپڑا لٹکا کر چلا۔

تم ان میں سے نہیں

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا لٹکا کر

چلا روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے تہہ بند اکثر نیچے گرا رہتا ہے البتہ اگر سنبھال لوں تو پھر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **انک لست ممن یفعلہ خیلا** تم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر (بخاری و مسلم) ایسا کرتے ہیں۔

مسلم کے الفاظ میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان اپنے دونوں کانوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا جو تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکا کر چلا روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

### باریک کپڑا پہننا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو قسم کے لوگوں کی طرح میں نے کوئی دوزخی نہیں دیکھا، وہ لوگ جن کے پاس گائے کے دُم کی طرح چھانٹا ہو اور وہ اس سے لوگوں کو مارے اور وہ خواتین جو لباس پہن کر بھی سنگی ہوں، فخر و ناز کے ساتھ چلیں اور ان کے بال بختی اونٹوں کی طرح ہوں وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی مسافت تک جاتی ہے۔ (المسلم)

### مردوں پر ریشمی لباس کی حرمت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ریشمی لباس نہ پہنوں جس نے دُنیا میں اسے پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔  
(بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

انما یلبس الحریر من لاخلق له ریشمی لباس وہی پہنے گا جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ریشمی قبا بطور ہدیہ پیش کی گئی۔ آپ نے بہن کر نماز ادا فرمائی۔ جب فارغ ہوئے تو نہایت ہی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اتارا اور فرمایا:

لا ینبغی هذا للمتّقین یہ صاحب تقویٰ کے لیے پسند نہیں  
(بخاری و مسلم)

## چاندی سونے کے برتن

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا اور اسی طرح ریشم، دیباچ پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دکھی تو اسے اتار بھینکا اور فرمایا کیا تم آگ کے انگارہ کا ارادہ رکھتے ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لے جانے

کے بعد صحابہ نے اسے کہا :

خذ خاتمك انتفع به  
اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے کوئی نفع  
حاصل کر لو۔

وہ کہنے لگے :

لا والله لا اخذه وتد طرحه  
میں اللہ کی قسم وہ انگوٹھی ہرگز نہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لے جاؤں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ  
(المسلم) علیہ وسلم نے پھینک دیا ہے۔

حضرت خلیفہ بن کعب کہتے ہیں میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں یہ  
فرماتے ہوئے سنا اپنی خواتین کو ریشمی لباس نہ پہناؤ کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ریشم نہ پہنو کیونکہ جس نے  
اسے پہنا وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبدالرحمن بن غنم بیان کرتے ہیں مجھے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا  
میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو شراب و ریشم کو حلال کر لیں  
گے۔ ان میں سے کچھ لوگ روز قیامت تک بندرا اور خنزیر بنا دیئے جائیں  
گے۔ (بخاری)

## عورت کا مرد اور مرد کا عورت بننا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی



علیہ وسلم نے فرمایا ان مردوں پر لعنت جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان خواتین پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں (بخاری)  
 نوٹ: یعنی لباس، گفتگو اور حرکات و سکنات میں مرد کو مرد اور عورت کو عورت ہی رہنا چاہیے، مرد، خواتین والا لباس اور خواتین، مرد والا لباس نہ پہنے۔

## لباس اور تواضع

بطور تواضع اعلیٰ لباس نہ پہنا جائے، اس میں اثرات الخلق صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی اقتدا کی جائے۔

۱۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے، میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا تو وہ ایک پونڈ زدہ چادر لائیں جیسے ”سلبہ“ کہا جاتا تھا اور ایک تہہ بند لائیں جو کھردرا اور مین کا بنا ہوا تھا انہوں نے اللہ کی قسم اٹھا کر فرمایا۔

قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 علیہ وسلم فی ہذین الثیبن ان دو کپڑوں میں وصال ہوا۔  
 (بخاری و مسلم)

۲۔ انہی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو علیہ مرط مرحل من شعر اسود (المسلم) آپ نے کالی اون کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

۳۔ انہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ کے بارے میں مروی ہے کان و ساد رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم الذی  
یتکئی علیہ من آدم حشوة  
کا تکیہ چمڑے کا تھا اور اس  
میں کھجور کی چھال تھی۔

لیف المسلم

۴۔ اتہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک کے بارے میں ہے

انما کان فراش رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الذی ینام علیہ ادما

حشوة لیف المسلم

۵۔ امام محمد بن سیرین کہتے ہیں ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے اس وقت کتان کے دو

کپڑے پہن رکھے تھے۔

مجھے یاد ہے منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حجرہ عائشہ کے درمیان

میں بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا، دیکھنے والا میری گردن

پر یہ محسوس کرتے ہوئے پاؤں رکھتا ہے کہ یہ دیوانہ ہے حالانکہ میں بھوکا

ہوتا تھا۔ (البخاری)

۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے ستر ایسے اصحاب

صفہ دیکھیں ہیں جن کے پاس سوائے ایک چادر کے کچھ نہ تھا

اسے وہ اپنی گردن میں باندھتے بعض کے نصف پنڈلیوں تک

اور بعض کے ٹخنوں تک وہ پہنچتی

فیجمعہ بیدہ کراہة اور اسے ہاتھ سے اکٹھا ایسے رکھتے

ان تری عورتہ (البخاری) کہیں شرمگاہ تنگی نہ ہو جائے۔

## سفید بالوں کا اکھاڑنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کا سر اور داڑھی سے سفید بالوں کا اکھاڑنا پسند نہ فرماتے تھے۔ (مسلم)

## خواتین کا بال ملانا

۱- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ہے ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی کو چوٹ لگی ہے وہاں سے اس کے بال ختم ہو گئے ہیں، میں نے اس کی شادی کرنی ہے کیا وہاں بال لگوا سکتی ہوں؟ فرمایا کسی دوسری عورت کے بال ملانے والی پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال ملانے والی، ایسا عمل کرنے والی سوئی سے چہرے یا ہاتھ پر نقش بنوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے اللہ تعالیٰ چہرے یا ہاتھ پر نقش بنوانے والی خاتون پر اور ایسا عمل اختیار کرنے والی، چہرے سے بال اکھاڑنے والی اور ایسا عمل کرنے والی اور اپنے دانتوں کو چھوٹا کرنے والی پر لعنت فرماتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے تخلیق الہی کو تبدیل کیا ایک خاتون نے ان سے عرض کیا یہ بات کتاب اللہ میں کہیں نہیں تو فرمانے لگے کیا تم نے یہ فرمان الہی نہیں پڑھا

وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا  
رسولاً جو تمہیں دے وہ لے لو اور جس  
سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔

(بخاری و مسلم)

۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک انصاری خاتون کا  
نکاح ہوا، بیمار ہونے کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے انہوں نے  
دوسری خاتون کے بال لگوانے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے  
عرض کیا تو آپ نے فرمایا کسی دوسری خاتون کے بال ملانے والی  
اور ایسا کاروبار کرنے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(بخاری و مسلم)

۵۔ حضرت عمید بن عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے موسم حج  
میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو نبیر پر ہاتھ میں بالوں کا گچھپائیے  
ہوئے یہ فرماتے ہوئے سنا اے اہل مدینہ کہاں ہیں تمہارے علماء،  
میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ آپ نے اس  
سے منع فرمایا اور فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی خواتین  
نے یہ عمل اختیار کیا (بخاری و مسلم)

باب ۱۶

کھانے

کا

بیان

## سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال

۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاندی کے برتن میں پیا اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ بھری جائے گی مسلم کی روایت میں پینے کے ساتھ ساتھ کھانے کا بھی ذکر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، حریر و دیبا راج نہ پہنو، نہ چاندی سونے کے برتنوں میں کھاؤ پیو یہ کفار کے لیے دنیا میں ہیں تمہارے لئے آخرت میں ہیں (بخاری و مسلم)

## بائیں ہاتھ سے نہ کھانا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اور نہ پیو کیونکہ شیطان اس سے کھاتا پینا ہے حضرت نافع کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے نہ اس سے کسی شئی کو لیا اور نہ دو (المسلم)

## برتن میں سانس نہ لینا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

نہی عن التنفس فی  
الافاء (بخاری و مسلم) منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ برتن کا منہ توڑ کر اس سے پیاجائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے مشکیزے سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا، راوی کہتے ہیں ایک آدمی نے ایسے کیا تو مشکیزے سے سانپ نکل آیا۔  
(المستدرک)

## سرکہ کا استعمال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروالوں سے سالن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض کیا سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں آپ نے اسے استعمال کیا اور تین دفعہ فرمایا

نعم الادام الخل بہترین سالن سرکہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جیب سے میں نے آپ صلی اللہ

علیہ وسلم سے یہ سنا اس دن سے سرکہ سے محبت کرتا ہوں، طلحہ بن نافع

کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے جب سے سنا ہے سرکہ سے میں  
محبت کرتا ہوں۔ (المسلم)

## اجتماعی طور پر کھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔

طعام الاثنین کافی      دو کا کھانا اثنین کے لئے کافی  
الثلاثة و طعام الثلاثة      اور تین کا کھانا چار کے لئے  
کافی الاربعة      کافی ہو جاتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا  
طعام الواحد يكفي الاثنین      ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے  
طعام الاثنین يكفي الاربعة      اور دو کا کھانا چار کے لئے اور  
وطعام الاربعة يكفي الثمانية      چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا  
(المسلم) ہے۔

## خوب سیر ہو کر کھانا منع ہے

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے  
(بخاری و مسلم)



۲۔ بخاری میں ہے ایک آدمی حالت کفر میں بہت کھاتا تھا وہ مسلمان ہونے کے بعد کم کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا تو فرمایا مومن ایک آنت سے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے۔

۳۔ مسلم میں ہے ایک کافر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا آپ نے اس کے لیے بکری دھوئے کا فرمایا وہ ایک بکری کے دودھ سے سیر نہ ہوا حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ پینے کے بعد بھی سیر نہ ہوا صبح کے وقت وہ مسلمان ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری دھوئے کا فرمایا ایک بکری کا دودھ اس نے پیا جب دوسری کا کہا گیا تو اس نے انکار کر دیا تو فرمایا مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ایک جسیم کو لایا جائے گا جس کا وزن اللہ تعالیٰ کے ہاں چھپر کے پر جتنا بھی نہ ہوگا (بخاری و مسلم)

## دعوت قبول کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے سب سے بدتر وہ ولیمہ ہے جس میں اغنیا کو بلایا جائے اور مساکین نہ بلایا جائے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی مسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے بدتر وہ ولیمہ ہے جس میں آنے والے کو روکا جائے اور انکار کرنے والے کو بلایا جائے اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ولیمہ کی دعوت دی جائے وہ اسے قبول کرے (بخاری و مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں کھانے کی دعوت ملے تو اسے قبول کرے اب چاہے تو کھاٹے یا نہ کھاٹے (المسلم)

## مسلمان کے پانچ حقوق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت، قبولیت دعوت، چھینکنے والے کا جواب۔ (بخاری و مسلم)

## انگلیوں کا چاٹنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں چاٹنے اور برتن صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا۔

انکم لاتدساون فی ای طعامکم البرکة (المسلم)  
تمہیں کیا معلوم کھانے کے کونے حصے میں برکت ہے۔

انہی سے مروی ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لیا کرو اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑا کرو، انگلیاں چاٹنے سے پہلے رومال و دسترخوان سے صاف نہ کرو کیونکہ تم کیا جانو کس کھانے میں برکت ہے (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب کھانا کھاؤ تو

فلیلعق اصابعه فانه  
لا یدری فی ایتھن البرکة  
انگلیاں چاٹ لو کیا خبر ان میں سے  
کس میں برکت ہے۔

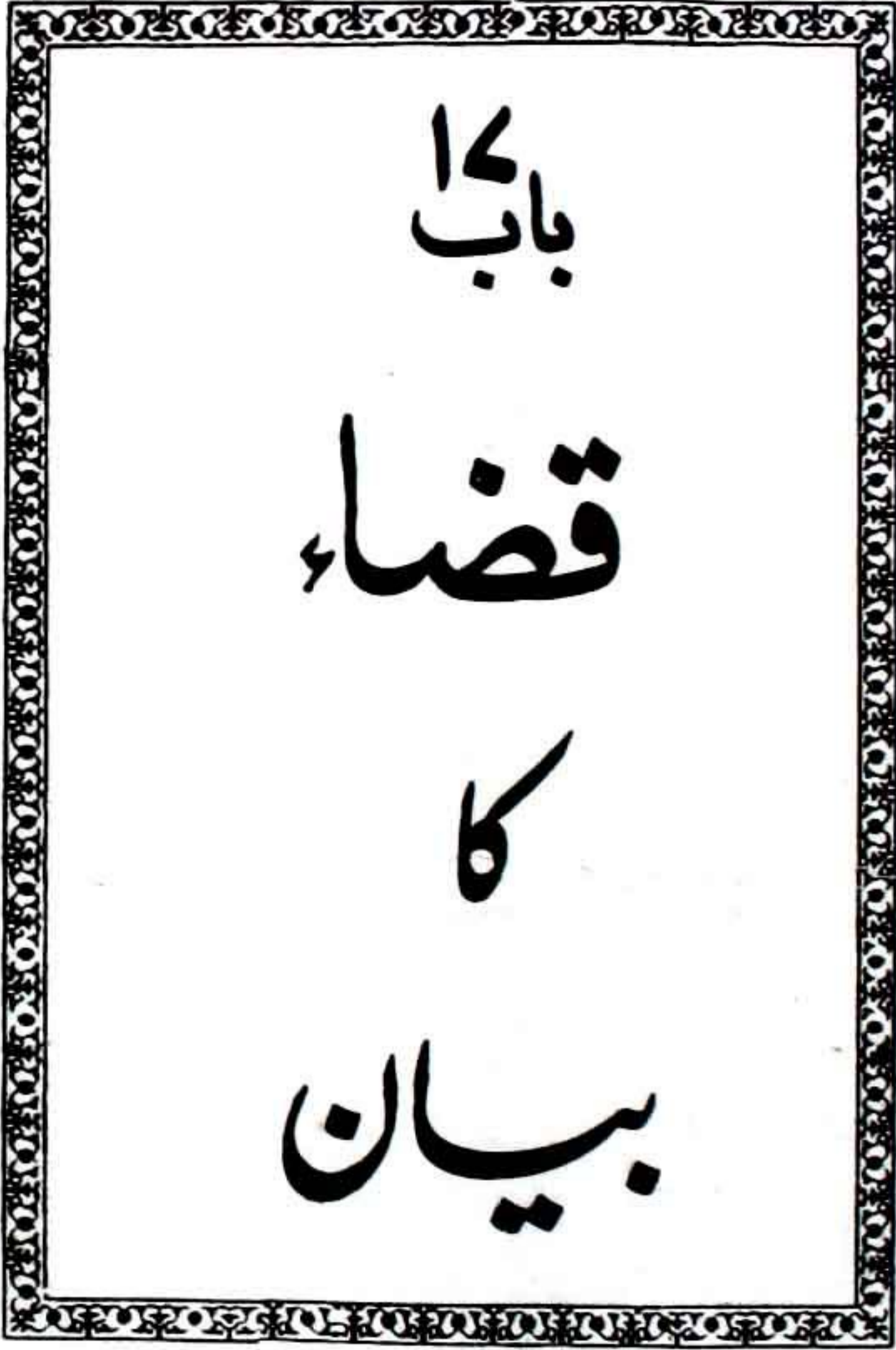
والمسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب کھانا کھاؤ تو ہاتھ صاف کرنے سے پہلے انہیں چاٹ لو  
(بخاری و مسلم)

## کھانے کے بعد شکر باری تعالیٰ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں۔

ان یا کل الاکلة فیحمد  
علیہا ویشرب الشربة  
فیحمدہ علیہا والمسلم  
جو کھانے کے بعد اس کی حمد کرتا  
ہے اور پینے کے بعد بھی اس کی  
حمد کرتا ہے اور شکر بجا لاتا ہے



## ہر شخص مسئول ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اپنے دائرہ کار کے اندر مسئول ہے، حاکم ذمہ دار ہے اور رعایا کے بارے میں اسے پوچھ ہوگی، آدمی اپنے اہل کے بارے میں ذمہ دار ہے، ہر خاتون اپنے خاوند کے گھر کی محافظ اور ذمہ دار ہے، خادم اپنے مالک کے مال پر محافظ ہوتا ہے اسے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا تو ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اس ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری و مسلم)

## عہدہ امانت ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عہدہ عطا فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے ابو ذر تم کمزور ہو اور

انہا امانۃ وانہا یوم القیامۃ  
خفی وندامۃ الامن  
اخذ بحقہا وادی الذی  
یہ امانت ہے اور یہ روز  
قیامت ذلت اور تدامت  
کا سبب ہے ہاں جس نے

علیہ فیہا (المسلم) اس کا حق ادا کر دیا اور ذمہ داری

پوری کر دی

دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ذر میں تمہیں کمزور محسوس کرتا ہوں

انی احب الی ما احب

حالانکہ تمہارے لیے وہی پسند کرتا

لنفسی ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں

تم نہ کسی دو کے درمیان فیصلہ بناؤ اور نہ ہی کسی یتیم کے متولی بنو (المسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم امارت کے طلب گار بنو گے حالانکہ روز قیامت یہ ندامت کا سبب ہوگی۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرہ امارت و عہدہ طلب نہ کرتا کیونکہ اگر یہ بن ملنگے مل جائے تو اس پر بندے کی معافیت کی جاتی ہے اور مانگنے پر ملے تو پھر اسی کی ذمہ داری بنتی ہے۔ یعنی اس کے ساتھ تعاون نہیں کیا جاتا (بخاری و مسلم)

## عدل کا مقام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنا سایہ عطا جائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا، عادل حاکم، نوجوان عابد، مساجد کے ساتھ محبت کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی خاطر ملنے اور جدا ہونے والے

جسے کسی حسین خاتون نے برائی کی دعوت دی تو اس نے کہا میں اللہ کا خوف رکھتا ہوں، وہ شخص جو اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیس ہاتھ کو یہ علم نہیں ہوتا کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے جس کے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں آنکھوں سے آنسو آجائیں (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان المقسیطن عند اللہ علی  
عادل لوگ اللہ تعالیٰ کے  
منا بومن نوس عن یمین  
دائیں ہاتھ نور کے منبروں پر  
الرحمن  
جلوہ افروز ہونگے۔

حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا میں آدمی جنتی ہیں وہ حاکم جسے محل کی توفیق دی گئی، وہ شخص جس کے دل میں ہر مسلمان رشتہ دار کے لیے نرمی ہو، وہ عیال دار جس نے رزق حلال کے لیے کوشش کی (المسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے اپنے اس گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، اے اللہ جسے میری امت کا متولی و سرپرست بنایا گیا اگر اس نے امت کو مشقت میں ڈالا تو اسے بھی تو مشقت میں ڈال دے اور اگر وہ امت کے ساتھ نرمی کرے تو اس کے ساتھ تو بھی نرمی فرما (المسلم)

حضرت ابو عثمان کہتے ہیں ہم اذربيجان میں تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہاں کے گورنر کو لکھا اے عتبہ بن مرقد یہ تمہاری تمہارے والد اور تمہاری والدہ کی جائیداد نہیں ہے

فاشبع المسلمین فی رحالہم  
 مہاشبع منہ فی رحلہ  
 وایاکم والتمم وری اہل  
 الشرک ولبوس الحریر

(المسلم)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے رعایا پر حاکم بنایا اور اس نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا تو اس پر جنت حرام ہو جائے گی، دوسری روایت میں ہے اگر اس نے انکی خیر خواہی نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

انہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے مسلمانوں کا حاکم و سربراہ بنایا گیا  
 ثم لا یمجدلہم وینصح  
 لہم الا لہم یدخل معہم  
 الجنۃ (المسلم)

مگر اس نے ان کے لئے محنت نہ  
 کی اور نہ خیر خواہی کی تو وہ ان کیساتھ  
 جنت میں داخل نہ ہوگا۔

## ظلم کی حرمت

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اے میرے بندوں میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام فرما رکھا ہے اور تمہارے درمیان کبھی اسے حرام قرار دیتا ہوں لہذا ہرگز ظلم کا ارتکاب نہ کرو (المسلم)



حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ ظلم روز قیامت کئی تاریکیوں کا سبب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بخل سے بچو کیونکہ اس نے سابقہ لوگوں کو ہلاک کیا اور انہیں ایک دوسرے کے خون کو مباح اور عزیزیں لوٹنے والا بنا دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم روز قیامت کئی تاریکیوں کا سبب ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے، جب اس کی گرفت فرماتا ہے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی۔

وَكَذَلِكَ اخذ ربك اذا  
اخذ القري وهى ظالمة ان  
اخذها اليم شديد  
(بخاری و مسلم)

اور اسی طرح گرفت فرمائی آپ کے رب نے جب اس نے قریوں کو پکڑا اور وہ ظالم تھے بلاشبہ اس کی گرفت سخت دردناک ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی کسی بھائی کی عزت لوٹی یا کسی طرح کا ظلم کیا تو روز قیامت اس کا بدلہ لیا جائے گا اور وہ درہم و دینار نہیں ہوں گے اب اگر اس کے پاس عمل صالح ہوں گے تو اس کے ظلم کے مطابق مظلوم کو دیدیتے جائیں گے۔

وان لم تکن له حسنات  
اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی

اخذت من سیّدات صحابہ تو مظلوم کے گناہوں کا بوجھ ظالم  
نحمل علیہ (بخاری) پر ڈال دیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے صحابہ سے فرمایا، جانتے ہو مفلس کون ہے؟ عرصن کیا جس کے پاس درہم  
و دینار نہ ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے امت میں مفلس  
وہ ہے جو روز قیامت نماز، روزہ، زکوٰۃ لے کر آیا مگر اس نے کسی کو گالی  
دی تھی، کسی پر تہمت لگائی تھی، کسی کا مال کھایا تھا، کسی کا خون بہایا اور  
کسی کو قتل کیا، تو اس کی نیکیاں انہیں بانٹ دی جائیں گی، اگر نیکیاں ختم ہو  
گئیں تو ان کے گناہ اس پر ڈال کر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا  
(المسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بین بھینجا اور فرمایا مظلوم کی آہ سے بچنا  
کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے  
حقیر جانتا ہے تقویٰ یہاں ہے اور سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے  
تین دفعہ فرمایا۔

آدمی کا یہی شر کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو حقیر تصور کرے، ہر  
مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، عزت اور اس کا مال حرام ہے  
(المسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا یا رسول  
 اللہ مظلوم کی مدد تو سمجھ آتی ہے ظالم سے کس طرح مدد کی جائے فرمایا اسے  
 ظلم سے روکنا اس کی مدد ہے۔ (البخاری)

---

بَابَا

مخلوقِ خدا پر  
شفقت

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ (بخاری و مسلم)  
جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں فرماتا۔

## بچوں سے پیار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں، امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو چوما اس وقت خدمت اقدس حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے عرض کیا میرے دل بچے ہیں میں نے انہیں کبھی نہیں چوما، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا اور فرمایا

من لا یرحمہ لا یرحمہ اللہ (بخاری و مسلم)  
جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا تم بچوں کو چومتے ہو مگر ہم نہیں چومتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحمت کو ختم فرما دیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

## پرندے کا احترام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے وہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک پرندہ کو نشانہ بنا رہے تھے اور نشانہ خطا جانے پر اس کے مالک کو رقم دیتے، حضرت ابن عمر کو دیکھ وہ متفرق ہو گئے تو انہوں نے فرمایا یہ عمل کس نے کیا؟ جس نے بھی کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

لعن من اتخذ شیا قیہ  
الروح عرضنا  
اس شخص پر لعنت ہو جس نے  
کسی بھی صاحب روح کو نشانہ  
کاہ بتایا۔  
(بخاری و مسلم)

## بلی کو ستانا اور دوزخ

انہی سے مراد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ خاتون دوزخ میں چلے گی جس نے بلی کو باندھ رکھا نہ اسے کچھ کھلایا اور نہ اسے کھولا تاکہ وہ شکار کر لیتی (بخاری)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی اور فرمایا دوزخ میرے قریب آگئی حتیٰ کہ میں نے کہا اے میرے رب حالانکہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں اس میں ایک عورت تھی جس کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا گیا۔

حبستہا حتی ماتت جوعاً  
اس نے بلی کو باندھ رکھا یہاں تک کہ وہ  
بھوک سے مر گئی۔  
(بخاری)

## کتے کی خدمت سے جنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کنویں میں اترا اس سے خود پانی پیا۔ کنویں کے کنارے پر ایک پیاسہ کتا بھی آگیا اس پر اسے رحم آگیا

فزرع احد خفیدہ فسقاہ  
فشکر اللہ له فاحمله الحجة  
اس نے جو تبا بھر کر پانی اسے  
پلایا اللہ تعالیٰ نے اسکے اس عمل  
کے بدلہ کے طور پر جنت عطا فرمادی۔  
(المسلم)

## ملازمین کا احترام

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں اپنے غلام کو عصا سے مار رہا تھا، پیچھے سے میں آواز سنی ابو مسعود تجھے علم ہوتا چاہیے مگر حالت غصہ کی وجہ سے میں پہچان نہ سکا جب میرے قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تھنی جو فرما رہی تھی، اے ابو مسعود واضح رہے، اللہ تعالیٰ تجھ پر، اس غلام پر تیری قدرت سے کہیں بڑھ کر قادر ہے میں نے عرض کیا رسول اللہ آئندہ کبھی غلام کو تمہیں ماروں گا، دوسری روایت میں ہے بار رسول اللہ میں اسے رضا الہی کی خاطر آزاد کرتا ہوں فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ میں ڈالا جاتا (المسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی غلام کو بغیر غلطی کے نزدی اس کا کفارہ اس کی آزادی ہے۔ (المسلم)

حضرت معاویہ بن سوید رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے اپنے غلام کے  
 طمانچہ مارا تو اسے اور مجھے میرے والد نے بلا کر فرمایا اسے غلام اس سے  
 قصاص لو بیان کرتے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں سات  
 افراد تھے اور ہمارے پاس ایک خادم تھا کسی نے اسے طمانچہ مار دیا تو  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے آزاد کرو و عرض کیا کیا ہمارے پاس اور  
 کوئی خادم ہی نہیں فرمایا جب تک ضرورت ہے خدمت کرو اور جب  
 یہ مستغنی ہو جائیں تو آزاد ہو جاؤ !

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت ابو القاسم صلی اللہ  
 علیہ وسلم ( جو نہیں تو یہ ہیں ) نے فرمایا جس نے کسی غلام پر تہمت لگائی اس  
 پر روز قیامت حد قائم کی جائے گی ( بخاری و مسلم )  
 انہی سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملازم کے لیے  
 کھانا، پینا اور لباس ہے اسے اس کی طاقت سے بڑھ کر کام نہ دو اگر  
 دو تو اس کی مدد کرو اور اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دو (صحیح ابن  
 حبان و مسلم)

## ملازمین کا وظیفہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ ان کے پاس خازن  
 آیا تو پوچھا کیا تم نے ملازمین کے وظیفہ کا انتظام کر دیا ہے کہنے لگا نہیں  
 فرمایا جاؤ انتظام کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

کفی اثم ان تحبس عن  
 آدمی کے گنہگار ہونیکے لیے اتنا ہی کافی ہے  
 تملك قوتهم (المسلم)  
 کہ وہ اپنے ملازمین کا وظیفہ نہ دے



## مخلوق کو عذاب دینا

حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ سے ہے میرا گزر ملک شام میں ایسے کساتوں پر ہوا جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر تیل ڈالا جا رہا ہے میں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ بتایا ان کو خراج کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے میں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

ان اللہ يعذب الذیۃ  
يعذبون الناس فی الدنيا  
اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب میں  
بتلا فرمائے گا جنہوں نے لوگوں  
کو دنیا میں عذاب دیا

اس کے بعد وہاں میں گورتر سے ملا اور انہیں اس عذاب سے رہائی  
ملی (المسلم)

## چہرے پر مارنا اور اسے داغنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے گدھے کے پاس سے ہوا جس کے چہرے کو داغ کیا تھا۔  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لعن اللہ الذی دسّمه  
دالمسلم  
جس نے اسے داغ لگا دیا اس پر  
لعنت فرما رہا ہے۔

ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
نہی عن الصرَب فی الوجہ  
چہرے پر مارنے اور چہرے کو

داغنے سے منع فرمایا ہے

وعن الوسم فی الوجہ

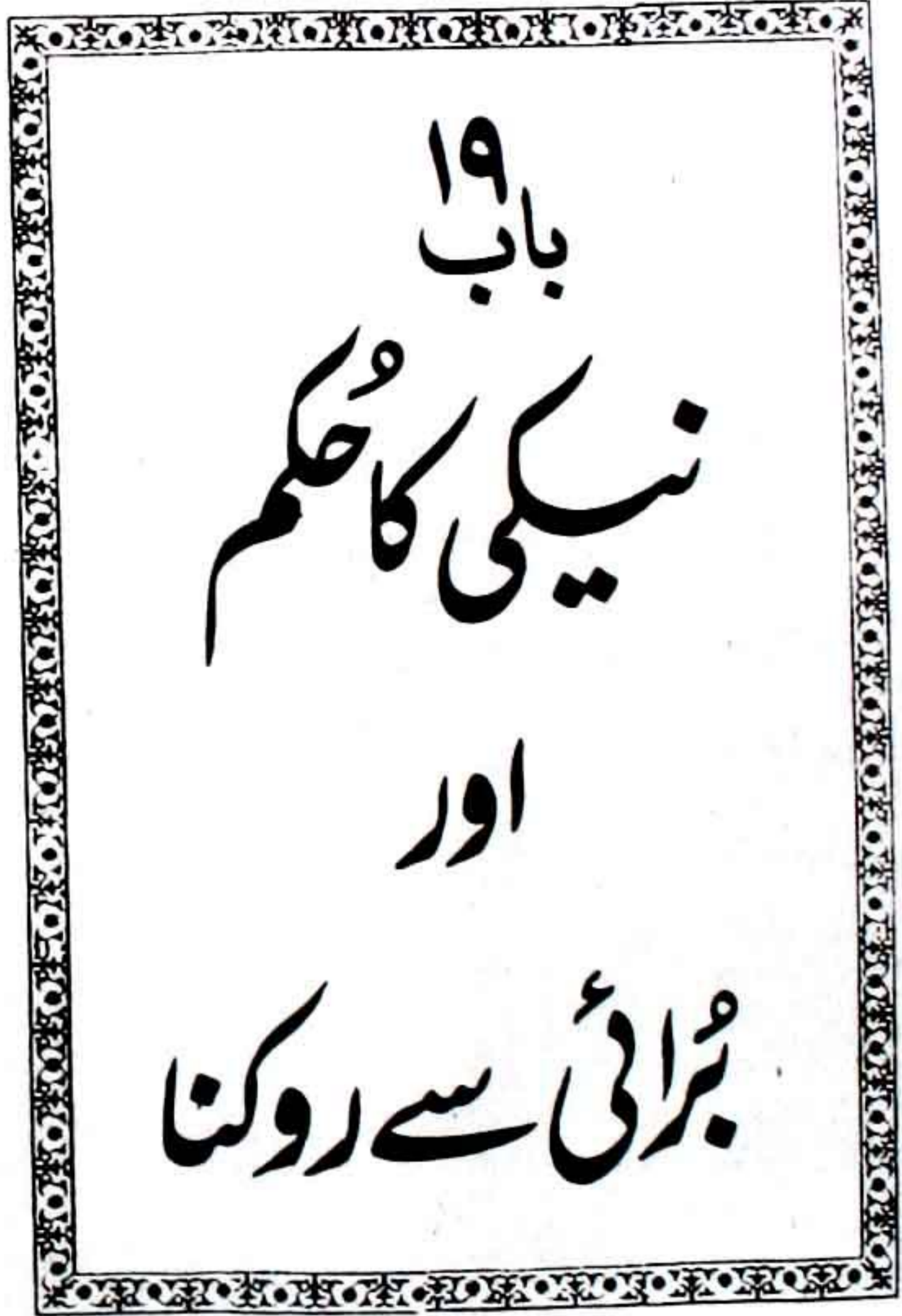
(المسلم)

## اچھا مشیر اور وزیر

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھیجا یا جسے خلیفہ بنایا اس کے دو طرح کے مشیر ہوئے ایک تو وہ جو اسے نیکی کی تلقین اور اس پر ابھارتے رہے اور دوسرے برائی کی طرف راغب کرتے رہے تو وہ محفوظ رہا جس کی اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔ (البخاری)

## جھوٹی گواہی کا حرام ہونا

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ہے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میت اقدس میں حاضر تھے فرمایا میں تمہیں سب سے بڑے تین گناہوں کے بارے میں بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی اور کسی کو قتل کرنا، پھر فرمایا سب سے بڑے گناہ کے بارے میں بتاؤں؟ فرمایا جھوٹی گواہی (بخاری و مسلم)



باب ۱۹

نیکی کا حکم

اور

بڑائی سے روکنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا جو تم میں سے کسی برائی کو دیکھے اسے ہاتھ سے ختم کرنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے بُرا جاتے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے (المسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنگی و آسانی اور خوشی و مجبوری میں سمع و طاعت پر بیعت کی اور اس پر کہ اپنے امرا سے نزاع نہیں کریں گے مگر جب وہ اعلانِ کفر کریں اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر دلیل قائم ہو اور اس پر

ان تقول بالحق ایما ہم بہر حال میں حق بات کہیں  
 کنا لانحاف فی اللہ لومة اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر  
 لائم (بخاری و مسلم) کسی ملامت کرتے والے کی پرواہ

نہ کریں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اہل ثروت سارا اجر لے گئے، وہ ہماری

طرح نماز و روزہ بھی رکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ مال بھی صدقہ کرتے ہیں  
 فرمایا کیا تم اللہ کی عطا سے صدقہ نہیں کر سکتے؟ فرمایا ہر تسبیح صدقہ ہے  
 ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، نیکی کی تلقین  
 صدقہ اور ہر برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ (المسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرنے اور انہیں توڑ دینے والوں  
 کی مثال کشتی کے اوپر اور نیچے بیلٹھنے والوں کی طرح ہے جو نیچے ہیں انہیں  
 پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا ہے تو وہ کہتے ہیں  
 کاش ہم اپنے والے حصہ میں سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والے تنگ نہ ہوں  
 اگر وہ سوراخ کرتے دیتے ہیں تو تمام ہلاک ہو جاتیں گے اور اگر ان کو  
 روک دیا جاتا ہے تو تمام نجات پا جاتیں گے (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ سے پہلے جتنے نبی آئے ان کے امت میں معاون  
 ہوا کرنے تھے جو ان کی سنت پر چلا کرتے اور ان کے حکم کی اتباع کرتے  
 پھر ان کے بعد ایسے لوگ آگئے جو کہتے اس پر خود عمل نہ کرتے، غلط کام  
 کرتے تو جس نے ان کے خلاف ہاتھ سے جہاد کیا وہ مومن ہے، جس  
 نے ان کے خلاف زباں سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے دل کے  
 ساتھ ان کے خلاف جہاد کیا وہ مومن ہے اب اس کے نیچے ایک رائی کی  
 مقدار ایمان نہیں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ہے ایک  
 دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں تشریف لائے اور  
 یہ فرما رہے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہلاکت ہے عربوں کے لئے

اس عذاب سے جو قریب آگیا ہے، آج یا جو جوج و ما جوج کو اس طرح کھول دیا گیا ہے اور آپ نے انگوٹھے اور متصل انگلی کا حلقہ بھی بنایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں تیک لوگ موجود ہیں پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا ہاں!

جب برائی حد سے بڑھ جائے۔

اذا كثرت الخبيث  
(بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ میری ذات اقدس کے ساتھ اپنی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہیں کرتا (المسلم)

نوٹ، اس حدیث کی بظاہر اس باب سے مناسبت نہیں مگر مذکورہ جدوجہد انسان میں اسی قدر پیدا ہوگی جس قدر اللہ و رسول سے محبت ہوگی اگر محبت کامل ہوئی تو نیکی پر متعلقین اور برائی کے خلاف جدوجہد بھی کامل ہوگی۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع و طاعت پر بیعت کی اور مجھے آپ میری طاقت کے مطابق جو حکم دیں گے میں اس پر عمل پیرا ہوں گا اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرونگا (بخاری و مسلم)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین سراسر خیر خواہی ہے عرض کیا کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ و لرسولہ و لا ائمتہ اللہ کی، اس کے رسول کی ہمارا

المسلمین و عامتہم کی اور عام مسلمانوں کی۔

(بخاری و مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا دلوں پر اس طرح فتنے گریں گے جیسے چٹائی سے اس کے اجزا گرتے ہیں جو دل انہیں قبول کرے گا اس پر سیاہ دھبہ لگ جائے گا اور جو دل انہیں رد کرے گا اس میں سفیدی پیدا ہوگی حتیٰ کہ وہ اس قدر صاف ہو جائے گا کہ قیامت تک اسے کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا جیکہ دوسرا دل سیاہ ہو جائے گا کہ اور کوزے کی طرح نیکی سے خالی ہو جائے گا اب وہ نیکی و برائی میں کوئی فرق نہیں کرے گا فقط اب اپنی خواہشاتِ نفس میں ڈوبا رہے گا (المسلم)

## بے عمل و اعظ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا روز قیامت ایک آدمی کو دوزخ میں ڈالا جائے گا، اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی، وہ ان کے ارد گرد اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے ارد گرد گھومتا ہے اہل دوزخ اکٹھے ہو جائیں گے اور اسے پوچھیں گے تجھے کیا ہوا؟ کیا تو نیکی کی تلقین اور برائی سے روکتا تھا؟ کہے گا ہاں یہ کام کرتا تھا مگر۔

كنت امر بالمعروف  
میں لوگوں کو نیکی کا کہتا مگر خود

ولا اقيتہ وانہی عن  
بجائے لاتا اور برائی سے منع کرتا

المنکر و اتيہ  
مگر اس کا خود مرتکب ہوا کرتا

تھا۔

(بخاری و مسلم)

## مومن کے عیب پر پردہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جلیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیف کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی تکالیف دور فرمائے گا۔

ومن ستر علی مسلم  
سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ  
واللہ فی عون العبد ما  
کان العبد فی عون اخیه  
(المسلم)

جس نے کسی مسلمان کا پردہ  
رکھا اللہ تعالیٰ اس کا دنیا  
و آخرت میں پردہ رکھے گا  
اور اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد  
میں رہتا ہے جب تک وہ کسی  
بندے کی مدد کرنے میں رہتا ہے۔

انہی سے مروی ہے جلیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
لایستر عبد عبداً فی الدنیا  
الاسترہ اللہ یوم القیامۃ  
(المسلم)

دنیا میں جس نے کسی کے عیب پر  
پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ روز قیامت  
اس کا پردہ رکھے گا۔

## محرمات سے بچنا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ نہایت ہی غیرت والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت کے خلاف یہ ہے  
کہ مومن وہ کام کرے جو اس پر حرام تھا۔  
(بخاری و مسلم)



## حدود کا قیام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے قریش تے مخزومی چور خاتون کو بچانے کی کوشش کی، اور کہا اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون بات کرے گا، اس کے لیے حضور کے محبوب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا گیا، انہوں نے آپ سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

التشفع فی حد من حدود اسامہ تم اللہ تعالیٰ کی مقررہ حدود

اللہ؛ میں سقارش کرتے ہو؟

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا سابقہ لوگ اسی لئے ہلاک کر دیئے گئے جب ان میں کوئی دولت مند چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔

ایم اللہ لوان فاطمة بنت اللہ کی قسم اللہ انخواستہ فاطمہ

محمد سوقت لقطعت یدھا بنت محمد چوری کرتی میں اس کا بھی

د بخاری وسلم) لائحہ کاٹ دیتا۔

## شراب کی مذمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی، ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، چور حالت ایمان میں چوری نہیں کرتا، شرابی حالت ایمان میں شراب نہیں پیتا۔ (بخاری وسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آورشی شراب ہے اور ہر نشہ آورشی حرام ہے جس نے دنیا میں ہمیشہ شراب

پی اور مرگیا اسے آخرت میں تصیب نہ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)  
 امام خطابی اور امام بغوی فرماتے ہیں کہ آخرت میں اسی سے محروم ہونے  
 کا معنی یہ ہے کہ وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص یمن سے حاضر ہوا اور  
 عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے علاقہ میں باجرہ سے تیار کردہ شراب پی  
 جاتی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے پوچھا کیا وہ نشہ آور ہے؟ عرض کیا ہاں فرمایا ہر نشہ آور حرام ہے  
 جس نے نشہ آور کا استعمال کیا اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ فیصلہ ہے کہ اسے  
 طینۃ الخیال پلایا جائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے  
 کیا مراد ہے فرمایا

عرق اهل النار      دوزخیوں کا پینہ  
 (المسلم)

## زنا کی برائی

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا۔

لا یزنی الزانی حین      مومن حالت ایمان میں زنا  
 یزنی وهو مومن      نہیں کرتا۔  
 (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو مسلمان اس بات کو مانتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں تو اس کا خون تین چیزوں کے علاوہ مباح نہیں ہوگا، شادی شدہ زانی، عمداً قتل کرتے والا، دین کو پھوڑ کر جماعت سے الگ ہونے والا۔  
(بخاری و مسلم)

۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا اور نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے

۱- زانی بوڑھا - ۲- جھوٹا حاکم - ۳- غریب متکبر (المسلم)

۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے آپ صلی اللہ

علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا

ان تجعل لله قداً وهو اللہ کا شریک ٹھہرانا حالانکہ

خلقتك ان ذل العظیم وہ تمہارا خالق ہے اور یہ سب

سے بڑا جرم ہے

میں نے عرض کیا اس کے بعد کس کا درجہ ہے فرمایا تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا پٹوسی کی بیوی کے ساتھ زنا (بخاری و مسلم)

۵- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد پر جانے والوں کی بیویاں گھرانے والوں پر ان کی ماؤں کی طرح ہیں، اگر ان میں سے کسی نے خیانت کی تو روز قیامت اس کی

نیکوں سے استفادہ لیا جائے کہ مجاہد خوش ہو جائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا خیال ہے؟ (المسلم)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا سات آدمیوں کو روز قیامت سایہ نصیب ہوگا ان میں سے وہ شخص بھی ہے

رجل دعتہ امرأة ذات  
متصب وجمال فقال انى  
اخاف الله (بخاری و مسلم)

جسے کسی صاحب حسن و جمال خاتون نے  
دعوت دی اور اس نے جواباً کہا میں  
اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
من يضمن لى ما بين لحييه  
وما بين رجليه تضمنت  
له بالجنة

جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ  
کی ضمانت دیدے میں اسے جنت  
کی ضمانت دیتا ہوں۔

(البخاری)

## قتل کی مذمت

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اول ما يقضى بين الناس  
يوم القيامة في الدماء  
روى قیامت سب سے پہلے لوگوں  
کے درمیان قتل کا فیصلہ کیا جائیگا  
(بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا! سات ہلاک کرنے والوں سے بچو عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیزیں ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ظلماً کسی نفس کو قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، میدان جنگ سے بھاگنا، مومن پاکیزہ خواتین یا مرد پر تہمت لگانا۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لن یزال المؤمن فی فسحة  
من دینہ ما لم یصب دما  
حواما (بخاری و مسلم)

مسلمان اس وقت تک اپنے دین  
کے دائرہ میں رہتا ہے جب تک وہ کسی  
حرام کردہ خون کا مرتکب نہیں ہوتا

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لزوال الدنیا ہون علی اللہ  
من قتل رجل مسلم  
دالمسلم

تمام دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ  
کے ہاں کسی مسلمان کے قتل سے کم ہے

## زنی کا قتل

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من قتل معاہداً لم یبرح رائحة  
الجنة وان ریحها یوجد من  
مسيرة اربعین عاماً

جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت  
کی خوشبو نہیں پاسکتا حالانکہ وہ چالیس  
سالہ مسافت تک جاتی ہے۔

(البخاری)

نسائی کے الفاظ ہیں جس نے کسی ذمی کو قتل کیا اس کی سزا یہ ہے۔

## خودکشی کی مذمت

۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے پہاڑ سے گرا کر اپنے آپ کو قتل کر دیا اسے ہمیشہ دوزخ میں گرا دیا جائے گا، جس نے زہر کھا کر خودکشی کی، اسے ہمیشہ ہاتھ میں زہر دیکر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، جس نے کسی آلہ کے ساتھ خودکشی کی اسے جہنم میں ڈال کر اس سے سزا دی جائے گی (بخاری و مسلم)

۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گلا دبا کر خودکشی کی اس کا دوزخ میں بھی گلا دبا جائیگا جس نے نیزہ سے خودکشی کی اسے دوزخ میں اس کے ساتھ سزا دی جائے گی اور جس نے لوہے سے کسی آلہ کے ساتھ سزا دی جائے گی (بخاری)

۳- امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ ہمیں اس مسجد میں حضرت جنید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو ہم ان کی بات بھولے ہیں اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کریں گے، جس نے خودکشی کی اسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے نفس کے بارے میں جلدی کی تجھ پر جنت حرام کر دی گئی ہے۔

۴- حضرت ابو قلایبہ رضی اللہ عنہ سے ہے مجھے حضرت ثابت بن ضمال رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ملت غیر اسلام پر عمداً قسم کھائی وہ اپنے قول کے مطابق ہے جس نے خودکشی کی اسے روز قیامت عذاب ہوگا، جس کا انسان مالک نہیں اس میں تدریلاً لازم

نہ ہوگی، مومن پر لعنت اس کے قتل کی مانند ہے جس نے کسی مومن کو  
 کافر کہا گویا اس نے اسے قتل کیا، جس نے خود کو کسی شی سے ذبح کیا اسے  
 اس کے ساتھ قیامت کو سزا دی جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

۵۔ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے، ایک جنگ سے فارغ ہو  
 کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو صحابہ نے عرض کیا  
 آج فلاں آدمی تے خوب جوہر دکھائے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا وہ دوزخی ہے دوسری روایت میں ہے عرض کیا اگر وہ دوزخی  
 ہے ہم میں سے جنتی کون ہوگا؟ ایک صحابی نے کہا میں اس کے ساتھ تھا  
 وہ سخت زخمی ہو گیا تو اس نے اس طرح خودکشی کی کہ اپنی تلوار کو زمین  
 میں گاڑ کر اس پر اپنا سینہ رکھ دیا، اس صحابی کی بات سن کر سوال اٹھانے  
 والے نے اعلان کیا۔

اشھد انک رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ  
 کے رسول ہیں۔

\_\_\_\_\_ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا؟ عرض کیا جس  
 شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی کہ وہ دوزخی  
 ہے لوگوں نے اسے عجیب محسوس کیا تھا میں نے انہیں کہا میں اس کے بارے  
 میں خبر لاتا ہوں میں نے جا کر دیکھا وہ شدید زخمی تھا اس نے اپنی تلوار  
 کے ذریعے خودکشی کر لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات آدمی  
 لوگوں کے سامنے جنتیوں والے کام کرتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہے، بعض  
 اوقات کام دوزخیوں والے کرتا ہے مگر وہ جنتی ہوتا ہے (بخاری و مسلم)

## قاتل کو معافی دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی

وما زاد الله عبداً يعقولا  
عزاً وما تواضع احد لله  
الا رفعه الله (المسلم)

معافی دینے والے کی عزت میں  
اللہ تعالیٰ اضافہ فرماتا ہے اور  
جو حسب قدر تواضع کرتا ہے اللہ  
تعالیٰ اسے بلند فرمادیتا ہے

## صغائر پر اصرار کی مذمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اب ایسے اعمال کا ارتکاب کرتے ہو جو تمہاری نگاہوں میں بال کی طرح باریک ہیں مگر۔

کنا نقدھا علی عہد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
من المویقات (بخاری)

ہم انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ظاہری حیات میں ہلاک کرنے  
والے جانتے تھے۔

## کسی سے نیکی کا بیان

۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے فرمایا وقت پر نماز عرض کیا اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد (بخاری و مسلم)



- ۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کوئی اولاد، والد کا بدلہ نہیں دے سکتی البتہ اگر وہ مملوک ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دے (المسلم)
- ۳- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت چاہی فرمایا تمہارے والدین زندہ ہیں عرض کیا ہاں فرمایا ان کی خدمت کرو، (بخاری و مسلم)
- مسلم کی روایت میں ہے اس نے آپ سے جہاد اور ہجرت پر بیعت چاہی تو فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں دونوں زندہ ہیں فرمایا جاؤ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا اس شخص کا ناک خاک آلود ہو عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس کا؟ فرمایا

من ادرك والديه عند  
الکبروا واحدہما ثم لم یدخل  
الجنة (المسلم)

جس نے بڑھاپے میں والدین  
دونوں کو یا ان میں سے کسی کو پایا  
اور پھر وہ جنت میں نہ جاسکا۔

۵- انہی سے مروی ہے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا عرض کیا یا رسول اللہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟ فرمایا تمہاری والدہ عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا تمہاری والدہ عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا تمہاری والدہ، عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا تمہارے والد۔ (بخاری و مسلم)

۶- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں میری مشرک والدہ میرے پاس آئیں

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں عرض کیا میری والدہ میرے پاس آئی ہیں میرے لئے کیا حکم ہے کیا میں انکی خدمت کر سکتی ہوں؟ فرمایا

نعم صلی امل  
(بخاری و مسلم)  
ہاں تم اپنی والدہ کی خدمت کر سکتی ہو

حضرت عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں مکہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا، حضرت نے اسے سلام دیا اپنی سواری پر بٹھایا اور اسے اپنا عمامہ بھی دیا ہم نے عرض کیا یہ لوگ تو تھوڑے پر خوش ہو جاتے ہیں آپ نے اسقدر اس کی عزت فرمائی تو آپ نے فرمایا اس کا والد میرے والد حضرت عمر کے ساتھ محبت رکھتا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔

ان ابر اليرصلة الولد اهل  
ودانیه (المسلم)  
اولاد کی ایک نکی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے والد کے دوستوں سے صلہ رحمی کرے

## والدین کی نافرمانی

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر والدہ کی نافرمانی اور کسی کو نہ دینا اور لیتے ہی رہنا حرام کر دی ہے۔ اور تم پر قیل و قال، کثرتِ سوالات اور ضیاعِ مال حرام قرار دیا ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے تین دفعہ فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں  
 نہ بتا دوں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے فرمایا، اللہ کے ساتھ  
 شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی، آپ تکبیر گائے ہوئے تھے تکیہ چھوڑ  
 کر فرمایا جھوٹی گواہی آپ نے اتنی دفعہ فرمایا کہ ہم پریشان ہو گئے۔  
 (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے عرض کیا یا رسول اللہ  
 کیا کوئی والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا ہاں کوئی آدمی کسی دوسرے  
 کے والدین کو گالی دے تو وہ آگے سے اس کے والدین کو گالی دیگا۔

## صلہ رحمی کی ترغیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے وہ جہان کا احترام  
 کرے، جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے وہ صلہ رحمی سے کام لے،  
 جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرنے ورنہ قلموش  
 رہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔

من احب ان یبسط لہ فی  
 ذوقہ وینسألہ فی اثرہ  
 جو شخص چاہتا ہے اس کے  
 رزق اور عمر میں اضافہ ہو وہ

فلیصل رحمہ  
صلہ رحمی سے کام لے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے ہے ایک اعرابی نے حالت سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی تہاڑ پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ان چیزوں کے بارے آگاہ فرمائیے جو جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رک کر صحابہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اسے ہدایت دی گئی ہے فرمایا اپنی بات کو دہراؤ میں نے دہرایا تو فرمایا، اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی سے کام لو پھر اس نے تہاڑ چھوڑ دی، جب وہ واپس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان تمسک بما امرتہ بہ  
اگر تم ان باتوں پر چلو گے  
دخل الجنة  
تو جنت پا لو گے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے لونڈی کو آزاد کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ہاں تشریف آوری ہوئی تو میں نے عرض کیا میں نے لونڈی کو آزاد کیا ہے فرمایا اگر تم اسے اپنی خالہ کو دے دیتیں تو زیادہ اجر ملتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم عرش سے معلق ہے اور وہ یہ کہتی ہے۔

من وصلنی وصلہ اللہ ومن  
میں نے مجھے ملا یا اللہ سے ملائے  
قطعنی قطعہ اللہ  
اور میں نے مجھے کاٹا اللہ سے

(بخاری و مسلم) کاٹ دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ مخلوق کی تخلیق سے فارغ ہوئے تو رحم کھڑی ہو گئی اور عرض کیا جو قطع رحمی کرے اس کا مقام کیا ہے فرمایا میں اسی کو ملا دوں گا جو تجھے ملائے گا اور میں اسے منقطع کروں گا جو تجھے کاٹے گا، عرض کیا ہاں ضرور فرمایا یہ تیرے لیے ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن کریم کی یہ آیت پڑھو۔

فہل عسیتم ان تولیتم ان  
تفسدوا فی الارض وتقطعوا  
ارحامکم اولئک الذین  
لعنہم اللہ فاصمہم واعمی  
ابصارہم

پھر تم سے یہی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم فساد برپا کرو گے زمین میں اور قطع کر دو گے اپنی قرابتوں کو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی پھر انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدلہ کے طور پر نیکی کرنے والا اہلہ رحمی والا نہیں ہوتا بلکہ وہ اہل وہ ہے جب رحم قطع کیا جائے تو وہ اہلہ ملائے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ، میرے رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان سے نیکی کرتا ہوں وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں، میں برداشت کرتا ہوں وہ مجھ پر زیادتی کرتے ہیں فرمایا اگر واقعہ اسی طرح ہے جو بیان کیا ہے۔

ولا يزال مع من الله  
ظهير عليهم ما دمت على  
ذلك (المسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا

لا يدخل الجنة قاطع  
(بخاری و مسلم)

صلہ رحمی ختم کرنے والی جنت  
میں داخل نہیں ہو سکتا۔

## یتیم اور بے سہارا کی کفالت

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو  
انگلیوں کو اٹھا کر فرمایا

انا و کافل الیتیم فی الجنة  
هكذا (بخاری)

میں اور یتیم کا کفیل جنت  
اس طرح ہوں گے جیسے یہ دو  
انگلیاں ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الساعي على الارملة والمسكين  
كالمجاهد في سبيل الله و  
كالتقائم لا يفتر و كالبصائم  
لا يفطر (بخاری و مسلم)

بیوہ اور مسکین کے ساتھ تعاون  
کرنے والا ایسے ہے جیسے اللہ  
کی راہ میں جہاد کرنے والے اور  
نہ تھکنے والے عابد کی طرح اور نہ  
افطار کرنے والے روزہ دار  
کی طرح ہوتا ہے۔

## پڑوسی کا حق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

فلا یؤذ جاره  
وہ اپنے پڑوسی کو تنگ نہ کرے

جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

فلیکرم ضیفہ  
اپنے مہمان کا احترام کرے

جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

فلیقل خیراً اولیسکت  
وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش

(بخاری و مسلم) رہے۔

مسلم کی روایت میں ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا

ہو۔

فلیحسن الی جاره  
وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن

سلوک کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا۔

واللہ لا یؤمن  
اللہ کی قسم وہ شخص مومن

نہیں۔

عرض کیا گیا۔

من یا رسول اللہ؟  
اے اللہ کے رسول کون؟

فرمایا۔

الذی لایأمن جاره  
بوائقه -  
جس کی شرارتوں سے اس کا  
ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔

(بخاری و مسلم)

مسلم کے الفاظ ہیں۔

لا یدخل الجنة من لا  
یامن جاره بوائقه  
وہ جنت میں داخل نہ ہوگا  
جس کی شرارتوں سے اس کا  
ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

والہدی نفسی بیدہ لایومن  
عبدحتی یحب لجاره او  
لاخیه ما یحب لنفسه  
(المسلم)  
قسم اس ذات اقدس کی جس  
کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ بندہ  
مومن نہیں ہو سکتا جو پڑوسی  
اور دوسرے بھائی کے لیے وہی  
پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے

## اللہ کی خاطر اپنے بھائیوں اور صاحبین سے ملنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا جب کوئی شخص کسی بھائی سے ملاقات کے لیے اس کے مقام پر جاتا ہے۔  
تو اللہ تعالیٰ راستہ میں فرشتہ کھڑا فرماتا ہے جو پوچھتا ہے کہاں جا رہے ہو؟ وہ  
بتاتا ہے میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کے لیے جا رہا ہوں وہ  
پوچھتا ہے۔

هل لك عليه من نعمة  
کیا تجھ پر اس کا کوئی احسان



ہے؟

تربیہا؟

وہ کہتا ہے۔

لا غیرانی احبته فی اللہ کوئی نہیں صرف میں اللہ کی خاطر  
اس سے محبت رکھتا ہوں۔

وہ فرشتہ کہتا ہے میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں۔

لان اللہ قد احب کما اللہ تعالیٰ تجھ سے اس طرح

احبته فیہ محبت رکھتا ہے جیسے تو اس

سے محبت کرتا ہے۔  
(المسلم)

## مہمان نوازی کا مقام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔

فلیکرم صتیفہ وہ اپنے مہمان کا احترام کرے

جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

فلیصل رحمہ وہ صلہ رحمی سے کام لے

جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔

فلیقل خیراً اولی صمت وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش

رہے۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے میرے ہاں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے تم تمام رات

عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؛ میں نے عرض کیا، اطلاع دست

ہے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔

تم و نعر و صوم و افطر فان  
لجسد علیہ حقاً وان  
لعینہ علیہ حقاً وان  
لزورہ علیہ حقاً وان  
لزوجل علیہ حقاً  
(بخاری و مسلم)

قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو،  
روزہ بھی رکھو اور چھوڑا بھی کرو  
کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے  
تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے۔  
تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے  
اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں بھوکا ہوں آپ نے ایک زوجہ مطہرہ کو بیغام بھیجا تو انہوں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں پھر دوسری زوجہ کی طرف بھیجا انہوں نے بھی یہی عرض کیا حتیٰ کہ تمام نے یہی عرض کیا، فرمایا آج رات جو اس کو مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے گا؟ ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ میں بناؤں گا اسے اپنے گھر لے گئے اور بیوی سے پوچھا کھانے کے لیے کچھ ہے انہوں نے عرض کیا۔

لا اوقوت صبیانی . . . بچوں کے کھانے کے سوا کچھ نہیں۔

فرماتے لگے ان کو طریقہ سے بہلا دے جب وہ کھانا مانگیں تو انہیں سلا

دے

فاذا دخل ضیفنا فاطفی جب مہمان آجائے تو چراغ بجھا دینا تاکہ  
السراج واریہ انا ناکل وہ محسوس کرے کہ ہم بھی کھا رہے ہیں۔  
اس طرح مہمان نے سیر ہو کر کھایا، خاوند و بیوی دونوں بھوکے سو گئے

صبح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے  
تو فرمایا۔

قد عجب اللہ من ضیعیكما  
بضیفكما  
تم نے مہمان کے ساتھ جو حسن  
سلوک کیا اللہ تعالیٰ نے اسے  
بہت پسند فرمایا ہے۔

اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ  
وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ  
وہ اپنے اوپر دوسروں کو  
ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود  
بھوکے ہوں۔

(المسلم)

حضرت ابو شریح ثویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا  
احترام کرے۔ ضیافت تین دن تک ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہے۔

ولا یکل لہ ان یشوی  
عندہ حتی یجرحہ  
اس کے بعد بغیر کبھے و ہاں نہ  
کھڑے تاکہ میزبان کے لئے  
پریشانی نہ بنے۔

(بخاری و مسلم)

## درخت و کھیتی پر اجر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔

ما من مسلم یغرس غرسا  
الا کان ما اکل منہ لہ  
کوئی مسلمان درخت لگائے  
تو اس سے جو کھایا جائے گا وہ

صدقة ، و ما سرق منه صدقه ہوگا، جو چوری کیا جائے  
 له صدقة ولا يبر زوه گا صدقه ہوگا، اس سے جو بھی کمی  
 احد الا كان له صدقة ہوگی وہ روز قیامت اس کے  
 الی یوم القیامة لئے صدقه ہوگا۔

دوسری روایت میں ہے کوئی مسلمان جو پودا بھی لگاتا ہے  
 فیاکل منه انسان ولا وایة اسے انسان کھائے، چارپا یہ کھائے  
 ولا طیر الا كان له صدقة پرندہ کھائے یہ تمام روز قیامت  
 الی یوم القیامة اس کے لیے صدقه ہوگا۔

ایک اور روایت میں ہے خواہ مسلمان درخت لگائے یا کھینتی لگائے  
 فیاکل منه انسان ولا وایة اس سے کوئی انسان، چارپا یہ  
 ولا شئی الا كانت له صدقة اور جو شئی بھی کھائے اس کے لئے  
 صدقه ہوگا۔

دالمسلم،

## بخل اور بخجوسی کی مذمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 اللہم انی اعدو بک من اسے اللہ میں آپ کی پتاہ مانگتا  
 البخل والکسل وارتل العمر ہوں بخل، سستی، بڑھاپے، اور  
 وعذاب القبر وفتنة عذاب قبر اور زندہ و فوت شدہ  
 المحیاء والممات دالمسلم، کے فتنہ سے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ظلم کرنے  
 سے بچو کیونکہ یہ روز قیامت کی تاریکیوں کا سبب ہے، حرص سے بچو اس کی

وجہ سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے اور اس کی وجہ سے انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا۔ (المسلم)

## ہمیشگی کو واپس لینے کی مذمت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الذی یرجع فی ہبۃ  
کالکلب یرجع فی قیئہ  
(بخاری و مسلم)  
ہمیشگی کو واپس لینے والا ایسے  
ہی ہے جیسے کتا قے کر کے  
چاٹ لیتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے مجاہد کو گھوڑا جہاد کے لیے دیدیا اس کے بعد میں نے چاہا اسے خریدوں اور گمان یہ تھا کہ سستا مل جائے گا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو فرمایا اسے مت خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو ٹاؤ اگرچہ وہ ایک درہم کا بل جائے

فان العائد فی صدقۃ  
کالعائد فی قیئہ  
(بخاری و مسلم)  
صدقہ واپس لینے والا ایسے ہی ہے  
جیسے قے چاٹنے والا۔

## مسلمانوں کی مدد و خدمت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور

نہ اسے کسی ظالم کے حوالے کرتا ہے۔

ومن كان في حاجة أخيه  
كان الله في حاجة مو من  
فرج عن مسلم كربة فرج  
الله بها كربة من كرب  
يوم القيامة ومن  
سنو مسلما ستره الله يوم  
القيامة۔  
(بخاری و مسلم)

جو اپنے بھائی کی حاجت میں مدد  
کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی  
حاجت پوری فرماتا ہے اور جو  
کسی مسلمان سے تکلیف کو دور کرنا  
چاہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس  
کی تکالیف کو دور فرمائے گا، جس  
نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ  
ڈالا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس

کے عیب پر پردہ ڈالے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس نے کسی مسلمان سے تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ روز قیامت اس  
کی تکالیف دور فرمائے گا۔

ومن يسر على معسر في الدنيا  
يسر الله عليه في الدنيا والاخرة  
جس نے دنیا میں کسی تنگ دست کو آسانی  
پہنچائی اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت  
میں آسانی عطا فرمائے گا۔

جس نے کسی مسلمان کے عیبوں پر دنیا میں پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت  
میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا

والله في عون العبد ما كان  
العبد في عون أخيه  
جب تک بندہ دوسرے بھائی  
کی مدد میں رہتا ہے اس وقت  
تک اللہ تعالیٰ اس بندے

(المسلم)

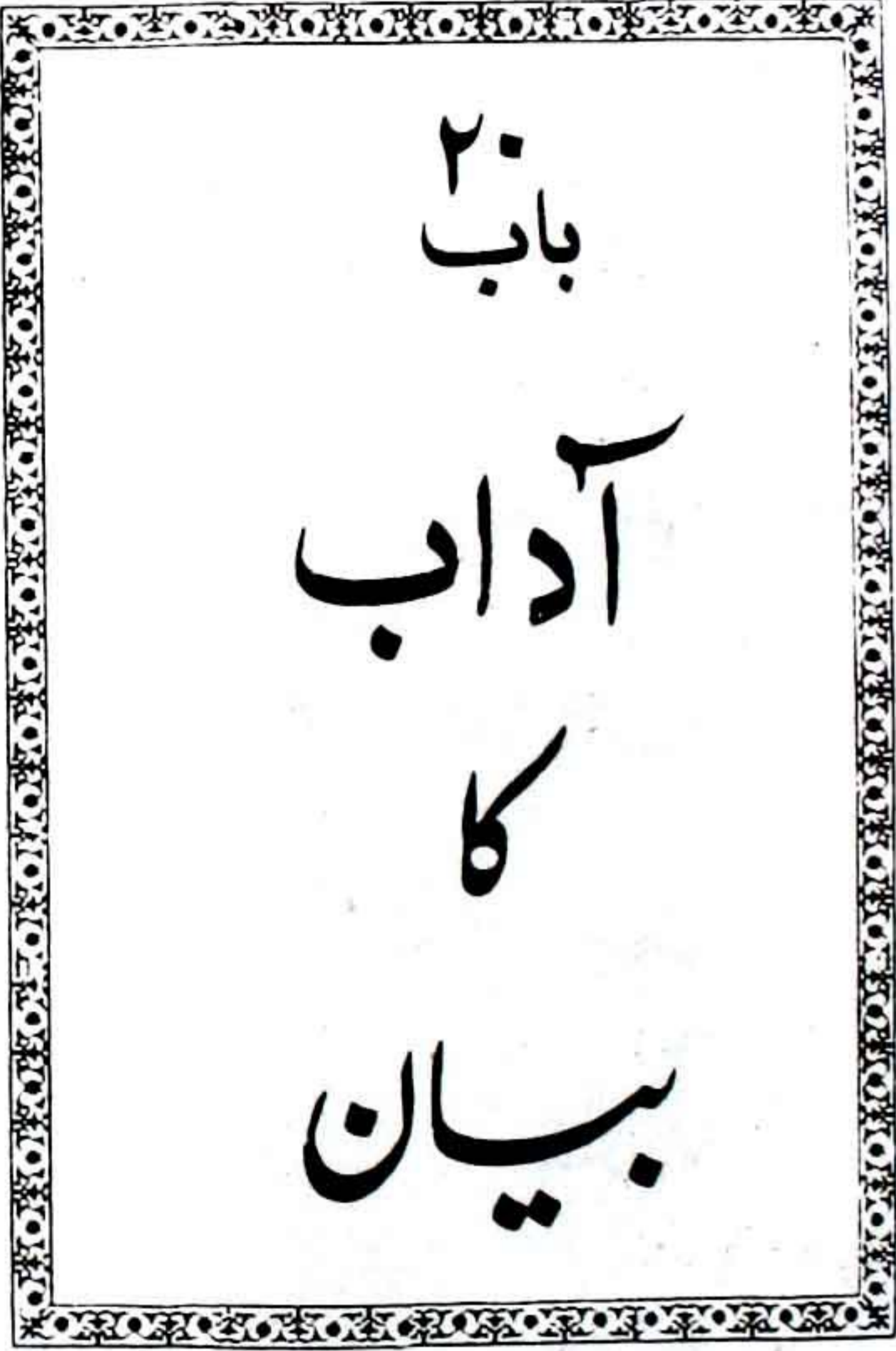
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ہر مسلمان پر صدقہ ہے عرض کیا گیا اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو؟  
 اگر اسے اس کی طاقت نہ ہو؟ فرمایا کسی پریشان صاحب حاجت  
 کی مدد کرے عرض کیا اگر یہ نہ کر سکے؟ فرمایا کسی کو نیکی کی تلقین کر دے  
 عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا۔

بمسئد عن الشرفاء تھا کسی کو تکلیف نہ دے یہ بھی

صدقہ ہے۔

صدقہ

دبخاری و مسلم



باب ۲۰

آداب

کا

بیان



## حیا کا مقام

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک انصاری پر ہوا وہ اپنے بھائی کو حیا کی نصیحت کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الحیا لا یأتی الا بخیر حیا، نیکی کا ہی سبب ہے

(بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے۔

الحیا خیر کلہ حیا سراپا خیر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں ان میں سے افضل ترین کلمہ طیبہ ہے اور کم درجہ راستہ سے تکلیف دہ شئی کا دور کرنا ہے اور حیا ایمان کا شعبہ ہے (بخاری و مسلم)

## حُسْنِ اخْلَاقِ وَمَعَانِثِ

حضرت نواس بن سیمان رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔

البر حسن الخلق والاثم  
ما حال فی صدرک وکرہت  
ان یطلع علیہ الناس  
(المسلم)

حسن اخلاق، نیکی ہے اور گناہ  
وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے  
اور اس پر لوگوں کے مطلع ہونے  
کو ناپسند جاتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو والعاص رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر کبھی فحش گفتگو نہیں فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔

ان من خیارکم احسنکم  
اخلاقاً  
تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس  
کے اخلاق سب سے بہتر ہوں  
(بخاری و مسلم)

## حلم و ترمی کی عظمت

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ رفیق یحب الرفق  
فی الامر کلہ  
اللہ تعالیٰ ترمی فرمانے والا ہے  
اور ہر معاملہ میں ترمی کو پسند  
فرماتا ہے۔  
(بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ انعام عطا فرماتا ہے جو سختی پر اور کسی دوسرے معاملہ میں عطا نہیں فرماتا۔

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان الرفق لا یکون فی  
شئ الا ذاتہ ولا یلتزم  
من شئ الا شانه (المسلم)

جس میں نرمی ہے وہ اسے  
خوبصورت بنا دے گی نرمی  
کا نہ ہوتا بندے کو عیب دار  
کر دیتا ہے

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔

من یحرم الرفق یحرم الخیر  
ترمی سے محروم خیر سے محروم ہوتا  
ہے۔

(المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب

کیا لوگ اسے سزا دینے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ  
دو، وہاں پانی بہا دو۔

فانما بعثتم مبرین ولم  
تبعثوا معسرین

تم آسانی کرنے والے بناؤ گئے  
ہو نہ کہ سختی کرنے والے۔

(البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔

لیسروا ولا تعسروا ولبتروا  
ولا تنفروا

آسانی پیدا کرو، مشکلات پیدا  
نہ کرو، محبت بانٹا کرو نفرت

(بخاری و مسلم) نہ پھیلایا کرو۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حیب بھی دو معاملات میں اختیار دیا جاتا تو ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر گناہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سب سے زیادہ دور ہو جاتے، آپ نے کسی ذاتی انتقام کبھی نہیں لیا ہاں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حدود توڑتا تو پھر اللہ تعالیٰ کی خاطر ان پر سزا نافذ ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اشج سے فرمایا تمہارے اندر ایسی دو خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔

الحلم والأتاة  
حوصلہ اور تسلی سے کام کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت حاشیہ والی چادر اوڑھ رکھی تھی، ایک بدو نے اس چادر کو آپ کے گلے میں ڈال کر اس قدر کھینچا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک گردن میں اس کا نشانہ دیکھا پھر کہنے لگا جو اللہ تعالیٰ کا تمہارے پاس مال ہے وہ مجھے دیدو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور اسے عطیہ دینے کے لئے فرمایا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے میں اب بھی دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نبی کے بارے میں بیان فرمایا اسے قوم نے سخت زخمی کر دیا اور وہ اپنے چہرہ سے خون صاف کرتے ہوئے کہنے

گے۔

اللہم اغفر لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ  
اے اللہ میری قوم کو معاف  
فرما دے کیونکہ یہ مجھے نہیں  
جانتے۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا گراتے والا پہلوان نہیں ہوتا بلکہ  
اتما الشدید الذی یملک  
نفسہ عند الغضب  
پہلوان وہ ہے جو غصہ کے موقع  
پر اپنے اوپر کنٹرول کرے۔  
(بخاری و مسلم)

## شگفتہ چہرہ اور شیریں گفتگو

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جانو  
ولوان تلقی احوال بوجہ  
طلیق (المسلم)  
اگرچہ وہ اپنے بھائی سے شگفتہ  
چہرہ سے ملاقات کرتا ہی ہو  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

والکلمۃ الطیبۃ  
صدقۃ  
ہر اچھی بات صدقہ ہے  
(بخاری و مسلم)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔

آگ سے بچو اگر چہ چھلکا کھجور کے ذریعہ  
ہو جس کے پاس یہ بھی نہ ہو تو  
اچھی بات کافی ہے۔

التقواتار و لولبشق تمرّة  
فمن لم يجد فيكلمة  
طيبة (بخاری و مسلم)

## سلام کا پھیلانا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ہے ایک شخص  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا سلام بہتر ہے؟ فرمایا مخلوق  
کو کھانا کھلایا اور ہر ایک کو سلام کہنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا تم ایمان کے بغیر جنتی نہیں اور اس وقت تک ایمان والے نہیں یہاں  
تک کہ تم آپس میں محبت کرو اور تمہیں ایسی شئی بتاؤں جو تم میں محبت پیدا  
کر دے۔؟

افشوا السلام بليتكم  
آپس میں خوب سلام کہا کرو  
(المسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا چالیس اچھی خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ بکری کا عطیہ ہے  
ان میں سے کسی ایک کو بجالانے سے اتنا جنتی بن جاتا ہے ان میں سے  
سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، اور راستہ سے تکلیف وغیرہ کا  
دور کرنا ہے۔  
(بخاری)

## مصافحہ کرنا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہاں کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

## کافر کو سلام نہ کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام میں ابتداء نہ کرو، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ تمہیں سلام دیں تو جواباً فقط و علیکم (تم پر ہو) کہو (بخاری و مسلم)

## کسی کے گھر میں بے اجازت جھانکنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کے گھر بے اجازت جھانکے  
 فقد حل لہم ان یفقتوا عینہ ان کے لیے اسکی آنکھ بھوڑ دینا جائز ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں جھانکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف تیرے کراٹھے میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ اب اسے تیرا رنے کی تدبیر فرما رہے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ اتور میں جھانکا اس وقت آپ سراقہ میں کنگھی فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے تیرے دیکھنے کی اطلاع ہو جاتی تو میں تیری آنکھ میں تیرا مارتا۔

انما جعل الاستئذان من ان آنکھوں کی وجہ سے ہی تو  
اجل البصر (بخاری و مسلم) اجازت لینے کا حکم ہے۔

## کسی کی باتیں سننا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہ تھا تو کہ وہ جو کہ دودانوں کو چوڑونے اور وہ نہیں کر سکے گا جس نے کسی کی بات سنی حالانکہ وہ اسے ناپتد کرتا تھا۔

صب فی اذنیہ الادل اس کے کانوں میں تانیا پھگلا  
یوم القیامۃ کمر ڈالا جائے گا

اور جس نے تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا  
اس میں روح ڈال اور وہ نہیں ڈال سکے گا (بخاری)

## معاشرہ میں ایمان کی حفاظت نہ کر سکنے والے کیلئے خلوت

حضرت عامر بن سعد سے مروی ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ باہر اپنے اونٹوں میں رہتے ان کا بیٹا حضرت عمران کے پاس گئے جب حضرت سعد نے دیکھا تو فرمایا میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا



ہوں بیٹے نے عرض کیا آپ نے لوگوں کو چھوڑا اپنے اونٹوں اور بکریوں میں رہنا شروع کر دیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا خاموش رہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

ان اللہ يحب العبد التقي  
اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند  
الغنى الخفى (المسلم)  
فرماتا ہے جو متقی قانع اور مخفی

رہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں میں افضل آدمی کون ہے؟ فرمایا وہ مومن جو جان و مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا وہ شخص معتزل فی شعب من  
الشعاب يعبد ربه  
اپنے رب کی عبادت کرتا ہے  
دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

يتقى الله ويدع الناس  
من شره  
اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرتا  
ہے اور لوگوں کو شر کی وجہ سے  
چھوڑ دیتا ہے۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب مسلمان کا سب سے بہتر مال

غنا يتبع بها شعث الجبال  
ومواقع القطر يفر دینه  
بکری ہوگا جس کی وجہ سے وہ پہاڑوں  
کی چوٹیوں پر فتنوں سے بچ کر  
من الفتن (البخاری)  
الگ تھلگ رہے گا۔

انہی سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا کاروبار

سب سے بہتر ہوگا جو پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی واوی میں بکریاں چرائے گا،  
 نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے اور موت تک اپنے رب کی عبادت کرے  
 لیس من الناس الا فی  
 خیر (المسلم)  
 لوگوں کے ساتھ صرف خیر میں  
 ہی رہنا چاہیے۔

## غصہ پی جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 ایک شخص نے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا غصہ نہ  
 کیا کرو اس نے بار بار پوچھا آپ نے ہی فرمایا غصہ نہ کیا کرو انہما سے  
 مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہیں جو پچھاڑ  
 دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر کنٹرول کرے۔  
 (بخاری و مسلم)

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے ہے دو آدمی حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے قریب لڑ پڑے ان میں سے ایک کا نہایت ہی غضبناک،  
 سرخ چہرہ اور اس کی رگیں پھول گئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ  
 کر فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں جسے پڑھنے سے یہ غصہ دور ہو جاتا ہے اور  
 وہ ہے

اعوذ باللہ من الشیطن  
 الموحیم۔  
 میں لعنتی شیطان سے اللہ کی پناہ  
 میں آتا ہوں۔

اس آدمی نے دوسرے سے پوچھا تم جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کیا نہیں بتایا آپ نے فرمایا ہے۔

میرے پاس ایسا کلمہ ہے جس کے پڑھنے سے غصہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ہے اس آدمی نے اسے کہا۔  
 امجنونا ترانی؟ کیا تو مجھے دیوانہ محسوس کرتا  
 (بخاری و مسلم) ہے؟

## تعلق منقطع کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں تعلق منقطع نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، آپس میں بغض و حسد نہ کرو۔

وَكُونُوا عَمَلًا لِلَّهِ اخْوَانًا وَلَا  
 يَحِلُّ الْمُسْلِمَانِ يَهْرَاخَاهُ فَوْقَ  
 ثَلَاثَ  
 اللہ کے بندوں آپس میں بھائی بھائی  
 بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے  
 یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے  
 زائد اپنے بھائی سے تعلق منقطع  
 کرے۔

حضرت ابو الیوب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تعلق منقطع کرے۔

وَجَيِّرُهُمَا الَّذِي يَبْذُرُ بِالسَّلَامِ  
 اور ان میں سے افضل وہ ہے جو  
 سلام میں ابتدا کرے  
 (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس

کی عبادت کریں گے۔

ولکن فی التقریش بلیتہم  
(المسلم)  
لیکن وہ تمہارے درمیان افتراق  
و انتشار پیدا کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہر سو موارا اور جمعرات کو تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ  
مشرک کے علاوہ تمام کو معاف فرمادیتا ہے مگر وہ شخص اس کے اور دوسرے  
کے درمیان بعض ہو فرمایا جاتا ہے۔

اترکوا ہذین حتی یصلحا  
(المسلم)  
انہیں صلح کے وقت تک چھوڑ  
دو۔

## کسی مسلمان کو کافر کہنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کو کہتا ہے۔

یا کافر فقد باء بها احد  
ہما قان کان کما قال والا  
رجعت (بخاری و مسلم)  
تو کافر ہے اگر وہ کافر ہے تو ٹھیک  
درست کہنے والے پر کفر لوٹ آئیگا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو یہ فرماتے ہوئے سنا اگر کسی کو کافر کہا یا اللہ کا دشمن کہا حالانکہ وہ ایسے  
نہیں تھا تو وہ کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔

(بخاری)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے ہے مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم نے درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائی وہ اس کے مطابق ہے جس نے خودکشی کر لی اسے روز قیامت عذاب دے جائے گا۔ اور آدمی پر وہ نذر لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں، کسی مومن پر لعنت اسے قتل کر دینے کے مترادف ہے۔

ومن رمی موماً بکفر فهو  
كفله (بخاری و مسلم)

جس نے کسی کی طرف کفر کی نسبت  
کی وہ اس کے قتل کے مترادف

ہے۔

## کسی آدمی یا جانور پر لعنت کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں ابتدا کرتے والے کو گناہ ہوگا یہاں تک کہ مظلوم زیادتی کرے (المسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سباب المسلم فسوق وقتاله  
کفر (بخاری و مسلم)

کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور  
اس کا قتل کفر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی اپنے والدین کو کیسے گال دے سکتا ہے؟ فرمایا

یہ دوسرے کے والدین کو گالی دے اور دوسرا جواباً اس کے والدین کو  
گالی دے (البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
لا ینبغی لصدیق ان  
یکون لعاناً (المسلم)  
کسی بھی دوست کو لعنت کرنے  
والا نہیں ہونا چاہیے۔  
حضرت ابو ذر داء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یکون اللعانون شفعاء  
ولا شہداء یوم القیامة  
لعتت کرنے والے روز قیامت  
شفیع اور گواہ نہیں بن سکیں گے۔  
(المسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ سفر میں تھے ایک انصاری خاتون نے سواری کو ڈانٹتے ہوئے اس  
پر لعنت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا  
خذوا ما علیہا ودعوها  
فانہا ملعونة  
اپنا سامان لے کر نیچے اتر جاؤ  
اسے چھوڑ دے کیونکہ یہ لعنتی  
ہے۔

حضرت عمران کہتے ہیں، وہ منظر اب بھی میری آنکھوں میں ہے۔ وہ  
خاتون لوگوں کے درمیان پیدل چل رہی ہے اور کوئی اس کی عزت نہیں کر  
رہا۔  
(المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا سات ہلکے اشیا سے بچوان میں آپ

نے مومن پاکیزہ خواتین پر تہمت کا ذکر بھی فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جس نے کسی غلام پر زنا کی تہمت لگائی اس پر روز قیامت حد جاری کی جائے گی مگر یہ کہ وہ سچا ہو۔ (بخاری و مسلم)

## زمانہ کو گالی دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے آدمی زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں خود ہوں میرے ہاتھ میں رات اور دن ہے ایک روایت کوئی زمانہ کو گالی نہ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود زمانہ ہے بخاری کی روایت میں ہے انکو کو کرم نہ کہو، زمانے کی برائی بیان نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود زمانہ ہے۔

## ہتھیار سے اشارہ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اپنے بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے ہو سکتا ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے وہ چلوا دے اور اس وجہ سے وہ دوزخی ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلحہ کے ساتھ کسی کی طرف اشارہ کیا اس پر ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔ (المسلم)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان تلوار سے لڑتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے، ایک روایت میں ہے کہ جب دو مسلمان ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاتے ہیں تو وہ دوزخ کے کنارے ہوتے ہیں جب قتل کر دے تو اس کے اندر داخل ہو جاتے ہیں ہم نے عرض کیا قاتل تو دوزخی ہوا مگر مقتول کیوں؟ فرمایا

انہ قد اراد قتل صاحبه کیونکہ اس نے بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا  
(بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔

سیاب المؤمن فسوق و کسی مؤمن کو گالی دینا فسق اور قتالہ کفر اسے قتل کرنا کفر ہے

## لوگوں کے درمیان صلح کروانے پر اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے لوگوں کو سلام کہنا صدقہ ہے، دو آدمیوں کے درمیان صلح کروانا صدقہ ہے کسی کی مدد کرنا خواہ چار پائے پر بٹھانا اور سامان لادنے میں مدد کرنا صدقہ ہے، اچھی بات صدقہ ہے، نماز کی طرف ہر قدم صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا صدقہ ہے

## چغلی کی بُرائی

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔



لا یدخل الجنة تمام  
(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب دیا جا رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پر بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے ان میں سے ایک چغلیخوڑ تھا جبکہ دوسرا پیشاب کی نجاست سے نہیں بچتا تھا۔  
(بخاری و مسلم)

## غیبت کی برائی

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا۔

ان دماءکم و اموالکم و  
اعراضکم حرام علیکم  
اسی طرح جس طرح آج کے دن کی عزت، اس ماہ میں اور اس شہر  
میں ہے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کل المسلم علی المسلم حرام  
دمہ و عرصہ و مالہ  
ہر مسلمان کا خون، عزت اور  
مال دوسرے مسلمان پر حرام  
ہے۔  
(بخاری و مسلم)

ابھی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ مفلس کون ہے عرض کیا جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں فرمایا روز قیامت وہ امتی مفلس ہوگا جو نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر ہائے گامگرا کس نے کسی کو گالی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کا خون بہایا اور کسی کو مارا ہوگا اس کی نیکیاں ان کو دیدی جائیں گی اور اگر یہ باقی نہ رہیں تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (المسلم)

ابھی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو غیبت کیا ہوتی ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ ذکر احوال بہا یکرہ اپنے بھائی کی وہ بات بیان کرنی جو اسے ناپسند ہو۔

عرض کیا گیا اگر وہ بات اس بھائی کے اندر موجود ہو فرمایا۔  
ان کان فیہ ما تقول ان کان فیہ ما تقول  
فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بہتہ۔  
اگر تمہ نے جو کچھ بیان کیا اس کے اندر ہے تو یہ غیبت ہے اگر نہیں تو وہ بہتان ہے۔

## زیادہ گفتگو کی برائی

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا من سلم المسلمون من جس کی زبان و ہاتھ سے دوسرے

لسانہ دیدہ

مسلمان محفوظ رہیں۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ و زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

والمہاجر من ہجر ما تہی

اور ہجرت کرنے والا وہ ہے

اللہ عنہ (بخاری و مسلم)

جس نے وہ کام و عمل چھوڑ

دیا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھے شرمگاہ اور زباں کی ضمانت دیدے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا بعض اوقات آدمی بغیر غم و فکر ایسی بات کر دیتا ہے جس سے وہ دوزخ میں اتنا گہرا گرتا ہے کہ اس کا فاصلہ مشرق و مغرب کے درمیان ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات آدمی ایسی بات کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے بعض اوقات ایسا کلمہ کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی حاصل ہوتی ہے اور وہ اسے دوزخ بنا

دیتا ہے۔ (بخاری)

## حسد سے بچنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدظنی سے بچو کیونکہ یہ جھوٹا ہے۔ کسی کی ٹوٹھ میں نہ رہو، کسی پر حسد نہ کرو، کسی سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے متہ نہ پھیرو، میرے ارشاد کے مطابق اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا نہ اسے رسوا کرتا ہے۔ اور نہ اسے حقیر جانتا ہے تین دفعہ سینہ اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہوتا ہے، کسی شخص کے شریر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر جانتے، ہر مسلمان کا خون، مال اور ابرو دوسرے پر حرام ہے۔ (بخاری و مسلم)

## تواضع پر اجر :- حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی فرمائی ہے تم تواضع کرو اور کوئی کسی پر فخر نہ جتاؤ اور نہ کوئی کسی پر سرکشی کرے۔ (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے سے عزت بڑھتی ہے۔

وما تواضع لله الا دفعه  
الله (المسلم) جس نے اللہ کی خاطر تواضع  
کی اللہ تعالیٰ سے بلندی و

## رفعت عطا فرمائے گا

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عزت میرا تمہ بند ہے اور کبریائی میری چادر ہے جس نے ان میں میرے ساتھ تنازعہ کیا میں اسے عذاب دوں گا۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں اہل نار کون ہے؟ فرمایا ہر غلیظ و سخت، بخیل اور متکبر (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ کو ڈھانپا گیا ہے۔ دوزخ کہتی ہے مجھ میں جبار اور متکبر ہیں، جنت کہتی ہے مجھ میں مسلمان اور مساکین ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو جنت میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تو آگ میرا عذاب ہے جس پر چاہوں گا عذاب دوں گا۔ اور دونوں کو بھر دوں گا (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آدھیوں کے ساتھ روز قیامت اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا نہ ان کو پاک فرمائے گا، نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، زانی بوڑھا، جھوٹا حاکم، محتاج متکبر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہ ہو گا ایک آدمی نے عرض کیا ہر آدمی چاہتا ہے اس کے کپڑے اور جوتے

خوبصورت ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ خود جمیل ہے جمال کو پسند فرماتا ہے۔  
تکبر یہ ہے کہ انسان حق کو نہ مانے اور لوگوں کو حقیر جانے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک آدمی تھا جو تکر سے کپڑا گھسیٹ کر چلتا تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک نیچے دھنستا رہے گا۔ (البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تکبر کے ساتھ چلنے سے کنگھی کیے چل رہا ہے اس کے چلنے میں غرور تھا اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا اور وہ قیامت تک دھنستا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا گھسیٹ کر تکبر سے چلے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

ان انا ذی یسترخی الا ان  
اتعاہدہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
لست ممن یفعلہ خیلاً  
تم تکبر کرنے والوں میں سے  
نہیں ہو۔ (البخاری)

## سچ بولنے کا مقام

حضرت عبداللہ بن کعب سے ہے میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں غزوہ تبوک کے علاوہ کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا، اگر غزوہ بدر میں رہ گیا تھا تو اس میں کسی پر عتاب نہ ہوا تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ قافلہ کے لیے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے اور کفار کے درمیان اچانک جنگ کروادی، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لیلۃ العقبہ کو حاضر تھا جب اسلام پر عہد ہوا مجھے اس کے عوض بدر میں حاضر ہونا محبوب نہیں اگرچہ بدر کا مقام لوگوں کے ہاں بہت ہے، تبوک میں رہ جانے کا واقعہ کچھ جوں ہے ان دنوں مجھ سے قوی اور بہتر حالت والا کوئی نہ تھا، اللہ کی قسم میں نے اس غزوہ سے پہلے کبھی دو سواریاں جمع نہیں کی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ کے لئے سخت گرمی میں سفر فرمایا بڑا طویل اور مشکل راستہ کا سفر تھا، مقابل دشمن کی تعداد بھی کثیر تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس کے لئے خوب تیاری کا حکم دیا اور انہیں منزل کی نشاندہی بھی فرمائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استقدّر مسلمان جمع ہوئے کہ ان کے نام جمع نہیں ہوئے حضرت کعب کہتے ہیں بہت کم آدمی تھے جو غائب ہونے کا ارادہ کرتے تو یہ گمان کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہو جائے گی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ کے لئے نکلے تو پھل اور فصلیں پک

رہی تھیں، میرا جھکاؤ ان کی طرف تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں  
 نے تیاری کی، میں نے سوچا کل صبح تیار ہو کر شامل ہو جاؤں گا کیونکہ دل  
 میں تھا میں جب چاہوں گا شامل ہو جاؤں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور  
 صحابہ سفر پر روانہ ہو گئے۔ لیکن میں تیاری نہ کر سکا حتیٰ کہ اس قدر لیٹ  
 ہو گیا کہ قافلہ کو پانا مشکل ہو گیا لیکن میرے ذہن میں اب بھی یہی تھا  
 کہ میں پالوں گا کاش میں روانہ ہو چکا ہوتا لیکن پھر سستی ہو گئی  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جانے کے بعد گھر سے باہر نکلتا  
 تو اس بات سے پریشان ہوتا تو انہی لوگوں کو پاتا جو نفاق میں مشہور  
 تھے یا وہ لوگ تھے جن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عذر تھا، حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ان کو سفر میں یاد نہ فرمایا۔ تیوک میں آپ صحابہ کے اندر تشریف  
 فرماتے فرمایا کعب بن مالک کو کیا ہوا؟ بنو سلمہ کے شخص نے عرض کیا  
 یا رسول اللہ اسے ٹھنڈک اور انگور کے پھل نے روک لیا ہے۔

حضرت معاذ کہتے لگے تو نے اچھا نہیں کیا اللہ کی قسم ہم ان میں  
 خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار  
 فرمائی، اتنے میں آپ نے دور سے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا،  
 ابوخیثمہ ہر جا جب پہنچے تو وہ ابوخیثمہ انصاری ہی تھے۔

حضرت کعب کہتے ہیں جب مجھے علم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 واپس تشریف لارہے تھے میں نہایت پریشان ہوا میں نے سوچنا  
 شروع کر دیا جھوٹ بولوں یا ایسی کوئی بات کہوں جس سے تارا ضنگی دور  
 ہو جائے میں نے ہر ایک سے مشورہ بھی لیا جب بتایا گیا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کل تشریف لارہے تو میرے باطل خیالات ختم ہو گئے اور میں نے



سچ لیا میں اس طریقہ سے بہتر نجات نہیں پاسکتا اس لئے میں نے سچ بولنے کا عزم کر لیا، آپ حسبِ معمول واپسی پر مسجد میں تشریف لائے دو نفل ادا فرمائے پھر لوگوں سے ملاقات کے لئے آپ تشریف فرما ہوئے غزوہ میں شرکت نہ کرنے والے آئے اور حلف اٹھا اٹھا کر عذر بیان کرنے لگے وہ اسٹی سے زائد افراد تھے، ان کے عذر قبول کرتے ان کے لئے استغفار کرنے ہوئے ان کے معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا حتیٰ کہ میری ماری آئی میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے ناراض ہونے والے کی طرح تبسم فرمایا اور فرمایا آگے آؤ، میں سامنے بیٹھ گیا۔ فرمایا کیا وجہ ہے پیچھے رہ جانے کی؟ کیا تیرے پاس سواری نہ تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص دنیا دار ہوتا تو میں کسی حیلہ سے اس کی ناراضگی دور کر دیتا، اللہ کی قسم میں جانتا ہوں اگر میں اسے آج جھوٹ بولا، کر آپ کو راضی کر لیا تو اللہ نے ناراض ہو جائے گا اور اگر میں نے سچ بولا آپ ناراض تو ہوں گے مگر میرا ہے اللہ تعالیٰ مجھے صاف فرمادے گا اللہ کی قسم میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے میں طاقت بھی رکھتا تھا اور خوشحال بھی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اما هذا صدق فقد يقضى

اللہ قیامت

اللہ تعالیٰ نے ہرے ہرے

میں فیصلہ نہ فرمادے۔

میں اٹھا تو میرے پیچھے بنو سلمہ کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم تو نے اس سے پہلے کیا ہوا ہے؟ یہی کی تو ہے کیوں نہ رہے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح عذر کر لیا جیسے دیگر لوگوں  
 نے کر لیا اور تیرے اس گناہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم استغفار کرتے  
 لئے کافی ہو جاتی انہوں نے مجھے اس طرح قائل کر لیا کہ میں نے ارادہ  
 کر لیا کہ میں واپس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی  
 تکذیب کروں پھر میں نے ان سے پوچھا یہ معاملہ کسی اور کے ساتھ  
 بھی ہوا ہے؟ کہتے لگے اور دو آدمیوں کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے، انہیں  
 بھی وہی کچھ کہا گیا ہے جو تجھے کہا گیا پوچھا وہ کون ہیں؟ کہتے لگے حضرت  
 مرارہ بن ربیعہ عامری اور حضرت ہلال بن امیہ واقفی، یہ دونوں بدری  
 صحابہ اور معتبر تھے جب ان کا تذکرہ ہوا تو میں نے واپسی کا ارادہ ترک  
 کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ہم تینوں سے مسلمانوں  
 کو گفتگو کرنے سے منع فرما دیا لوگوں نے ہم سے اس طرح اجتناب  
 شروع کر دیا کہ میں نے محسوس کیا زمین پر ہمیں پہچانتا ہی کوئی نہیں، اس  
 حال میں ہم نے پچاس راتیں بسر کیں، میرے دیگر دو ساتھی بوڑھے تھے  
 وہ گھر پڑے روتے رہتے میں چونکہ نوجوان اور طاقتور تھا اس لئے  
 نماز کے لیے جاتا، بازار چکر گاتا لیکن میرے ساتھ کوئی کلام نہ کرتا  
 نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا دل میں سوچتا سلام  
 کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہونٹ حرکت فرمانے  
 ہیں یا نہیں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز ادا کرتا اور چوری  
 چوری دیکھتا، جب میں نماز میں ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف  
 دیکھتے، جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ نظر  
 اقدس پھیر لیتے، جب مسلمانوں کی طرف سے انقطاع کافی دنوں سے

تھا تو میں اپنے چچا ذاد بھائی کے پاس باغ میں دیوار بچانہ کر گیا وہ مجھے تمام لوگوں سے محبوب تھے میں نے سلام دیا، اللہ کی قسم اس نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے کہا اسے ابقتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تو نہیں جانتا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکھتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے پھر وہی بات کہی وہ خاموش رہے میں نے سہ بارہ یہ بات کہی وہ خاموش رہے۔ وہ بولے اور کہنے لگے اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں دیوار بچانہ کر واپس ہوا، میں شہر مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا تو ایک شامی شخص جو یہاں تجارت کے لئے آیا کرتا تھا لوگوں سے پوچھ رہا تھا کعب بن مالک کون ہیں اور کہاں ہیں؟ لوگوں نے اشارہ سے بتایا وہ میرے پاس آیا اور مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا میں نے اسے پڑھا تو لکھا تھا ہمیں یہ اطلاع ملی ہے تیرے صاحب نے تجھ سے بے وفائی کی ہے گھر بار میں تیرے لئے کچھ نہیں چھوڑا تو ہمارے پاس آجا ہم تجھے مقام دیں گے، میں پڑھتے ہی سمجھ گیا یہ بھی آزمائش ہے میں نے وہ خط پھاڑ کر آگ میں پھینک دیا حتیٰ کہ جب چالیس دن گزرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیغام میرے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے اپنی بیوی کو جدا کر دو میں نے کہا کیا اسے طلاق دے دوں؟ کہا نہیں بس جدا کر دو اس کے پاس نہیں جاتا، اسی طرح کا پیغام میرے دیگر ساتھیوں کو بھی ملا، میں نے بیوی سے کہا اس معاملہ کا فیصلہ جب تک اللہ تعالیٰ فرما نہیں دیتا تم اپنے والدین کے ہاں چلی

حاؤ، حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! وہ بوڑھے بے سہارا ہیں اور ان کی خدمت کرنے والا کوئی نہیں کیا ان کی خدمت بھی نہ کروں؟ فرمایا خدمت کر سکتی ہوں لیکن دیگر خفقات کی اجازت نہیں عرض کیا یا رسول اللہ وہ ایسے معاملات پر قادر نہیں ہیں اور وہ تو اس دن سے لے کر آج تک رو ہی رہے ہیں، مجھے میری بیوی نے کہا کاش تو بھی جنوہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدمت کی اجازت طلب لیتا تو جس طرح ہلال کی بیوی کو اجازت مل گئی ایسے ہی تجھے بھی مل جاتی لیکن میں نے کہا میں ہرگز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ مانگوں گا کیا خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم دیں؟ اور میں نہ جوان آدمی ہوں جب اس حال میں بچپن میں راتیں مکمل ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ میں نے صبح کی نماز اپنے گھر کی چھت پر ادا کی، اپنے حال میں اللہ بزرگ و برتر کو یاد کر رہا تھا۔ میں اپنی جان سے تنگ تھا، زینتِ عام و سعتوں کے باوجود مجھ پر تنگ تھی تو اچانک میرے جیل سے آواز سنی اسے کعب ان اللہ تجھے مبارک ہو، میں سپردہ میں گر گیا اور جا رہا، لیا کہ وقت خوشی پہنچا، اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے وقت ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا لوگ آ کر ہمیں مبارک باد دیتے گئے، کوئی گھوڑے پر سوار ہو کر مجھے اطلاع دیتے گئے دہڑامگر پہاڑ کی آواز مجھے پہنچا پہنچ گئی تھی جب میرے پاؤں وہ شخص آیا جس نے آواز بلند کی تھی تو میں نے اسے بشارت کے بدلے میں اپنے کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے اللہ کا قسم میرے پاس اس دن ان کے علاوہ کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔ نے ماڈرن کیریئر

پہنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس کی طرف چلا لوگ  
 گروہ درگروہ مجھے قبولیت تو یہ پر مبارکباد پیش کرتے اور کہتے اللہ تعالیٰ  
 کا توبہ قبول فرماتا مبارک ہو حتیٰ کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان تشریف فرمائے تھے حضرت طلحہ بن  
 عبد اللہ میرے طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کرتے ہوئے مبارک  
 باد دی، ان کے علاوہ ہائیرین میں سے کوئی نہ اٹھا ہمیشہ حضرت کعب  
 نے حضرت طلحہ کے اس عمل کو یاد رکھا، حضرت کعب کہتے ہیں جب  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو میرے سریم  
 آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اتنا خوشی سے چمک رہا تھا اور فرمایا  
 آج کا دن تیری تمام زندگی بہتر ہے عرض کیا یا رسول اللہ یہ انارت  
 آپ کی طرف سے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ  
 کی طرف سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ  
 کا چہرہ اقدس اس طرح چمک اٹھتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم  
 اس سے خوش ہونا محسوس کریتے ہیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خدمت میں بیٹھ کر عزت کیزیر، اپنی توبہ کی قبولیت پر سارا مال، اللہ اور اس  
 کے رسول کی بزرگاہ میں صدقہ پیش کرنا چاہتا ہوں فرمایا کچھ مال اپنے لئے  
 رکھ لو اور یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا تو میں شوہر مددوں لیا جو خیر سے  
 مجھے ملا تھا عرض کیا مجھے اللہ تعالیٰ نے سچائی کی وجہ سے نجات دی ہے  
 اب باقی زندگی ہی سچ پر ہی بسر کرو گا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ  
 تو میری طرف صدقہ پیش کرنا ایشیں ہیں طرا ا گیا بول محمد اللہ آج دن تک  
 اللہ نے جھوٹ نہیں بولا امید ہے اللہ تعالیٰ نے باقی زندگی بھی مجھے محفوظ

رکھے گا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

لقد تاب الله على النبي  
والمهاجرين والانصار  
الذين اتبعوه في ساعة  
العسرة حتى بلغ الله  
بهم رؤوف رحيم و  
على الثلاثة الذين  
خلفوا حتى اذا صاقت  
عليهم الارض بما رحبت  
حتى بلغ اتقوا الله وكونوا  
مع الصادقين -

یقیناً رحمت سے توجہ فرمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے  
نبی پر نیز مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے  
پیروی کی تھی نبی کی مشکل گھڑی میں حتیٰ کہ آپ  
نے یہاں تک پڑھا۔ بیشک وہ ان سے بہت  
شفقت اور رحم فرمانے والا ہے اور ان تینوں  
پر بھی جن کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا تھا یہاں تک  
تنگ ہو گئی ان پر زمین باوجود کشادگی کے  
حتیٰ کہ یہاں تک تلاوت فرمائی اللہ سے  
ڈرتے رہا کرو اور سچے لوگوں کے ساتھ  
ہو جاؤ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سے مجھے اللہ تعالیٰ  
نے اسلام کی توفیق دی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی بات  
کرتے سے بڑھ کر کوئی انعام نہیں ملا کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا ورنہ جھوٹ  
بولنے والے برباد ہو گے، اللہ تعالیٰ نے جب ان کے بارے میں وحی  
نازل فرمائی تو انہیں شریک ترین قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

سبخلقون بالله لکرا اذا  
انقلبتم اليهم لتعرضوا  
عنهم فاعرضوا عنهم انهم  
رحيم وما واهم جهنم  
جزاء بما كانوا يكسبون

قسیم کھائیں گے اللہ کی تمہارے سامنے جب  
تم لوٹو گے ان کی طرف تاکہ تم معاف کر دو تو منہ  
پھرو ان سے یقیناً وہ ناپاک ہیں اور ان کا  
ٹھکانا دوزخ ہے بدلہ اس کا جو وہ کمایا کرتے  
وہ قسیم کھاتے ہیں تمہارے لیے تاکہ تم خوش

يخلفون لكم لترضوا عنهم  
 فان ترضوا عنهم فان  
 الله لا يرضى عن القوم  
 الفاسقين

ہو جاؤ ان سے سویا در کھو اگر تم خوش ہو بھی  
 گئے تو پھر بھی اللہ ان نافرمانوں سے راضی نہ  
 ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ صدق، نیکی تک اور نیکی جنت تک پہنچا  
 دیتی ہے جب آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور اس کے لئے کوشش کرتا ہے  
 تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے جھوٹ سے بچو، جھوٹ، گناہ تک  
 اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے جب بندہ دایماً جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ  
 کے لئے کوشاں رہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا رات کو میرے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے بتایا جس کے منہ  
 کو بچاڑا جا رہا تھا وہ جھوٹا شخص تھا۔ اور یہ سزا اسے روز قیامت تک ملے گی۔

(البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا منافق کی علامات تین ہیں

اذا حدث كذب واذا وعد  
 خلف واذا عاهد غدرا  
 جب بات کرے جھوٹ بولے  
 وعدہ میں بے وفائی کرے جب  
 عہد کرے دھوکہ دے۔

مسلم کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے۔

دان صام وصلی وزعم انہ مسلم اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز ادا کرتا

(بخاری و مسلم) ہو اور یہ سمجھتا ہو میں مسلمان ہوں

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس میں چار پیرسی ہوں وہ پکا منافق ہے۔ اور جس میں ان میں سے کوئی ایک ہو اس میں منافق کی خصلت ہے، امانت میں خیانت کرنا، بات میں جھوٹ بولنا، معاہدہ میں دھوکہ دینا، بھگڑنے کے وقت گالی دینا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت تین آدمیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا اور نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

شیخ ذان و ملک کذاب بڑھا زاتی، بھوٹا حاکم اور  
و عائل مستکبر و المسلم، محتاج متکبر۔

## زوجہروں والا ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو مختلف مزاج والا پاؤ گے اسلام میں بھی دسی، تڑپیں جو جاہلیت میں بہتر تھے بشرطیکہ وہ اسلام کو خراب نہ بھیں، دو چیزوں والے لوگ ہیئت شریر ہوتے ہیں ان کا اس طرف اور چہرہ ہوتا ہے اور دوسری طرف دہرا چہرہ۔

(بخاری و مسلم)

حضرت محمد بن زید کا بیان ہے کچھ لوگوں نے میرے حیدر مجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا ہم بادشاہ کے پاس وہ بات کہیں کرتے



جو باہر کرتے ہیں تو فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ظاہری حیات میں ہم اسے  
تفاق شمار کیا کرتے تھے۔

کناعدہذا نفاقاً علی عہد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
(البخاری)

## غیر اللہ کی قسم کھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے  
جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی اٹھائے یا خاموش رہے حضرت  
ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من حلف بملۃ غیر الاسلام  
کا ذباً نہ ہو کما قال  
(بخاری و مسلم)

جس نے ملت غیر اسلامی پر  
جھوٹی کھائی وہ اپنی قسم کے  
مطابق ہے۔

## کسی مسلمان کو حقیر جاننا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے رسوا  
کرتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے۔ سینہ اقدس کی طرف تین دفعہ اشارہ کرتے  
ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہے، کسی آدمی کے شر کے لئے یہی کافی ہے کہ  
دوسرے مسلمان کو حقیر جانے۔

المسلم علی المسلم حرام دمہ  
وعرضہ ومالہ (المسلم)  
ایک مسلمان پر دوسرے کا خون  
عزت اور مال حرام ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کے دل میں ذرہ بھر تکبر ہو ایک  
آدمی نے عرض کیا ہر آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے خوبصورت  
ہوں فرمایا۔

ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر  
بطوا الحق وطمط الناس  
اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال  
کو پسند فرماتا ہے تکبر حق کو نہ

مانتا اور دوسروں کو حقیر جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جب تم کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ  
ہلاک ہونے والا ہوتا ہے (المسلم)

حضرت جناب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھائے کہ وہ فلاں کو معاف نہیں  
فرمائے گا۔ ایک شخص نے کسی دوسرے کے بارے میں کہا کہ فلاں کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں  
فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انی قد عفرت له واحبطت  
عملک (المسلم)  
میں نے اسے معاف فرما دیا اور  
تیرے اعمال ختم کر دیئے ہیں

## راستہ سے تکلیف دور کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں کم از کم درجہ راستہ سے تکلیف کو دور کرنا ہے۔

وارفہا قول لا الہ الا اللہ سب سے بلند مقام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرضت علی اعمال امتی حستہا وسیئہا فوجدت فی محاسن اعمالہا الا ذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالہا الخامة تکون فی المسجد لا تدفن۔ اور اسے دفن نہ کرنا پایا

مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیے گئے اچھے اور برے میں نے ان میں سے اعلیٰ عمل راستہ سے تکلیف کو دور کرنا پایا اور برے اعمال مسجد میں تھوکتا اور اسے دفن نہ کرنا پایا

(المسلم)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں نہیں جانتا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دنیا سے رخصت ہوتا ہوں یا بعد میں، مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جو نافع ہو تو آپ نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کرو دوسری روایت میں ہے کہ میں نے نافع چیز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا۔

اعذل الا ذی عن طریق المسلمین (المسلم) مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف کو دور کیا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آقا کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو سلام دینا صدقہ ہے دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ

ہے، چار پائیہ پر بوجھ لادنے میں مدد دینا صدقہ ہے اچھی بات صدقہ ہے،  
نماز کی طرف ہر قدم چلنا صدقہ ہے راستہ سے اذیت کو دور کرتا صدقہ ہے،  
(بخاری و مسلم)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کے ذریعہ سوساٹھ جوڑ بنائے جس نے ان کی تعداد کے مطابق  
اللہ کی بڑائی، اس کی حمد، تہلیل، تہلیل، تسبیح، استغفار، مسلمانوں کے راستے سے پتھر  
دور کیا یا کاٹا یا بڑی اور نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا تو وہ اس دن شام کو  
اس حال میں ہوگا۔

وقد ذبح نفسه عن اس نے اپنے نفس کو دوزخ  
النار (المسلم) سے محفوظ کر لیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بیان فرمایا ایک شخص راستہ پر چل رہا تھا اس نے دہان کاٹوں والی ٹہنی  
دیکھی تو اسے دور کر دیا۔

فشكر الله له فغفر له اللہ تعالیٰ نے اسے جزا دیتے  
ہوئے معاف فرما دیا۔

مسلم کی روایت میں ہے فرمایا میں نے ایسے شخص کو جنت میں  
چلتے ہوئے دیکھا جس نے ایسی ٹہنی راستہ سے دور کی تھی جو مسلمانوں  
کو تکلیف دے رہی تھی۔

## چھپکلی اور سانپ وغیرہ کا قتل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس نے پہلی ضرب میں ہی چھپکلی کو مار دیا اس کے لئے یہ یہ نیکی ہے جس نے اسے دوسری ضرب میں مار دیا اسے پہلے سے کم جزا اور جس نے تیسری سے مارا اس سے کم جزا ملے گی، دوسری روایت میں ہے جس نے پہلی ضرب سے مار دیا اس کے لئے سو نیکی ہے دوسری سے مارنے والے کے لئے اس سے کم اور تیسری سے مارنے والے کو اس سے کم جزا ملے گی۔  
حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کے قتل کا حکم دیتے ہوئے بتایا

کان ینفع علی ابراہیم اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام  
کی آگ میں پھونکیں ماری تھیں (البخاری)

حضرت عامر بن سعد اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا یہ فویسق (فاسق) ہے حضرت نافع کہتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تمام سانپوں کو مار دیا کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سانپ (جن) کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو پھر انہوں نے انہیں قتل کرنا چھوڑ دیا ایک روایت میں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا گھریلو جنات کو قتل نہ کیا کرو مگر دم کٹا اور دفعتاً سانپ کے قتل کی اجازت دی کیونکہ ان کو دیکھنے سے آنکھیں ختم ہو جاتی ہیں اور خواتین کے حمل گر جاتے ہیں۔

حضرت ابوسائب کا بیان ہے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ملنے ان کے گھر گیا، پہنچا تو وہ نماز ادا کر رہے تھے میں انتظار میں بیٹھ گیا گھر کے ایک کونے میں کھڑکھاٹ ہوئی میں نے دیکھا تو سانپ، میں

اسے مارنے کے لیے لپکا تو انہوں نے اشارہ سے روک لیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے فرمایا یہ سامنے والا گھر دیکھ رہے ہو۔ میں نے کہا ہاں کہنے لگا ہمارا ایک نوجوان تھا اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی ہم رسول اللہ کے ساتھ غزوہ خندق کے لئے گئے تو اس نوجوان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوپہر کے وقت گھر جانے کی اجازت مانگی آپ نے اسے اجازت دیدی اور فرمایا اسلحہ ساتھ لے جاؤ کہیں قبیلہ قریظہ تجھ پر حملہ آور نہ ہوں وہ آدمی اسلحہ لے کر گھر پہنچا تو اس کی بیوی دو دروازوں کے درمیان کھڑی تھی اس آدمی نے اسے نیزہ مارنے کا ارادہ کر لیا، خاتون نے کہا ایسا نہ کرو گھر میں داخل ہو کر اجرا سٹو میں باہر کیوں آئی ہوں، اندر جا کر دیکھا ایک بہت بڑا سانپ لیٹر پر لیٹا ہوا ہے اس نے نیزے کے ساتھ اس پر حملہ کر دیا وہ اس کے ساتھ چمٹ گیا، اس شخص نے صحن میں نیزہ گاڑ دیا، اس کے بعد وہ شخص بھی تڑپنا شروع ہو گیا اب حال یہ تھا کہ نہ معلوم پہلے سانپ مرتا ہے یا وہ نوجوان؟ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے اور عرض کیا آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے زندگی دے فرمایا اپنے دوست کے لئے استغفار کرو پھر فرمایا مدینہ طیبہ میں کچھ جنات ہیں جو مسلمان ہیں، جب تم ان میں سے دیکھو تو تین دن تک جانے کا کہو اگر اس کے بعد نظر آئے تو اسے قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ہوگا پھر فرمایا جاؤ اپنے دوست کو دفن کرو (المسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتوں کے قتل کا حکم دیتے ہوئے سنا، سانپ اور کتوں کو قتل کر دو، دو کالی لکیروں والے اور دم کٹے سانپ کو قتل کرو کیونکہ آنکھوں کی بینائی اور خواتین کے حمل کے لئے نقصان دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نبی کو کبڑی نے کاٹا تو انہوں نے کبڑیوں کا ٹھہر جلاتے کا حکم دیدیا تو ان پر وحی آئی تم نے تمام کو کیوں جلا یا اگر جلاتا تھا تو فقط ایک کو جلاتے جس نے تکلیف دی تھی۔

## وعدہ نبھانا

حضرت حدیقہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے دلوں میں امانت نازل کی گئی پھر قرآن نازل ہوا، لوگوں نے قرآن اور سنت سے سیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بیان فرمایا ایک آدمی سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی، اس کا معمولی نشان رہ جائے گا پھر آدمی سوئے گا تو اس سے امانت اس قدر اٹھالی جائے گی کہ اس کا اثر اس آبلہ جیسا ہوگا جیسے تم آگ اپنے پاؤں پر لگاؤ تو جگہ ابھر جاتی اور جگہ بلند ہو جاتی ہے حالانکہ اس میں کوئی شے نہیں ہوتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنگریزہ لیا اور پاؤں پر ملا۔ تو پھر لوگ آپس میں تجارت کریں گے لیکن امین کوئی نہ ہوگا حتیٰ کہ یہ بیان کیا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں آدمی امین ہے حتیٰ کہ آدمی کو کہا جائے گا کہ وہ کس قدر ظریف اور عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے برابر ایمان نہ ہوگا۔ (المسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر زمانہ میرا ہے پھر اس سے متصل لوگوں کا پھر اس سے متصل لوگوں کا ان کے بعد ایسے لوگ آئیں

گے جو گواہ بنیں گے بنائیں نہیں جائیں گے، خیانت کریں گے امانت ورتے ہوں گے، نذرمانیں گے پوری نہیں کریں گے اور ان میں مٹو پایا ظاہر ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامات ہیں بات کرے جھوٹ بولے، وعدے کے خلاف کرے اور امانت میں خیانت کرے (بخاری و مسلم) یہ اضافہ ہے۔

وان صام و صلی و زعم  
انہ مسلم

مگر چہ وہ روز رکھے نماز پڑھے  
اور کہے میں مسلمان ہوں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں چار چیزیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں کوئی ایک ہو اس میں نفاق کی ایک علامت ہے یہاں تک کہ اسے ترک کر دے امانت میں خیانت، بات میں جھوٹ، وعدہ کی خلاف ورزی، لڑتے وقت کافی، (بخاری و مسلم)

## دھوکہ کی مذمت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے جب روز قیامت اللہ تعالیٰ تمام اولیں و آخرین کو جمع فرمائے گا تو دھوکہ دینے والے کے لئے حصنہ ملندے گا کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کا دھوکہ ہے مسلم میں ہے

لعل تعادروا یوم القیامت  
یعرف بہ یقال ہذا دغدة  
فلاں

روز قیامت ہر دھوکہ دینے  
والے کے پاس حصنہ ہوگا جس  
سے اس کی پہچان ہو رہی ہوگی



کہ یہ دھوکہ باز ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت میں خود تین آدمیوں کے خلاف مقدمہ لڑوں گا۔

ایک وہ جس نے مجھے ضامن بنایا اور پھر دھوکہ کیا۔

دوسرا جس نے اُداد آدمی کو بیچ کر اس کی رقم کھائی۔

درجہل استاجرا جیداً دستو تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور

فی منہ العمل ولم یوفہ سے پورا کام لیا مگر اس کی مزدور کا

اجرد (البخاری) پوری نہ دی۔

حضرت یزید بن شریک سے ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ

عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اللہ کی قسم ہمارے پڑھنے کے لئے کتاب

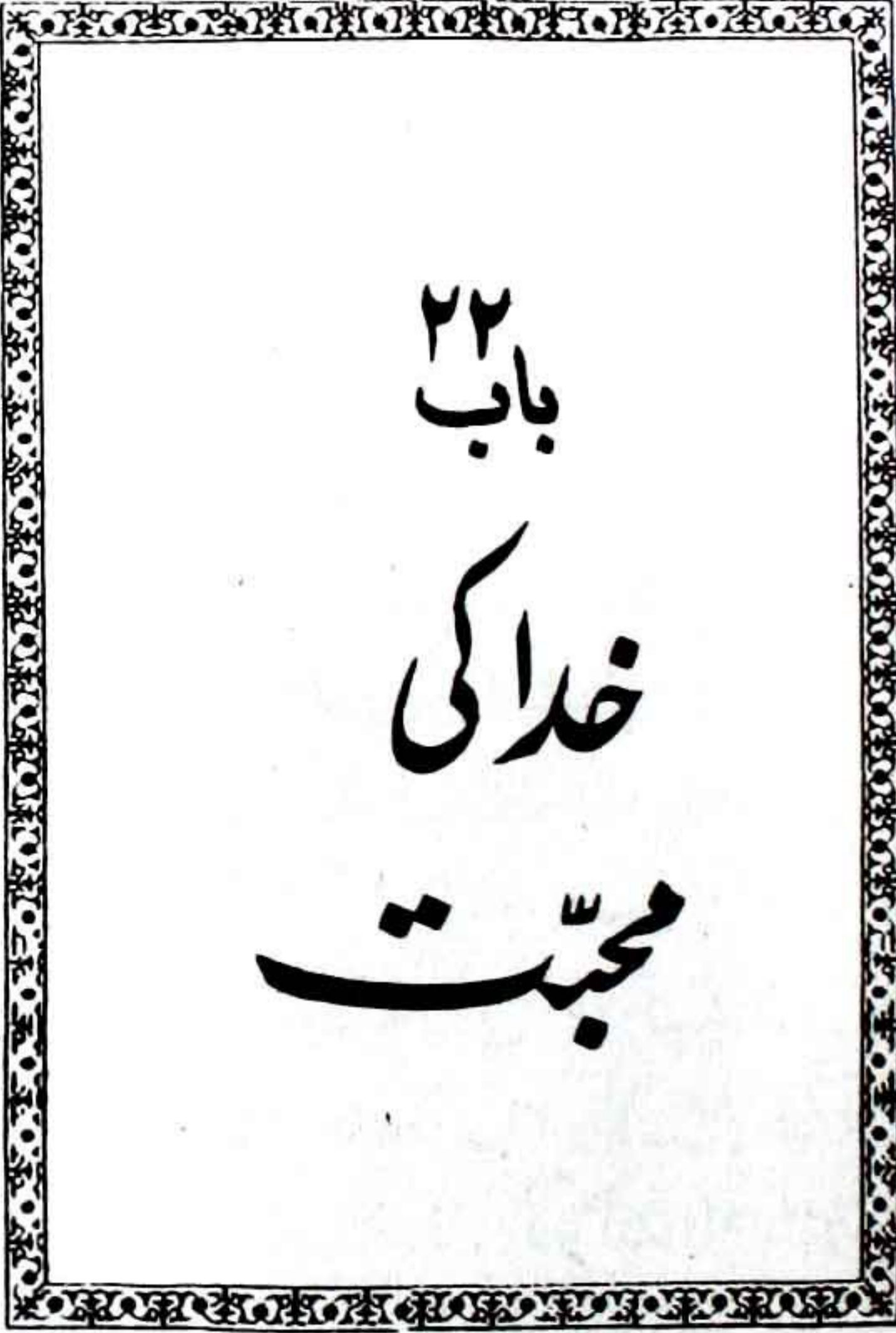
اللہ اور اس صحیفہ کے علاوہ کچھ نہیں وہ صحیفہ کھولا تو اس میں ادتھ کے دانت

اور جراحی چیزیں تھیں اور اس میں یہ فرمان نبوی تھا تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک

ہے اس کے لیے ہر کوئی کوشش کرے جس نے کسی مسلمان کو دھوکہ دیا اس

پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت، روز قیامت اللہ تعالیٰ اس

کے کوئی نفل اور فرص قبول نہیں فرمائے گا۔



حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے نین چیزیں ہیں جن سے تلاوتِ ایمان نصیب ہوتی ہے، جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہر شئی سے بڑھ کر محبوب ہوں، جو کسی سے بھی محبت فقط اللہ تعالیٰ کے لئے کرے، اور کفر کی طرف لوٹ کر جانا اس کے لئے ایسے ہو جیسے آگ کی طرف جانا ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا میری خاطر محبت کرنے والے کہاں ہیں آج میں انہیں اپنا سایہ عطا کرتا ہوں جبکہ آج میرے سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہیں۔ (المسلم)

انہی سے مروی ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ سایہ عطا فرمائے گا اس دن اس کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا، عادل حاکم، جس نے جوانی عبادت میں گزاری، جس کا دل مسجد سے محبت کرے، وہ دو آدمی جو رب کی خاطر جمع ہوئے اور اس کی خاطر جدا ہوئے وہ شخص جسے صاحب حسن و منصب عورت نے بُرائی کی دعوت دی تو جواباً کہا مجھے اللہ کا خوف ہے (بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کے لئے دوسری بستی گیا، اللہ تعالیٰ نے

راستہ میں فرشتے کو بھیجا ملاقات پر فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟  
کہا میں اس بستی میں بجائی کے ملاقات کے لئے جا رہا ہوں فرشتے نے  
کہا تیرے لئے اس کے پاس کوئی نعمت ہے اس نے کہا نہیں۔

انۃ احبہ فی اللہ  
میں فقط اللہ تعالیٰ کے لئے  
محبت کرتا ہوں۔

وہ فرشتہ کہتا ہے میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا پیغام لایا ہوں۔  
ان اللہ قد احب کما احببتہ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرتا  
فیہ (المسلم)  
ہے جیسا کہ تو اس کی خاطر محبت  
کرتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص نے آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے عرض کیا قیامت کب آئے گی فرمایا تم نے اس کے لئے کیا  
تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا۔

لا شئ الا انی احب اللہ  
و رسوله  
میرے پاس کچھ بھی نہیں ہاں  
میں اللہ تعالیٰ اور اس کے  
رسول سے محبت رکھتا ہوں۔

فرمایا۔

انت مع من احببت  
تم اس کے ساتھ ہو گے جس کے  
ساتھ محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کبھی ہم اتنے خوش نہیں ہوئے جس قدر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک فرمان پر ہوئے پھر کہنے لگے۔

فانا احب النبی صلی اللہ  
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

علیہ وسلم وایا بکر و عمر  
 ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں  
 وارجوا ان اکون معہم  
 امید ہے اس محبت کی وجہ سے مجھے  
 بحبی ایاہم  
 ان کی سنگت نصیب ہو جائیگی۔  
 (بخاری و مسلم)

بخاری کی روایت میں ہے ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا تم نے اس کے  
 لئے کیا تیاری کر رکھی ہے کہتے لگا۔

ما اعدت لہا الا انی  
 احب اللہ ورسولہ  
 میں نے کچھ تیاری نہیں کی البتہ  
 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے پیار ہے  
 آپ نے فرمایا

اتل مع من اجبت  
 تم اپنے محبوب کے ساتھ ہو  
 گے۔

حضرت انس نے پوچھا ہمارا حال بھی یہی ہوگا فرمایا ہاں؟  
 ففرحنا یومئذ فرحاً شدیداً ہم اس پر نہایت ہی خوش ہوئے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس آدمی کے بارے میں کیا  
 حکم ہے جو کچھ لوگوں سے محبت رکھتا ہے مگر ان سے اس کی ملاقات  
 نہیں ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

المؤمن مع من احب  
 آدمی اپنے محبوب کے ساتھ  
 ہی ہوگا۔  
 (بخاری و مسلم)

## جادو گر اور نجومی کی مذمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی استیلا سے بچو عرض لیا یا رسول اللہ و کون سی ہیں؟ فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق کسی کو قتل کرنا، سور بکھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جناب سے بھاگنا، مومن پاکیزہ خواتین پر تہمت لگانا (بخاری و مسلم)

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من اتى عرافا فسأله عن  
شئ فصدقه لم يقبل  
له صلوة له صلوة اربعين  
يوماً (المسلم)

جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے کوئی بات پوچھی اور اس کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرماتا۔

## تصویر کی مذمت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن لوگوں نے تصویر بنائی ان سے روز قیامت کہا جائے گا، انہیں زندہ کرو (بخاری و مسلم)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی تصویر پر پردہ کے پیچھے طاق میں رکھی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ کا

چہرہ اقدس متغیر ہو گیا فرمایا عائشہ روز قیامت سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا مقابلہ کرتے ہیں تو جہنم ان کے ٹکڑے کر کے تکیہ بنا لیا، دوسری روایت میں ہے میں نے ایک پادری جس میں تصاویر تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو دوزخ سے پردہ لگنے میں نے آپ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی محسوس کی عرض کیا۔

التوب الی اللہ والی رسولہ میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں

ماذا اذنت؟ تو بہ کرتی ہوں آقا کن سا گناہ ہو گیا ہے؟

فرمایا یہ چادر کس لئے ہے؟ عرض کیا اسے میں نے تو آپ کے لئے خریدا ہے تاکہ اس پر تشریف فرما ہوں، فرمایا، ان تصویر بناتے والوں کو

روز قیامت عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا ان میں زندگی پیدا کرو اور فرمایا جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سعید بن ابی الحسن کا بیان ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا میں تصویر بناتا ہوں اس بارے

میں مجھے بتائیے فرمایا میرے قریب آؤ وہ قریب ہوا فرمایا اور قریب آ جاؤ حتیٰ کہ آپ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا میں تجھے وہ سناتا ہوں جو

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ہر تصویر بنانے والا دوزخی ہے اس کی ہر تصویر کے عوض اس

کی جان بنا کر اسے عذاب دیا جائے گا، پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر تو تصویر بنانا ہی چاہتا ہے تو درخت کی بتلے یا ہر اس شئی کی جس میں روح

نہیں (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ

کو یہ فرماتے ہوئے ستاروں کی قیامت سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے  
دالوں کو ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
یہ سنا فرمایا اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے اس سے بڑا ظالم  
کون ہے جو میری تخلیق کا مقابلہ کرتا ہے۔ کیا وہ زرہ بنا سکتے ہیں، وہ  
دانہ بنا سکتے ہیں اور وہ ایک جو بنا سکتے ہیں (بخاری و مسلم)  
حضرت حیان بن حصین کا بیان ہے مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
نے فرمایا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بھیجا تھا۔

ان لاتدع صورة الاطمستها ولا  
قبرا مشرفا الا سویتہ  
ہر تصویر کو مٹادے اور ہر بلند قبر کو  
برابر کر دے۔

(المسلم)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس گھر میں تصاویر یا کتا ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے حضرت جبریل امین نے آنے کا وعدہ کیا مگر انہوں نے تاخیر کی آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم پر یہ بات نہایت شاق گزری آپ گھر سے باہر نکلے، حضرت جبریل  
سے ملاقات ہوئی آپ نے شکوہ فرمایا تو انہوں نے کہا میں اس گھر میں  
نہیں داخل ہوا کرتا جہاں کتا یا تصویر ہو۔



## کھیلنے کی مذمت

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 من لعب بالبرد شير فکاتھا جس نے زرد شیر کے ساتھ کھیل  
 صبغ بيده في دم خنزير کیا اس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر  
 (المسلم) کے خون میں رنگا۔

## اچھے ساتھی کی سنگت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اچھے اور برے دوست کی مثال ایسے ہے جیسے عطار اور بڑھئی کی دوکان  
 ہے عطر والے سے خوشبو لے یا نہ لے اس سے خوشبو کا حلہ ضرور ملے گا اور  
 اور بڑھئی کی بھٹی سے کپڑے جل جائیں گے یا بدبو حاصل ہوگی۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا تم میں سے کوئی مجلس میں کھڑا ہو کر پھر نہ بیٹھے ہاں کثادگی سے کام  
 لو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کثادگی پیدا فرمائے گا ایک روایت میں  
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کہ کوئی شخص آپ  
 کے لئے اٹھتا تو آپ اس مجلس میں نہ بیٹھتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب کوئی مجلس سے اٹھ کر جائے اور واپس آئے تو وہ وہاں بیٹھنے کے زیادہ

لائق ہے۔ (المسلم) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راستوں میں بیٹھنے سے بچو صحابہ تے عرض کیا یا رسول اللہ، ہم بیٹھ کر آپس میں گفتگو کہاں کریں؟ فرمایا اگر تمہیں وہاں بیٹھنا پڑ جائے تو اس کا حق ادا کرو عرض کیا وہ حق کیا ہے؟ فرمایا آنکھیں جھکاتا، تکلیف کو دور کرتا، سلام کا جواب دیتا، تنگی کا حکم اور برائی سے روکتا۔  
(بخاری و مسلم)

## شکار و حفاظت کے علاوہ کتا رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے حفاظت و شکار کے لئے کتا پالا ہر روز اس کے اجر سے دو قیراط کی کمی کی جائے گی۔  
(بخاری و مسلم)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبریل امین نے ملاقات کا وعدہ کیا لیکن وہ اس وقت نہ آئے فرماتی ہیں آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی وہ پھینک دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول وعدہ خلافی نہیں فرماتے پھر آپ متوجہ ہوئے تو آپ کی چار پائی کے نیچے کتے کا بچہ تھا فرمایا یہ کب داخل ہوا؟ میں نے عرض کی اللہ کی قسم میرے علم میں نہیں آپ نے اسے نکالنے کا حکم دیا تو اسی وقت جبریل امین آگئے آپ نے فرمایا تم نے اُنے کا وعدہ کیا تھا۔ میں انتظار میں رہا۔ انہوں نے کہا اس لئے میں نہیں آیا، ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔ (المسلم)

## تنہا سفر کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہا سفر کرنے کے بارے میں وہ جان لیں جو میں جانتا ہوں۔

ماسار راكب الليل وحده      تو کوئی رات کو تنہا سفر نہ کرے  
(بخاری)

## بغیر محرم کے عورت کا سفر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور اسخترت پر ایمان لائے وہ تین دن یا اس سے زائد سفر بغیر والد یا بھائی یا خاوند یا بیٹے یا محرم کے نہ کرے۔  
(بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے کوئی خاتون دو دن کا سفر، محرم یا خاوند کے بغیر نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ایک دن یا ایک رات کا بھی تذکرہ ہے۔

## سفر میں گھنٹی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملائکہ اس گروہ میں شامل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا گھنٹی ہو۔  
(المسلم)

انہی سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹی،  
شیطان کے مزامیر میں سے ہے۔

## رات کو مولیشی چھوڑنا

حضرت حابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا سورج ڈوبنے کے بعد مولیشی نہ چھوڑو کیونکہ سورج غروب  
ہونے کے بعد شیاطین کو چھوڑا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جب تم خوشحالی میں سفر کرو تو اونٹوں  
کو زمین سے ان کا حصہ دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی منزل پر پہنچو  
تاکہ سواری تھکاوٹ کی وجہ پریشان نہ ہو، جب تم سحری کے وقت پڑاؤ ڈالو تو  
راستہ سے بہٹ جاؤ کیونکہ وہ چو پائیوں اور رات کے کیرٹوں کا مرکز ہے۔  
(المسلم)

## پڑاؤ کے وقت دعا

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا جو کسی مقام پر اترے وہ یہ دعا کرے  
اعوذ بکلمات اللہ التامات مخلوق کے شر سے میں اللہ تعالیٰ  
من شر ما خلق کے کلمات مبارکہ کی پناہ میں  
آتا ہوں۔

تو وہاں سے کوچ تک کوئی شی نقصان نہیں دے گی۔  
(المسلم)

## غائبانہ دعا کا مقام

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے مجھے میرے سر کے تاج نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اذا دعا الرجل لا تحیه	جب کوئی شخص اپنے بھائی
بنظر الغیب قالت الملائکة	کے لیے غائبانہ دعا کرتا ہے
ولک بمثل (المسلم)	تو ملائکہ کہتے ہیں تجھے بھی اس
	مثل ملے۔

باب ۲۲

توبہ اور زہد

کا

بیان

## توبہ میں جلدی کرنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رات کو رحمت کا دست اقدس پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے پھر وہ دن کو رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے۔ (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربها	جس نے مغرب سے سورج
تطلع الشمس من مغربها	طلوع ہونے سے پہلے پہلے
تاب اللہ علیہ	توبہ کرنی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ
(المسلم)	قبول فرمائے گا۔

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب گناہ کرتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے رب میں نے گناہ کیا مجھے معاف فرما دے، رب اکرم فرماتا ہے میرے بندے نے جان لیا اس کا رب ہے جو معافی دیتا ہے اور گزشتہ کرتا ہے تو وہ معاف فرمادیتا ہے پھر جتنی دیر اللہ چاہتا ہے وہ گناہ سے بچتا ہے پھر دوسرا گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ مجھے معاف فرما دے، رب اکرم فرماتا ہے میرے بندے نے جان لیا

کہ میرا رب ہے جو معاف فرماتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ  
اسے معاف فرمادیتا ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے گناہ سے بچا رہتا  
ہے پھر اور گناہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے میرے رب میں نے گناہ کیا مجھے  
معاف فرمادے رب اکرم فرماتا ہے کہ بندے نے جان لیا اس کا رب  
ہے جو معافی دیتا ہے اور گرفت کرتا ہے تو اللہ رب العزت فرماتا ہے  
نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات اقدس کی مدح سے بڑھ کر کسی شے سے  
پیار نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح فرمائی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی  
غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فواحش کو حرام فرمایا اس سے بڑھ کر  
عذر سننے والا کوئی نہیں اسی وجہ سے اس نے کتب اور رسول بھیجے۔

(المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے قسم ہے اس ذات اقدس  
کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر  
دے اور تمہاری جگہ ایسے لوگ لاتے جو گناہ کر کے اس سے معافی مانگیں اور  
معافی دی جائے۔ (المسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جہینہ قبیلہ کی ایک  
خاتون جو زنا کی وجہ سے حاطہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی  
یا رسول اللہ مجھ پر حد نافذ فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی  
کو بلایا فرمایا ان کے ساتھ حسن سلوک کرو جب بچے کی ولادت ہو جائے تو  
پھر لانا، پھر وہ لائی گئی، اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے پھر اسے رجم



کیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت عمر نے عرض کیا ایک زانیہ کا جنازہ ہر فرمایا۔

لقد ثابت توبۃ لوقسمت اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر وہ

بین سبعین من اہل ستر اہل مدینہ پر تقسیم کر دی جائے تو

المدینۃ لوسعتم وہ انہیں کافی ہو۔

کیا تم اس سے کسی کو افضل پاتے ہو جس نے اللہ عزوجل کے لئے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے ایک شخص تھا جس نے تانوںے قتل کئے پھر اس نے پوچھا اس وقت زیادہ علم والا کون ہے؟ اسے ایک راہب کے بارے میں بتایا گیا اس نے وہاں جا کر بتایا میں نے تانوںے قتل کئے ہیں کیا توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں ہو سکتی اس شخص نے اسے بھی قتل کر دیا اب قتل سو ہو گئے پھر کسی عالم کے بارے میں پوچھا تو ایک اور عالم کے بارے میں بتایا وہاں پہنچ کر اس نے بتایا میں نے سو قتل کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس عالم نے فرمایا، ہاں کوئی تیری توبہ کے اڑے تہیں آسکتا؟ تم فلاں جگہ جاؤ وہاں۔

فان بیہا اتاسا یعبدون ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت

اللہ فاعبد اللہ معہم کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ

ولا ترجع الی ارضک عبادت کرو اور واپس پلٹ کر نہ آنا

فانہا ارضی سوء کیونکہ یہ گناہوں والی زمین اچھی نہیں۔

وہ شخص اس طرف روانہ ہو گیا نصف راہ میں اسے موت آگئی، ملائکہ رحمت

و عذاب دونوں آگئے، ملائکہ رحمت نے کہا توبہ کرنے والا ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے دل سے توبہ کر لی ہے ملائکہ عذاب تے کہا ابھی تک اس نے کوئی نیکی نہیں کی ایک فرشتہ انسانی شکل میں آگیا اور اس نے کہا زمین کو ماپ لو جس طرف وہ قریب ہو وہ لے جائیں انہوں نے زمین کو ماپا۔

فكان الى القرية الصالحة  
اقرب بشبر فجعل من  
اهلها  
تو نیک بستی ایک بالشت  
قریب تھی اللہ تعالیٰ نے  
ان میں شامل فرما دیا۔

دوسری روایت میں ہے۔

فاوحى الله الى هذه  
ان تباعدى الى هذه  
ان تقربى  
اللہ تعالیٰ ایک حصہ زمین  
کو دور ہونے اور دوسرے  
حصہ کو قریب ہونے کا حکم دیا

اور پھر فرمایا اسے ماپ لو تو انہوں نے نیک بستی کو قریب پایا تو  
اس کی بخشش ہو گئی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

انا عند ظن عبدى  
لى وانا معه حيث  
يذكرنى والله لافرج  
بتوبة عبده من احدكم  
يجد ضالة بالفلاة  
ومن تقرب الى شبرا  
تقربت اليه ذراعا  
میرے بارے میں بندہ جو گمان  
کرتا ہے تو میں اسکے پاس ہوتا  
ہوں، اللہ کی قسم بندے کی  
توبہ پر اس سے بھی زیادہ  
خوش ہوتا ہے جو جنگل میں  
گمشدہ سواری کو پا لیتا ہے  
جو شخص میری طرف ایک

ومن تقرب الی ذرا عا  
تقربت الیہ باعاً و اذا  
اقبل الی یمشی اقبلت الیہ  
اھرول  
(بخاری و مسلم)

بالشت آتا ہے میں ایک  
ہاتھ اس کی طرف بڑھتا  
ہوں اور جو ایک ہاتھ آتا ہے  
میں پورے بازو کی مقدار  
بڑھتا ہوں اور جو میری طرف  
چل پڑے میں اس کی طرف  
دوڑ بڑھتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پر اس  
آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو جنگل میں اس گمشدہ  
سواری کو پالے جس پر اس کا کھانا اور پانی تھا اور اس سے  
مالیو کس ہو کر درخت کے نیچے بیٹھ گیا ہو تو اچانک وہ سواری  
اس کے سامنے اکھڑی ہو، وہ اس کی مہار پکڑ لے پھر وہ شدت فرحت سے  
اللہم انت عبدی و اقا اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا  
دیل (المسلم) رب ہوں۔

شدت خوشی میں اس سے غلطی ہو گئی۔

حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پر اس سے  
کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے مہلک جنگل میں پڑاؤ ڈالا اس کے  
ساتھ سواری تھی جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی تھا، آدمی سو  
گیا بیدار ہوا تو سواری گم ہو چکی تھی وہ تلاش میں نکلا تو اس پر پیا کس

اور بھوک نے غلبہ کر لیا سو چاوالیس لوٹ کر اس جگہ چلا جاتا ہوں اب  
موت واقع ہونے والی ہے، وہاں آکر اپنی کہنی پر موت کے لئے سر  
رکھ دیا اچانک آنکھ کھولی تو سواری سامنے تھی۔

فان الله اشد فرحًا بتوبة  
العبد المؤمن من هذا  
براحلته  
(بخاری و مسلم)

تو اللہ تعالیٰ عبد مومن کی توبہ  
پر اس بندے کو سواری ملنے  
پر خوش ہونے سے زیادہ خوش  
ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایک شخص نے آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اجنبی  
عورت کا بوسہ لیا ہے مجھ پر سزا نافذ فرمائیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب پردہ ڈالا ہے تو تو بھی پردہ رکھتا مگر حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ نہ فرمایا وہ آدمی واپس ہوا آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس کے پیچھے آدمی بھینجا اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

اقم الصلوة طوفى النهار  
وذا لفا من الليل ان الحسنات  
يذهب السيات ذاك ذكرى  
لذا كرين

نماز قائم کرو دن کے دونوں  
اطراف اور رات کے کچھ حصہ  
میں، بلاشبہ نیکیاں، برائیوں کو  
لے جاتی ہیں یہ ذاکرین کیلئے نصیحت ہے

ایک آدمی نے عرض کیا یا نبی اللہ یہ فقط اسی آدمی سے مخصوص ہے  
فرمایا۔

بل للناس كافة  
(المسلم)

بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔

## زوال کے دور میں نیک عمل

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عبادة في الهرج كهجرة  
الى (المسلم)  
فتنة کے دور میں عبادت، میری  
طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے

### عمل پر ہمیشگی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چٹائی تھی۔ رات کو اس کا حجرہ بنا کر اس میں نماز ادا فرماتے اور اس کو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہوتے لوگ رات کو جمع ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی حتیٰ کہ بہت زیادہ لوگ ہو گئے آپ نے فرمایا لوگو اپنی طاقت کے مطابق اعمال کرو اللہ تعالیٰ اس وقت مال میں ہوتا ہے جب تمہیں ملال ہو۔

احب الاعمال الى الله  
مادام وان قل  
اللہ تعالیٰ کو دائمی عمل بہت  
محبوب ہے اگرچہ وہ کھوڑا ہو

ایک روایت میں ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عمل شروع فرماتے تو اسے قائم رکھتے دوسری میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند عمل کونسا ہے؟ فرمایا جو دائمی ہو اگرچہ کھوڑا ہو، تیسری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے اعمال کر کے قرب الہی حاصل کرو اور یہ جان لو کہ تمہارا عمل تمہیں جنت میں داخل

نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب عمل وہ ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

## فقر اور فقرا کا مقام

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا تھا اس میں اکثر داخل ہونے والے مساکین تھے اور اصحاب غنا کو روکا گیا تھا علاوہ ازیں اصحاب نار کو تار میں داخل کرنے کا حکم دیدیا گیا تھا، میں اس کے دروازہ پر کھڑا تھا اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہے ابوسفیان، حضرت سلمان اور بلال کے پاس وفد کی صورت میں آیا انہوں نے فرمایا اللہ کی تلواریں دشمنوں سے نہیں اٹھائی جاتیں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم یہ بات قریش کے سردار کو کہہ رہے ہو؟ پھر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی تو آپ نے فرمایا ابوبکر تم نے اتہیں ناراض کر دیا اگر ایسا ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا حضرت ابوبکر فی الفور ان صحابہ کے پاس آئے اور کہا جائیوں کہیں تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گے انہوں نے کہا ہرگز ایسا نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادے (المسلم)

حضرت عارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں بتاؤں ہر ضعیف جسے کمزور سمجھا جائے اگر وہ اللہ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرمادے فرمایا کیا تمہیں اہل دوزخ کے بارے میں بتاؤں؟ ہر نجیل

اور متکبر (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت و دوزخ نے مناظرہ کیا دوزخ نے کہا میرے اندر جابر اور متکبر ہیں، جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور مسکین مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان فیصلہ فرماتے ہوئے کہا جنت میری رحمت ہے میں جس پر چاہوں تیرے ساتھ رحم کروں، دوزخ تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ساتھ میں جس کو چاہوں عذاب دوں، دونوں کا بھرتا میری ہی ذمہ داری ہے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ایک عظیم جسیم آدمی کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی عزت پچھ کے پر کے برابر بھی نہ ہوگی (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے اس کے بارے میں رائے پوچھی تو اس نے کہا یہ لوگوں میں عزت والا ہے اللہ کی قسم اگر یہ پیغام نکاح دے تو اس کے ساتھ نکاح کر دیتا چاہیے اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش سنی جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی فرمائی پھر ایک آدمی گزرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا یہ مسلمان فقیر ہے اگر پیغام نکاح دے تو اسے رشتہ نہ دیا جائے گا۔ اگر کسی کی سفارش کرے تو سفارش نہ سنی جائے، اگر یہ بات کرے تو کوئی نہ سنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا یہ تمام اہل زمین سے افضل ہے (بخاری و مسلم)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضرت سعد اپنے آپ کو کمزور لوگوں سے اعلیٰ سمجھا کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری مدد و نصرت اور رزق ان کمزوروں کی وجہ سے ہی دیا جاتا ہے۔  
(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے گرد آلود، دروازوں سے دور کر دیئے جانے والے اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو وہ اسے پورا فرمادے (المسلم)

## حصول دنیا میں قناعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میٹھی اور پر بہار ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں خلاقیت دی ہے تاکہ وہ دیکھے تم کیا عمل کرتے ہو، مادہ پرستی اور عورتوں کے جال سے بچو (المسلم)

حضرت ابو عبد الرحمن الجلیلی کا بیان ہے میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سنا انہوں نے ایک آدمی سے پوچھا کیا تم فقرا مہاجرین میں سے ہے؟ فرمایا کیا تیری بیوی ہے جس سے تو سکون پاتا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں فرمایا تیری رہائش ہے؟ عرض کیا ہاں فرمایا پھر تو تم غنی ہو وہ کہتے لگا میرا تو خادم بھی ہے فرمایا پھر تو تم بادشاہ ہوئے۔ (المسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کامیاب ہو گیا

من اسلم و رزق کفافیاً جو اسلام لایا اسے کفایت کر جائیگا



وقتی کہ اللہ بجا آقاہ رزق دیا گیا اور اللہ کے عطا کردہ  
(المسلم) رزق پر قناعت نصیب ہو گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اللہم اجعل رزق اے اللہ خاندان محمد کو فقط  
آل محمد قوتاً کفایاً اس قدر عطا فرما جس سے انکی  
(بخاری و مسلم) زندگی بسر ہو جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میت کا پیچھا تین چیزیں کرتیں ہیں، اولاد، مال، اعمال، دو پلٹ  
جاتے ہیں ایک ساتھ رہتا ہے، خاندان اور مال واپس آجاتا ہے اور اعمال  
باقی رہ جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کا مال صرف تین چیزیں ہیں جو  
اس نے کھا لیا وہ فنا ہو گیا یا اس نے پہن لیا وہ بوسیدہ ہو گیا یا اس نے کسی  
کو دیدیا تو وہ ذخیرہ ہو گیا جو اس کے علاوہ ہے وہ اس نے  
لوگوں کے لئے چھوڑ دیا (المسلم)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ العالم التکاثر  
تلاوت فرما رہے تھے فرمایا آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال اس کے سوا  
کوئی نہیں مگر یہ کہ جو تو کھالے وہ فنا ہو گیا یا پہن لیا تو وہ پرانا ہو گیا یا  
صدقہ کر دیا تو اگے بھیج دیا (المسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے گزرے دونوں جانب لوگ تھے، آپ کا گزر مردہ بکری کے بچے سے ہوا اسے کان سے پکڑ کر فرمایا تم میں سے کون اسے ایک درہم کے عوض خرید لے گا؟ عرض کیا ہم نے اسے خرید کر کیا کرنا ہے؟ فرمایا کیا تم چاہتے ہو یہ تمہارا ہو؟ عرض کیا اگر یہ زندہ ہوتا ہم پھر بھی اسے قبول نہ کرتے چہ جائیکہ فوت ہونے کے بعد؟ فرمایا۔

واللہ لا الدنیا اھون علی اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے ہاں دُنیا  
اللہ من ہذا لیسو اس سے بھی بڑھ کر بے قدر  
(المسلم) ہے۔

حضرت مستور رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا، آخرت کی نسبت اس قدر ہے جیسے آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر راوی حدیث یحییٰ بن یحییٰ نے شہادت کی انگلی اٹھالی اور کہا دیکھو اس کے ساتھ کیا لگا ہے (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہو گیا دینار کا غلام، درہم کا غلام اور لبا اس کا غلام، اگر اسے مل جاتے تو راضی ورنہ ناراض، مبارک ہو اس بندے کو جس نے گھوڑے کی راہ خدا میں لگام پکڑی اس کا سر خاک آلود اور اس کے قدم غبار آلود ہونے۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو جزیرہ لانے کے لئے بحرین بھیجا، وہ مال لے کر واپس لوٹے، انصار کو اطلاع ملی تو تمام نے فجر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا

میں ادا کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد چہرہ اقدس صحابہ کی طرف پھیرا دیکھ کر آپ مسکرا پڑے اور فرمایا میں سمجھتا ہوں تمہیں ابو علیہ کے بارے میں اطلاع ہوئی ہے کہ وہ بحرین سے مال سے کرائے ہیں عرض کیا یا رسول اللہ ہاں فرمایا تمہیں بشارت ہو، اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں لیکن مجھے اس بات کا ڈر ہے تم پر دنیا اس طرح کٹا دہ ہو جائے گی جیسے تم سے پہلوں پر ہوئی اور تم ایک دوسرے سے اس کے حصول میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے تم بھی ان کی طرح ہلاک ہو جاؤ گے (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ افروز ہوئے، ہم اوروں گرتے تھے فرمایا مجھے جن باتوں کا تمہارے بارے میں ڈر ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر دنیا کی زیب و زینت کا دروازہ کھول دے گا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے خاندان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی مسلسل تین دن تک کھانا نہیں کھایا ایک روایت میں ہے قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے۔ وصال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی نہیں کھائی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک آپ کے خاندان نے کبھی مسلسل دو دن کھانا نہیں کھایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے ان کا گزرا ایسے لوگوں سے ہوا جن کے سامنے بھٹی ہوئی بکری تھی انہوں نے آپ کو

کھانے کی دعوت دی، انکار کرتے ہوئے فرمایا۔

خارج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے دنیا سے اس حال میں پردہ  
 فرمایا کہ کبھی جو کی روٹی بھی سیر  
 ہو کر نہیں کھائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے وصال تک آپ نے دسترخوان پر  
 کھانا نہیں کھایا اور کبھی شوربا کے ساتھ روٹی نہیں کھائی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے بعثت کے لے کر  
 وصال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سفید روٹی نہیں دیکھی  
 عرض کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں چھلنی تھی  
 فرمایا نہیں تھی۔ عرض کیا گیا پھر تم جو چھلکے سمیت کیے استعمال کرتے تھے؟  
 فرمایا ہم ان کو پیسی لیتے پھرا نہیں پھونک مارا کرتے جو اڑتا تھا اڑ جاتا جو  
 باقی رہ جاتا اسے ہم گھول کر پکا لیتے۔ (د البخاری)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا اب تمہیں مرضی کے  
 مطابق کھانا پینا میسر ہے میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیٹ بھر  
 کر کھانے کے لئے ردی کھجور بھی نہ تھی۔

حضرت عروہ سے ہے سیدہ عائشہ نے فرمایا اسے بھتے ہم تین تین چاند انتظار  
 کرتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں چولہا نہیں جلتا تھا عرض کیا خالہ پھر زندگی  
 کیسے گزرتی؟ فرمایا کھجور اور پانی پر حضور کے کچھ پٹروسی تھے جن کے پاس  
 بکریاں تھیں وہ ہمیں دودھ بھیجتے جس پر گزارہ کر لیتے (بخاری و مسلم)  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹ پر پٹی باندھ رکھی تھی  
میں نے ساتھیوں سے وجہ پوچھی؛ تو بتایا بھوک کی وجہ سے میں نے حضرت  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے بتایا اسے اباجان میں تے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم کو بطن مبارک پر پٹی باندھے دیکھا ساتھیوں نے بتایا اب بھوک  
کی وجہ سے ہے حضرت ابو طلحہ میری والدہ کے پاس گئے اور پوچھا کوئی  
چیز ہے؛ عرض کیا کچھ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں ہیں اگر اکیلے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں تو ان کے لئے کافی ہیں اور اگر ساتھ  
اور بھی ساتھی ہوں تو پھر کم ہوں گی۔

(بخاری و مسلم)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا  
اور اس میں خشک گھاس بھرا ہوا تھا۔ انہی سے مروی ہے آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک دن صبح کے وقت نکلے تو کالی اون کی چاد اور ڈھ رکھی تھی۔  
(المسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے ام المومنین نے پرند لگی  
ہوئی چادر اور کھردرا تہہ بند دکھاتے ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ان دونوں میں وصال فرمایا (بخاری و مسلم)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے ہجرت مدینہ  
کے وقت حضرت ابوبکر کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفر  
میں کھانا تیار کیا تو اسے باندھنے کے لئے کوئی کپڑا نہ تھا میں نے حضرت  
ابوبکر سے عرض کیا کہ میرے پاس اپنے کمر بند کے علاوہ کچھ نہیں فرمایا اسی  
کے دو حصے کر لو ایک کے ساتھ پانی اور دوسرے کے ساتھ کھانا باندھ دو،

میں نے ایسے ہی کر دیا اسی وجہ سے ان کا نام » ذات النطاقین « پڑا۔

(البخاری)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے ایک شخص میرے پاس آیا اس وقت میرے ہاں ایک بچی تھی جس نے پانچ درہم کی قمیص اوڑھ رکھی تھی آپ نے اس آدنی سے فرمایا اس بچی کو دیکھو اس نے گھر میں کیا اوڑھ رکھا ہے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں میرے پاس یہ قمیص ہوا کرتی شہر مدینہ کی خواتین حج سے عاریتہ لے جایا کرتی تھیں۔ (البخاری)

آپ سے مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میرے پاس ماسوائے جو کے کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کھایا جاتا ہو۔ کافی مدت میں نے ان پر ہی گزارا کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے ہے حضور نے وصال کے موقع پر نہ درہم چھوڑے نہ دینار، نہ غلام نہ لونڈی ایک خچر تھی، کچھ اسلحہ تھا اور کچھ زمین جو آپ نے مسافروں کے لئے صدقہ (وقف) کر دی تھی۔ (البخاری)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت بھی آپ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں تیس صاع جو کے عوض بطور رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آگے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا اس وقت باہر آنے کی کیا وجہ ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ کھوک کی وجہ سے فرمایا تم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اسی چیز کی وجہ سے میں بھی باہر آیا ہوں، اکٹھے ایک

انصاری صحابی کے گھر تشریف لے گئے مگر وہ گھر پر نہ تھے ان کی اہلیہ نے خوش آمدید کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کہاں ہیں؟ عرض کیا ہمارے لیے پانی لینے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ انصاری آگئے انہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبین کو دیکھا تو کہنے لگے

الحمد لله ما احدث اليوم اكرم  
تمام تعریف اللہ تعالیٰ کی، آج سب سے  
اضیا فامنی۔  
افضل ہستی میری جہان سے۔

فی الفور کھجوروں کے گچھے توڑ کر پیش کر دیئے جس میں کچھ کھجوریں کچی بھی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچی کھجور توڑنے سے احتراز کیا کرو پھر بکری ذبح کی کھانا پیش کیا، کھانا کھایا پانی پیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا

والذی نفسی بیدہ  
لتسألن عن هذا النعم  
یوم القیامۃ  
قسم اس ذات اقدس کی جس  
کے قبضہ قدرت میں میری جان  
ہے روز قیامت اس نعمت  
کے بارے میں پوچھا جائے گا۔  
(المسلم)

یہ انصاری کون تھے؟ امام مالک اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ان کا اسم گرامی حضرت ابوالہشیم بن التیہان ہے اور شیخ ابن حبان کے بقول حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ میں، ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعہ دو دفعہ ہوا ہے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے ایک خاتون تھیں جو جمعہ کے دن چقندر اور جو ملا کر پکاتیں ہم نماز جمعہ کے بعد واپس لوٹتے انہیں سلام کہتے۔

فتقرب ذلک الطعام ہمیں وہ کھانا کھلاتیں اور ہم جمعہ

اِنِّنا ذَكْنانِتمنی یوم الجمعة کے دن اس کھانے کی تمنا  
لِطعامها ذلک کیا کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے اس میں چربی اور گوشت نہیں ہوتا تھا۔  
وَكُنْنا تَفْرَحُ بیوم الجمعة اور ہم جمعہ کے دن اسے خوش ہو کر  
(البخاری) کھاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے قسم اس ذات اقدس  
کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کو زمین  
پر رکھ کر لیٹ جاتا کبھی بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا،  
ایک دن لوگوں کی گزرگاہ کے پاس بیٹھ گیا، میرے پاس سے حضرت  
ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے قرآن کریم کی آیت کے بارے  
میں پوچھا میرا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائینگے لیکن وہ گزر گئے پھر  
حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا میرے  
ظاہر و باطن سے آگاہ ہوئے فرمایا ابو ہریرہ میں نے عرض کیا، یا رسول  
اللہ حاضر، فرمایا میرے ساتھ آؤ، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے چلا،  
آپ کے گھر دودھ کا پیالہ تھا فرمایا یہ کہاں سے آیا ہے، عرض کیا فلاں نے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور ہدیہ بھیجا ہے فرمایا ابو ہریرہ عرض کیا  
آقا حکم فرمایا تمام اصحاب صدقہ کو بلا کر لاؤ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں اصحاب  
صدقہ اسلام کے یہاں تھے ان کے پاس نہ مال نہ ان کے اہل تھے جب صدقہ  
آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کا تمام ان کی طرف بھیجتے۔

ولم یتناول منها شیاً اس سے کچھ بھی اپنے لئے  
نہ رکھتے۔



اگر کوئی آپ کی خدمت میں بدیہ پیش کرتا۔

ارسل الیہم و اصاب منها تو اصحاب صفہ کو بلا کر اس  
واشوکہم فیہا میں شریک فرمایتے۔

مجھے سخت گران گزرا، دل میں سوچا یہ تھوڑا سا دودھ تمام کے سلنے  
کیا ہے؟ صرف مجھے عطا ہو جاتا میں سیر ہو کر پی لیتا، حیب وہ تمام اصحاب  
صفہ آجائیں گے میں انہیں پلاؤں گا تو میرے لیے کہاں بچے گا؟ لیکن اللہ  
تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔  
گیا تمام کو بلا لایا، حیب وہ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے فرمایا، ابو ہریرہ عرض کیا،  
لبیک یا رسول اللہ فرمایا پیالہ لو انہیں دودھ پلاؤ میں نے ہر ایک کو دودھ پیش کیا  
وہ سیر ہو کر پتیا پھر لوٹا دیتا حیب تمام نے سیر ہو کر پی لیا وہ پیالہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے لیا تبسم فرمایا اور کہا ابو ہریرہ عرض کیا لبیک یا رسول اللہ فرمایا اب ہم اور تم  
ہی رہ گئے ہی عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا بیٹھو اور پیو، میں نے بھی دودھ  
پیا، آپ فرماتے رہے اور پیو اور پیو حتیٰ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں  
اب استفد سیر ہو گیا ہوں کہ اب کوئی گنجائش باقی نہیں فرمایا پیالہ لاؤ، آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد کی، تبسم اللہ پڑھی اور دودھ نوش فرمایا۔

(البخاری)

امام محمد بن سیرین کا بیان ہے ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس  
تھے اس وقت انہوں نے رنگداروں کے کپڑے پہن رکھے تھے، رومال  
سے متہ صاف کیا اور اپنے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا ابو ہریرہ آج تو اس  
لباس میں سے کبھی وہ دن بھی تو تھے جب نبی رسول اور حجرہ عائشہ کے  
درمیان بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا آتے والے تیری گردن

پر پاؤں رکھتے اور دیوانہ کہتے حالانکہ اس کا سبب فقط بھوک تھا۔ (البخاری)  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ہمیں قافلہ قریش کی طرف روانہ فرمایا اور حضرت ابو عبیدہ کو ہمارا امیر بنایا،  
ہمیں ساتھ ایک تھیلی میں کچھ کھجوریں بھی عطا فرمائیں کیونکہ اس کے علاوہ کچھ تھا  
ہی نہیں، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان میں سے ہمیں ایک ایک  
کھجور دیتے، عرض کیا تم پھر کیا کرتے؟ فرمایا۔

نمضہا کما یمن الصبی ہم اسے بچوں کی طرح چوستے  
ثم شرب علیہا من اور پھر پانی پی لیتے تو وہ پورے  
الماء فکفینا یرمتا الی دن کے لیے کافی ہو جاتی۔  
اللیل

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے سب سے پہلے راہ  
خدا میں تیر میں نے چلایا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات  
میں شریک ہوئے۔

مالنا طعام الا دراق الحبلۃ تو ہمارے پاس کھانے کے  
وہذا السم حتی ان کان لئے کچھ نہ ہوتا ہم درختوں کے  
احدنا لیضع کما تضع پتوں پر گزارا کرتے، بکری  
الثاة مالہ خلط کی میگنیوں کی طرح ہمارے  
(بخاری و مسلم) پیٹ سے وہ خارج ہوتا۔

حضرت خالد بن عمیر العدوی سے ہے کہ ہمیں امیر بصرہ حضرت عتبہ  
بن غزوہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمانے  
لگے، دنیا غالب آتی جا رہی ہے، تم نے اسی جگہ کی طرف منتقل ہونا ہے۔

جو دائمی ہے لہذا وہاں خیر ساتھ لے کر جاؤ، ہمیں یہ بتایا گیا ہے ایک پتھر جہنم کے کنارے سے گرے گا اور وہ ستر سال کے بعد نیچے پہنچے گا، اللہ کی قسم اسے بھرا جائے گا کیا تم اب بھی مطمئن ہو؟ ہمیں اس سے بھی آگاہ کر دیا گیا ہے جنت کے باغات میں چالیس سال کی مسافت ہے، ایک دن وہ بھی کھچا کھنچ بھر جائے گی، مجھے یاد آ رہا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

ہمارے پاس کھانے کے لیے	مالنا طعام الاوراق
کچھ نہ ہوتا درختوں کے پتے	الشجر حتى قرحت اشدانا
کھاتے جس سے ہمارے منہ	قالتقطت بردة فتفتها
زخمی ہو جاتے، میرے پاس	بيني وبين سعد بن مالك
ایک چادر تھی جسے دو حصے کیا	فانزوت بنصفها
ایک حصہ کامی نے اور دوسرے	وانترا سعد نصفها
حصہ کا حضرت سعد نے تہ بند	
بنایا۔	

اور آج ہم میں سے ہر کوئی کسی نہ کسی شہر کا سربراہ ہے۔

میں اس بات سے اللہ تعالیٰ	انى اعوذ بالله ان اكون
کی پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے آپ	في نفسى عظيما وعند الله
کو بڑا سمجھوں اور اللہ تعالیٰ	صغيرا

دالمسلم (کے ہاں حقیر ہوں۔)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے ہے ہم تے رضا الہی کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں

ثبت ہے، ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو فوت ہو گئے اور اس دنیاوی اجر میں سے کچھ نہ لیا ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ہے جو احد میں شہید ہوئے ایک چادر کے سوا ان کے کفن کے لئے ہمارے پاس کچھ نہ تھا اگر ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں تنگے ہو جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر تنگا ہو جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو ہاں کچھ اس کا پھل کھا رہے ہیں۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے ستر اصحاب سفر الیہ دیکھے ہیں جن کے پاس یا تو چادر تھی یا تہہ بند یا کبیل تھا۔

قد ربطوا فی اعناقہم	اسے اپنی گردنوں پر اس طرح
منہا ما یبلغ ذمتہا	باندھتے کہ بعض کے پنڈلیوں
الساقین ومنہا ما یبلغ	اور بعض کے ٹخنوں تک پہنچتا
ذمت الساقین ومنہا	اسے اپنے ہاتھوں سے اکٹھا
ما یبلغ الکعبین فیجمعہ	رکھتے کہیں شرمگاہ تنگی نہ ہو۔
بیدہ کراہتہ ان تری	
عورتہ	

(بخاری)

## خشیت الہی میں رونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اور قیامت سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کا خصوصی

سایہ حاصل ہوگا حالانکہ اس روز سایہ نہ ہوگا، عادل حاکم، عبادت الہی میں جوانی گزارنے والا، جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہا، وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہوتے اور جدا ہوتے وہ آدمی جسے صاحبِ عزت عورت نے برائی کی دعوت دی مگر اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، وہ شخص جو تنہائی میں یادِ الہی میں رو دیا، وہ شخص جس نے اس قدر تحقیق طور پر راہِ خدا میں خرچ کیا کہ باہاں نہیں جاتا دائمی نے کیا دیا ہے۔  
(بخاری و مسلم)

## موت کی یاد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا۔

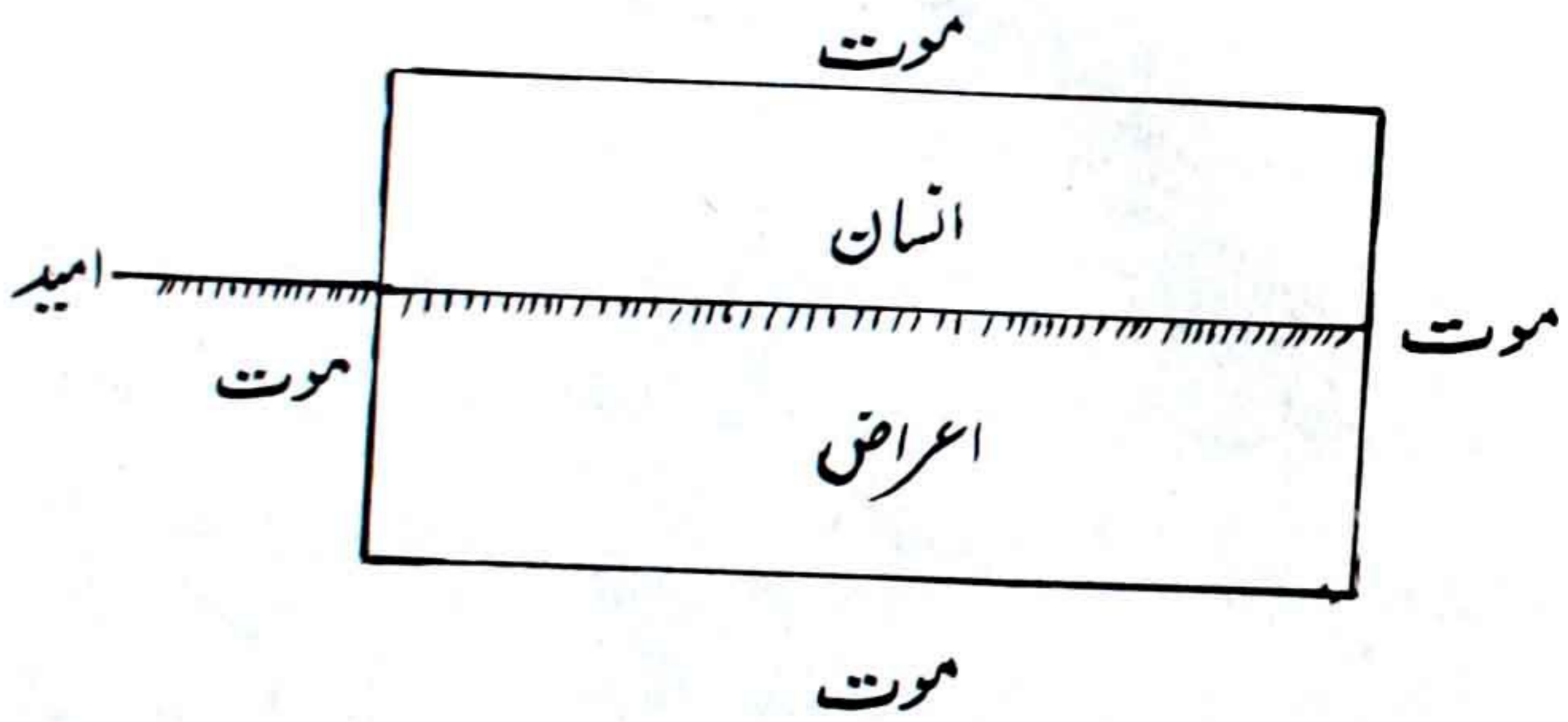
کن فی الدنيا کاندہ  
عرب ادعابر سبیل  
دنیا میں اجنبی کی طرح یا مسافر  
کی طرح رہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے ہیں جب شام کرو تو صبح کی انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو شام کے منتظر نہ رہو، مرض سے پہلے صحت اور موت سے پہلے زندگی میں فائدہ حاصل کرو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مربع شکل میں خط کھینچا پھر اس کے وسط سے باہر کی طرف مختلف خطوط کھینچے اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت احاطہ کیے ہوئے ہے اور یہ اس کی امید ہے اور یہ اس کی اعراض ہیں۔

جس کا نقش آئندہ صفحہ پر ہے

اس کا نقشہ یہ ہے



حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کھینچ کر فرمایا یہ انسان ہے اس کی جانب میں خط کھینچ کر فرمایا یہ اس کی موت ہے پھر اس کے دور خط کھینچا اور فرمایا یہ امید ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے جنت تمہارے سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے یہی معاملہ دوزخ کا ہے۔  
(البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کو مہلت دیتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی عمر ساٹھ سال کو پہنچ جاتی ہے۔ (البخاری)

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، موت کی تمنا نہ کرو اگر آدمی نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوگا اور اگر بُرا ہے تو ممکن ہے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے مسلم کی روایت میں ہے جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مومن کی عمر میں

اضافہ خیر کا سبب ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی تکلیف کی بنا پر موت کی تمنا نہ کرو اگر مجبوری ہو تو یوں دعا مانگو۔

اللہم اھینی ما کانت  
الحیاءة خیر الی و توفتی  
اذا کانت الوفاة خیرا  
لی (بخاری و مسلم)

اے اللہ مجھے زندہ رکھ  
جب تک زندگی میرے  
لیے بہتر ہے اور جب موت  
بہتر ہو تو پھر وہ مجھے نصیب  
فرمادے۔

## خوف و فضل الہی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا روز قیامت کو اللہ تعالیٰ سایہ عطا فرمائے گا حالانکہ اس دن سایہ نہ ہوگا ان میں سے ایک آدمی وہ ہے جسے کسی صاحب عزت و حسن خاتون نے برائی کی طرف بلایا تو اس نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا۔

انی اخاف اللہ  
میں اپنے اللہ سے ڈرتا  
ہوں۔

انہی سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ایک شخص تھا جس کی زندگی اچھی نہیں گزری تھی جب موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بچوں کو وصیت کی، جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے جلانا پھر پیس لینا پھر ہوا میں اڑا دینا، اللہ کی قسم اگر میں خدا کی گرفت

میں آگیا تو وہ مجھے عذاب دے گا۔ فوت ہونے کے بعد اس کی وصیت کے مطابق کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا اس کے جسم کو جمع کرو، حیب جمع کر کے پیش کر دیا گیا تو فرمایا بندے

ما حملك على ما صنعت؟ یہ سب کچھ تو نے کیوں کیا؟  
عرض کیا۔

من خيشد يا دب فخر له اے میرے پروردگار تیرے  
خوف کی وجہ سے ایسا کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بیان فرمایا ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے بہت دولت دی تھی،  
موت کے وقت اس نے بیٹوں سے پوچھا میرا سلوک تمہارے ساتھ کیسا رہا؟  
انہوں نے کہا اچھا کہتے لگا میں نے کوئی اچھا عمل نہیں کیا حیب میں فوت ہو جاؤں  
تو تجھے جلا کر پیس لو اور پھر ہواؤں میں اڑا دو انہوں نے اس کی وصیت کے مطابق  
ہی کر دیا اللہ تعالیٰ نے اسے جمع فرما کر پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا عرض کیا  
یا اللہ۔

مخافتك فلتقاء برحمته تیرے خوف کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ

نے اسے اپنی رحمت سے نواز دیا۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے حیب بندہ برائی کا ارادہ کرتا ہے  
تو اس کے بجالانے سے پہلے فرشتے نہیں لکھتے اگر برائی کا ارتکاب



کرے تو اس کی ایک ہی برائی لکھتے ہیں اور اگر میری خاطر خوف کی وجہ سے نہ کرے تو اس کی نیکی لکھ لی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مومن جان لے کہ اللہ کے ہاں کس قدر عذاب ہے تو

ما طمع • مجتنة احد وہ جنت کی طمع نہ کرے۔

یعنی وہ عذاب سے معافی مانگتا رہے۔ اگر وہ جان لے اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمت کس قدر ہے۔

ما قنط من رحمة احد تو وہ کبھی بھی اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورہ مبارکہ تلاوت فرمائی "هل اتى على الانسان" پھر فرمایا میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان آواز نکالتا ہے اور یہ اس کا حق ہے اس پر ایک قدم جگہ نہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو۔

واللہ لو تعلمون ما اعلم  
لضحکتکم قليلاً و جليتم  
كثيراً و ما تلذتم بالنساء  
على الفرش و لخرجتم  
الى الصعدات مجارون  
الى اللہ  
(بخاری)

اللہ کی قسم اگر تم وہ جان لو جو  
میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو  
اور کثرت کے ساتھ آتسو بیاتے  
رہو تم بستروں پر اپنی بیویوں سے  
لذت حاصل نہ کرو بلکہ تم جنگلات  
کی طرف بھاگ جاؤ اور اللہ تعالیٰ  
کی طرف ہی رجوع کرتے رہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا  
ایسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا فرمایا اگر وہ جان لوجو میں جانتا ہوں تو تم بہت  
کم ہنسو اور کثرت کے ساتھ رویا کرو تو

فغظی اصحاب رسول اللہ اس پر صحابہ نے چہرے ڈھانپ  
صلی اللہ علیہ وسلم وجوہم لیے اور رونا شروع کر دیا۔

لہم خنین

(بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے فرمایا مجھ پر جنت و دوزخ کو پیش کیا گیا میں  
نے اس قدر خیر و شر کبھی نہیں دیکھا اگر تم وہ جان لوجو میں جانتا ہوں تو ہمیشہ کم  
ہنسو اور زیادہ رویا کرو۔

فما اتی علی اصحاب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم یوم اشد منہ  
غظوا روؤسہم ولہم  
خنین

اس دن سے بڑھ کر کبھی  
بھی صحابہ پر سخت دن نہیں  
آیا انہوں نے سروں کو ڈھانپ  
کر رونا شروع کر دیا۔

## حسن ظن اور امید واری خصوصاً موت کے وقت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ عزوجل کا مقدس فرمان ہے۔

انما عند ظن عبدی نبی میں بندے کے ظن کے پاس ہوتا ہوں  
وانا معہ حیث یدکر فی جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور  
(بخاری و مسلم)

جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو  
میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال  
سے تین دن قبل آپ سے سُننا۔

لا یموتن احدکم الا وهو  
یحسن الظن باللہ عزوجل  
دالمسلم  
جب تم میں سے کوئی فوت  
ہو تو اپنے اللہ عزوجل کے بارے  
میں حسن ظن کے ساتھ فوت ہو

یعنی میرا خاتمہ ایمان پر فرمائے گا وہ مجھے معاف فرمادے گا، وہ رحمت  
عطا فرمائے گا مجھے جنت عطا فرمائے گا دوزخ سے محفوظ فرمائے گا۔ قبر و حشر  
میں آسانی فرمائے گا حضور کی معرفت و شفاعت عطا فرمائے گا۔

۲۳  
باب

جنارہ

کا

بیان

## معافی اور عاقبت مانگنا

حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیت اقول حین اسأل حیب اپنے رب سے مانگوں  
 دبی؟ تو کیا مانگوں؟  
 فرمایا یہ مانگو۔

اللہم اغفر لی وارحمنی  
 وعافنی وارزقنی  
 اے اللہ مجھے معاف فرما دے،  
 مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت  
 عطا فرما اور مجھے ظاہری و باطنی  
 رزق سے نواز۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار انگلیاں جمع کیں اور فرمایا یہ دعا تیرے لئے  
 دنیا اور آخرت کو جمع کر دے گی۔

(المسلم)

## تکلیف پر صبر

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت، ایمان کا حصہ ہے۔ الحمد للہ، میزان کو بھرنے والا ہے سبجان اللہ اور الحمد للہ کے کلمات آسمان و زمین کو بھرنے والے ہیں، نماز تو رہے

صدقہ، برہان ہے، صبر سراپا روشنی ہے، قرآن تمہارے حق یا خلاف  
حجت ہے ہر آدمی ہر روز یا اپنی ذات کو آذاد کروالیتا ہے یا ہلاک  
کروالیتا ہے۔ (المسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، جو صبر مانگے اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا فرمادیتا ہے۔  
وما اعطی احد عطاء  
خیرا و اوسع من الصبر  
صبر سے بڑھ کر کسی کو خیر عطا  
نہیں کی گئی۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کا معاملہ کتنا اچھا ہے کہ اس کے لیے ہر کام  
میں خیر ہے اور یہ صرف مومن کو مقام حاصل ہوتا ہے۔

ان اصابته سراء شکر  
فکان خیرا لہ وان  
اصابته ضراء صبر فکان  
خیرا لہ  
اگر اسے خوشی نصیب ہوئی  
اس نے شکر کیا تو اس کے لئے  
خیر اگر اسے تکلیف پہنچی اس  
نے صبر کیا تو بھی اس کے لئے  
خیر۔  
(المسلم)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا مومن کی مثال دی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے جیسے ہوا میں حرکت دیتی رہتی  
ہیں، مومن بھی مختلف مصائب میں مبتلا رہتا ہے، منافق کی مثال ستوبر

کے درخت کی ہے جو ہوا سے ہلتا نہیں مگر کٹ جاتا ہے۔

(البخاری)

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کو جو تکلیف، مشقت، غم  
پریشانی حتیٰ کہ کانٹا لگ جاتا ہے تو اس سے بھی اللہ تعالیٰ اس  
کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کسی مسلمان کو جو بھی  
تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے گناہ معاف فرماتا ہے حتیٰ کہ  
چوبنے والا کانٹا ہی کیوں نہ ہو؟

دوسری روایت میں ہے۔

رفعه اللہ بہا دراجۃ  
و حطعتہ بہا خطیئة  
اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے  
آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے اور

گناہ جھاڑ دیتا ہے۔

ایک روایت میں ہے ام المؤمنین نے کچھ نوجوانوں کو مہنتے ہوئے  
دیکھا اور پوچھا مہنتے کی کیا وجہ؟ عرض کیا قلائخیمہ کی رسی کی وجہ سے گرا  
ہے شاید اس کی گردن یا آنکھ ختم ہو جائے۔ آپ نے فرمایا مت مہنتو  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کسی  
بھی مسلمان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے خواہ وہ کانٹا چوبنے سے  
بھی کم ہو اللہ تعالیٰ درجہ بلند فرماتا ہے اور گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح سے ہے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی خاتون نہ دکھاؤں؟ عرض کیا ضرور، فرمایا یہ

سیاہ فام خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا -  
 مجھے مرگی کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے میں بے پردہ ہو جاتی ہوں میرے لئے  
 دُعا فرمائیے فرمایا اگر تم صبر کرو تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر چلا ہو تو  
 میں صحت کے لیے دُعا کرتا ہوں۔ عرض کیا میں صبر کروں گی لیکن بے پردہ  
 نہ ہونے کی دُعا فرمادیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے دُعا  
 فرمادی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے جلیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے  
 لئے صحت مند اور مقیم کی طرح ہی اعمال لکھے جاتے ہیں۔  
 (بخاری)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 خدمت میں حاضر ہوا، جسم اقدس کو مس کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ  
 کو تو شدید بخار ہے فرمایا ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر تکلیف  
 ہوتی ہے عرض کیا یہ اس لئے تاکہ آپ کو دو سہرا اجر ملے فرمایا ہاں  
 ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ بہ سیئاتہ کما تحط  
 الشجرة ونثر قہا  
 جس مسلمان کو تکلیف پہنچی تو  
 اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ معاف  
 فرمادیتا ہے جیسے کہ درخت  
 کے پتے جڑ جاتے ہیں۔  
 (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
 ام سائب کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ کانپ رہی تھیں عرض کیا مجھے



بخار ہے اللہ سے برکت نہ دے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا بخار کو گائی نہ دو۔

انہا تذهب خطایا بنی  
آدم کما یذهب الکیر  
حبث الحدید  
(المسلم)

یہ اولادِ آدم کے گناہ ختم کر  
دیتا ہے جیسے کیر لوہے کے  
زنگ کو ختم کر دیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان  
ہے۔

إذا ابتلیت عبدی  
بجیتیہ فصبر عوضتہ  
عنہما الجنة  
(البخاری)

جب میرے بندے کی آنکھیں  
نہ ہوں اور صبر سے کام لے  
تو اس کا معاوضہ جنت ہے

## جسمانی تکلیف کا دم

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے ہے انہوں نے آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا جب سے میں مسلمان ہوں مجھے یہ جسمانی  
تکلیف ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ کر تین  
دفعہ بسم اللہ پڑھو اور سات دفعہ یہ کلمات پڑھو۔

اعوذ باللہ و قدرتہ من  
شر ما اجدوا حاذرا  
میں اللہ تعالیٰ اور اس کی  
قدرت کے زیر سایہ آتا ہوں

(بخاری و مسلم) اس شے سے جو میں پاتا ہوں اور اس سے بھاگتا ہوں۔

## پکھنے لگوانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اگر تمہاری ادویات میں خیر ہے تو پکھنے لگوانے، شہد پیتے میں شفا ہے میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

## عیادت مریض

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حقوق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں چھ چیزوں کا ذکر ہے، ملاقات کے وقت سلام، دعوت قبول کرنا، نصیحت و خیر خواہی کرنا، چھینک کا جواب دینا، عیادت اور جنازہ میں شرکت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا۔ اسے بندے میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی عرض کرے گا یا رب تو رب العالمین ہے، میں کیسے عیادت کرتا فرمایا کیا تو نہیں جانتا فلاں میرا بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی، کیا تجھے علم نہیں اگر تو اس کی عیادت

کرتا تو مجھے وہاں پاتا۔ اے بندے میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا مگر تو نے نہیں دیا عرض کرے گا یا رب آپ رب العالمین ہیں آپ کو کھانا کیسے دیا جاسکتا ہے۔ فرمایا کیا تجھے علم نہیں فلاں آدمی بھوکا تھا اگر تو اسے کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پالیتا، اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے نہیں پلایا عرض کرے گا یا رب آپ تو رب العالمین ہیں میں آپ کو کیسے پانی پلا سکتا ہوں فرمایا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے نہیں پلایا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو وہاں مجھے پالیتا۔

المسلم

## مقام وصیت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان پر تین راتیں اس حال میں بسر نہ ہوں کہ اس نے وصیت نہ لکھی ہو، حضرت نافع کا بیان ہے میں نے حضرت ابن عمر کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جیب سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عالی سبنا ہے کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں میرے پاس وصیت نامہ نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سے صدقہ کا اجر زیادہ ہے۔ فرمایا تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو صحت مند اور ضرورت مند ہو فقر کا خوف اور غنا کی امید ہو۔

## موت پر راضی ہونا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ بھی اس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی اس سے موت کی ناپسندیدگی مراد ہے ہم تو تمام موت کو ناپسند کرتے ہیں فرمایا ایسا نہیں مومن کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت، رضا اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات عطا فرمانے کا ارادہ کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب، ناراضگی کا بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند نہیں فرماتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت فرمایا۔

اذا احب عبدی لقائی  
احببت لقاءہ و اذا کره  
لقائی کرهت لقاءہ  
(بخاری)

جب میرا بندہ میری ملاقات  
چاہتا ہے تو میں بھی اس کی  
ملاقات چاہتا ہوں اور جب  
وہ میرے ملاقات ناپسند کرتا  
ہے تو میں بھی ناپسند کرتا ہوں

## میت کے پاس کی جانے والی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فوت ہونے والے کے پاس جاؤ تو بہتر کلمات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہہ رہے ہوتے ہیں حیب ابوسلمہ کا انتقال ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ان کی موت کا بتایا تو فرمایا یہ کلمات پڑھو۔

اللہم اغفر لی ولہ  
واعقبنی منہ عقبی  
حسنة  
اے اللہ مجھے اور اے سے  
معات فرما دے اور مجھے  
بہتر عطا فرما۔

تو مجھے اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر شوہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں عطا فرما دیا۔

(المسلم)

ابھی سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جب کوئی شخص مصیبت میں یہ کلمات پڑھے۔

انا لله وانا اليه راجعون  
اللهم اجرني في مصيبتی  
واخلف لي خيراً منها  
الا اجره الله تعالى في  
مصيبة واخلف له خيراً  
منها۔  
ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی  
طرف جانے والے ہیں اے  
اللہ اس تکلیف پر مجھے اجر عطا  
فرما اور میرے لئے بہتر فرما تو  
اللہ تعالیٰ اس پر بہتر اجر عطا  
فرماتا ہے۔

جب میرے شوہر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو میں سوچتی رہی ابو سلمہ سے بہتر کون ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں مجھے سب سے بہتر شوہر عطا فرمایا۔

## میت کے ساتھ تدفین تک رہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کونسے ہیں؟ فرمایا ملاقات کے وقت سلام، دعوت قبول کرنا، خیر خواہی کرنا، چھینک کا جواب دینا، عیادت کرنا۔ جنازہ کے ساتھ جانا۔ والمسلم

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازہ میں شرکت تک رہا اسے ایک قیراط جو تدفین تک رہا اس کے لیے دو قیراط ہیں عرض کیا قیراط سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ایسے دو بڑے پہاڑوں کے برابر ان میں سے چھوٹا احد کے برابر ہے۔

دوسری روایت میں ہے جو ایمان و احتساب کی بنا پر تدفین تک ساتھ رہا اسے دو قیراط اجر ملے گا اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو جنازہ کے بعد واپس ہو گیا اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔

حضرت عامر بن سعد سے ہے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا تو جناب آئے انہوں نے کہا ابن عمر تم نے ابو ہریرہ کا یہ قول سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو گھر سے جنازہ کے ساتھ نکلا، نماز جنازہ میں شریک ہوا اور تدفین تک ساتھ رہا اس کے لیے

دو قیراط اجر ہوگا۔ اور جو جنازہ پڑھ کر لوٹ آیا اس کے لیے ایک قیراط ہے فرمایا جناب تم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھو اور مجھے بھی آگاہ کرنا حضرت ابن عمر نے ہاتھ میں سنگریزے لے رکھے تھے واپس آئے اور انہوں نے بتایا سیدہ نے حضرت ابو ہریرہ کی تصدیق کر دی ہے، حضرت ابن عمر نے سنگریزے زمین پر پھینکتے ہوئے فرمایا ہم بہت سے قیراط میں زیادتی کرتے ہیں۔ (المسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صرف جنازہ میں شرکت کی اس کے لیے ایک قیراط اجر اور جو تدفین تک رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

## جنازہ میں کثرت تعداد

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت پر سو آدمی نماز جنازہ پڑھ کر اس کی سفارش کریں ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (المسلم)

حضرت کریم کا بیان ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے کا وصال ہو گیا آپ نے مجھے فرمایا باہر دیکھو کتنے لوگ آئے ہیں؟ میں نے بتایا کافی لوگ ہیں فرمایا چالیس ہوں گے عرض کیا ہاں فرمایا اب جنازہ کے لیے تکلوم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس کے جنازہ میں ایسے چالیس آدمی ہوں جنہوں نے شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میت کے بارے میں ان کی سفارش قبول فرما لیتا ہے

(المسلم)

## جنازہ جلدی لے جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لے جانے میں جلدی کیا کرو اگر میت اچھی ہوئی تو وہ اچھے مقام پر جلدی پہنچ جائے گی اور وہ بُری ہوئی تو تمہارے کاندھوں سے جلدی اتر جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

## میت کیلئے دعا اور اچھے کلمات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کے بارے میں اچھے کلمات کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا ثابت ہو گئی پھر ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی مذمت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا ثابت ہو گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے والدین آپ پر فدا ہوں یہ معاملہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں دفعہ فرمایا ثابت ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت اور جس کی تم نے مذمت کی اس کے لئے دوزخ ثابت ہوگی۔

انتم شهداء اللہ

تم زمین میں اللہ تعالیٰ

کے گواہ ہو۔

فی الارض

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوالاسود کا بیان ہے میں شہر مدینہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت عمر



نہ فرمایا ثابت ہوگی پھر دوسرا گزرا لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی تو حضرت عمر نے فرمایا ثابت ہو گئی پھر تیسرا گزرا لوگوں نے اس کی خدمت کی فرمایا ثابت ہو گئی۔ ابوالاسود کہتے ہیں میں نے پوچھا امیر المؤمنین کیا ثابت ہو گئی؟ فرمایا۔

قلت لما قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
 میں نے وہی کہا جو رسول اللہ  
 آپ نے فرمایا تھا جس مسلمان کی اچھائی کی چار آدمی گواہی دیدیں  
 اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا ہم نے عرض کیا اگر تین  
 آدمی ہوں فرمایا ان کا بھی یہی حکم ہے عرض کیا اگر دو ہوں فرمایا ان کا بھی  
 یہی حکم ہے۔ ہم نے ایک کے بارے میں سوال ہی نہ کیا۔  
 (البخاری)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لا تسبروا الاموات فانهم مردوں کو بُرا نہ کہو کیونکہ  
 انہوں نے اپنے کیئے کا پایا  
 افصوا الی ما قدموا  
 (البخاری)

## نوحہ اور بین کر کے رونا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 الميت یعذب فی قبرہ نوحہ کی وجہ سے میت کو قبر  
 بہا یبع علیہ میں عذاب ہوتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے ہے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب غشی طاری ہوئی تو ان کی ہمشیرہ نے فلاں فلاں کہتے ہوئے بین شروع کر دیئے جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمانے لگے جو تو نے میرے بارے میں کہا ہے مجھ سے اسی بارے میں پوچھ ہوگی۔

فلما مات لوت بل علیہ پھر ان کے وصال پر وہ خاموش  
(البتحاری) ہی رہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزیں انسان کو کفر کے قریب کر دیتی ہیں، نسب پر طعن اور میت پر توجہ (المسلم)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت چار چیزیں نہیں چھوڑے گی حالانکہ وہ جاہلیت کی ہیں، خاندان پر فخر، نسب پر طعن، ستاروں کی بنا پر بارکش توجہ کرنا اور فرمایا توجہ کرتے والی خاتون اگر موت سے پہلے توبہ نہ کر لے تو قیامت کے دن اسے آگ کی ترہ پہنائی جائے گی۔

(المسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہے جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا میں اور ایک خاتون توجہ کی تیاری کر رہی تھیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا کیا تم شیطان کو گھر داخل کرنے کی کوشش میں ہو جسے اللہ تعالیٰ نے نکال دیا۔  
فكففت عن البكاء تو میں توجہ سے رک گئی

قلم ایل - اور خاموش رہی -

(المسلم)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو آپ غمگین حالت میں تھے، ایک آدمی نے عرض کیا حضرت جعفر پر خواتین نوحہ کر رہی ہیں فرمایا جاؤ انہیں روک دو اس نے واپس آکر عرض کیا وہ باز نہیں آرہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے مونہوں پر خاک پھینکو میں نے اسے کہا تیرا ناک خاک آلود ہو، اللہ کی قسم نہ تو ایسا کر سکتا ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہمارا نہیں۔

من ضرب الحدود و شق  
الجیوب و دعا بد عوی  
الجاهلیۃ۔  
جس نے منہ توچا، گریبان چاک  
کیا اور جاہلیت جیسا عمل کیا۔

(البخاری و مسلم)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تکلیف ہوئی ان کا سر جس خاتون کی گود میں تھا اس نے چیخ و پکار شروع کر دی اس وقت حضرت ابو موسیٰ میں کچھ کہنے کی طاقت نہ تھی حبیب افاقہ ہوا تو فرماتے لگے۔

انا بری من بری منہ میرا اس سے کوئی نہیں جس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری من الصالقة  
 والخالقة والشاقة  
 (بخاری و مسلم)

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا تعلق نہیں اور آپ علیہ السلام  
 کا نوحہ کرنے والی، مصیبت  
 پر سرمنڈوانے والی اور کپڑے  
 بھاڑنے والی سے کوئی تعلق  
 نہیں۔

## تین دن سے زائد سوگ

حضرت زینب بنت ابی سلمہ کا بیان ہے میں ام المومنین سیدہ  
 جلیبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی ان کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ  
 کے وصال کا موقعہ تھا انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اور فرمایا مجھے اس  
 وقت خوشبو کی حاجت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 یہ سن رکھا ہے جو خاتون اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے  
 لئے کسی پر تین دن سے زائد سوگ جائز نہیں ہاں اگر اس کا خاوند فوت ہو  
 جائے تو پھر چار ماہ دس دن تک سوگ کر سکتی ہے پھر میں حضرت زینب  
 بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی یہ ان کے بھائی کی وفات کا موقعہ  
 تھا۔ انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی اور یہی ارشاد گرامی بیان کیا۔  
 (بخاری و مسلم)

## یتیم کا مال کھانا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا اے ابوذر میں تجھے کمزور پاتا ہوں میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے کرتا ہوں، کبھی دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بنتا اور نہ کبھی مال یتیم کا ولی بنتا۔  
(المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مہلک چیزوں سے اجتناب کرو عرض کیا گیا وہ کونسی ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق قتل، سود خوری، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے بھاگنا، معصوم خواتین پر تہمت۔  
(بخاری و مسلم)

## زیارت قبور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبور کی زیارت کیا کرو  
فانہا تذکر الموت  
کیونکہ اس سے موت کی یاد  
آتی ہے۔  
(المسلم)

## ظالموں کی قبور سے گزر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے اس وقت فرمایا جب وہ دیار ثمود سے گزر رہے تھے کہ ان سے روتے ہوئے گزرو، اگر تم رو نہیں سکتے تو ان پر داخل نہ ہوں تاکہ انہیں پہنچنے والا عذاب تمہیں نہ پہنچے۔  
(بخاری و مسلم)

ایک روایت ہے کہ ظالموں کے علاقہ میں روتے ہوئے داخل ہوں  
ایسا نہ ہو کہہیں پریشانی بن جائے

ثم قنع رأسه واسرع  
السیر حتی اجاز الوادی  
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سراقدس ڈھانپ لیا اور بڑی  
تیزی سے اس وادی سے  
گزر گئے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے ایک یہودی عورت  
میرے پاس آئی عذاب کا تذکرہ ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
عذاب قبر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا عذاب قبر حق ہے،  
اور فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے نجات کی دعا فرماتے۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اگر تم اموات کی تدفین نہ کرتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا  
وہ تمہیں عذاب قبر سے آگاہ فرمادیتا۔  
(المسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے تم میں سے جب کوئی  
فوت ہو جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے  
اگر وہ جنتی ہے تو جنت دکھائی جاتی ہے اور اگر جہنمی ہے تو جہنم پیش  
کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے۔

هذا مقعدك حتى  
یبعثک اللہ یوم القیامۃ  
یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک  
کہ تو روز قیامت اٹھے۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کو حیب قبر میں رکھ کر لوگ واپس جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ اس کے پاس فرشتے آجاتے ہیں اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں تو اس ذاتِ گرامی محمد کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتا تھا؟ اگر مومن ہو تو کہتا ہے میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اسے کہا جاتا ہے یہ دیکھ تیرا ٹھکانہ جہنم تھا اللہ تعالیٰ نے اسے جنت سے بدل دیا ہے فرمایا وہ دونوں کو دیکھے گا اگر وہ کافر یا منافق ہو تو کہے گا میں نہیں جانتا میں وہی کہا کرتا جو لوگ کہتے کہا جائے گا تو نے سمجھا اور پڑھا نہیں تھا پھر اسے ایسی ضرب لگائی جائے گی جس سے وہ اسقدر چیخ و پکار کرے گا کہ جن وانس کے علاوہ ہر کوئی اسے سنے گا ایک روایت میں ہے حیب مومن میت سے پوچھا جائے گا۔ تو کس کی عبادت کرتا تھا تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا پوچھا جائے گا اس ذاتِ گرامی کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے کہے گا یہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں، اس کے بعد کوئی سوال نہ ہو گا پھر اسے آگ کی طرف لے جا کر کہا جائے گا یہ تھا تیرا ٹھکانہ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے بدل کر جنت عطا فرما دیا ہے وہ دیکھے گا اور کہے گا مجھے اجازت دو تاکہ اپنے گھر والوں کو مطلع کر سکوں کہا جائے گا اب یہاں آرام کرو، لیکن کافر یا منافق سے جب پوچھا جائے گا اس ذاتِ گرامی کے بارے میں تیری کیا رائے ہے وہ کہے گا وہی جو لوگ کہتے تھے اسے ایک ضرب لگائی جائے گی جس پر اسقدر چیخے گا کہ جن وانس کے علاوہ ہر کوئی سنے گا۔

## قبر پر بیٹھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تم میں سے کسی کا آگ کے انگار پر بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں۔

خیبر لہ من ان مجلس اس سے بہتر ہے کہ وہ قبر  
علی قابر کے اوپر بیٹھے۔

(المسلم)



باب ۲۴

احوالِ قیامت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا دو صورتوں کے درمیان چالیس کا عرصہ ہے لوگوں نے کہا اس  
 سے مراد چالیس دن ہیں میں نے انکار کیا عرض کیا چالیس ماہ ہیں میں نے  
 انکار کیا پھر انہوں نے کہا چالیس سال میں نے انکار کیا پھر آسمان سے پانی  
 آئے گا تو لوگ سبزے کی طرح اگ اٹھیں گے، انسان کی ایک ہڈی کے  
 سوا سب کچھ بوسیدہ ہو جائے گا اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے، اس سے  
 روز قیامت مخلوق دوبارہ زندہ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ انسان کے جسم میں ایک ایسی ہڈی  
 ہے جسے زمین کبھی نہیں کھا سکتی اور اسی سے مخلوق دوبارہ زندہ ہوگی،  
 صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی ہے؟ فرمایا وہ پشت کے نیچے  
 والی ہڈی ہے۔

## میدان محشر کی کیفیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے منبر پر آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم اللہ تعالیٰ کے حضور تنگے جسم اور پاؤں  
 پیدل اور بغیر حقنہ کے پیش ہوں گے، سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ

السلام کو حلہ پہنایا جائے گا۔ میری امت میں سے کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف  
 لائے جائے گا میں کہوں گا یا اللہ یہ میرے امتی ہیں فرمائے گا آپ جانتے  
 تہیں انہوں نے تمہارے بعد کیا کہا؟ میں وہی کہوں گا جو عبد صالح (حضرت  
 عیسیٰ) نے کہا تھا۔

وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا  
 مَا دُمْتُ فِيهِمْ  
 میں ان کا اس وقت تک  
 گواہ ہوں جب تک میں  
 ان میں تھا۔

پھر مجھے بتایا جائے گا اتوں نے آپ کے بعد اسلام کو چھوڑ دیا  
 تو میں کہوں گا دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔

(بخاری و مسلم)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا روز قیامت لوگ تنگی حالت میں اٹھیں گے عرض  
 کیا کیا تمام مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ فرمایا۔

الامر أشد من أن ينظر  
 بعضهم إلى بعض  
 معاملہ اس قدر سخت و شدید  
 ہوگا کہ کسی کو دیکھنے کی ہوش

(بخاری و مسلم) ہی نہ ہوگی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا روز قیامت لوگ ایسے چیل سفید میدان میں اٹھے گے جو روٹی کی طرح ہو  
 گا اور وہاں کسی کے لئے کوئی نشان اور علامت نہ ہوگی (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

الَّذِينَ يُحْتَرُونَ عَلَىٰ  
وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ  
انہیں منہ کے بل دوزخ کی  
طرف لے جایا جائے گا۔

تو منہ کے بل کا تر کو کیسے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں پاؤں پر چلا سکتا ہے وہ منہ پر چلانے پر بھی  
قادر ہے حضرت قتادہ نے جب یہ سنا تو کہا۔ رب العزت کی قسم ایسا  
ضرور ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا روز قیامت لوگوں کو تین احوال پر لایا جائے گا، شوق والے، ڈرنے  
والے، ایک اونٹ پر دو یا تین یا چار یا دس ہوں گے، بقیہ کو آگ اکٹھا  
کرے گی ان سے وہ کہے گی جو وہ کہتے تھے ان کے ساتھ رات اسی طرح  
بسر کرے گی جسے وہ کرتے تھے اس طرح صبح و شام کا معاملہ ہوگا۔  
(بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت  
لوگ پسینہ میں ہوں گے حتیٰ کہ وہ ستر ہاتھ زمین پر پھیلایا ہوگا اور لوگ  
کانوں تک اس میں ڈوبے ہوں گے۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا روز قیامت لوگ اللہ رب العالمین کے بارگاہ میں جب کھڑے ہوں گے  
تو ہر کوئی کانوں تک پسینہ میں ڈوبا ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا روز قیامت سورج آدمی کے ایک میل کی مقدار قریب ہوگا۔ راوی  
حدیث سلیم بن عامر کہتے ہیں معلوم نہیں میل سے کیا مراد ہے؟ زمین  
والا اور سرمہ لگانے والا اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں  
گے، بعض ٹخنوں تک اور بعض منہ تک،

## حساب و کتاب

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس کا حساب لیا گیا وہ عذاب دیا گیا میں نے عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ  
کا فرمان نہیں۔

وَ اَمَّا مَنْ اٰدَتِيْ كِتَابِهٖ  
بِيَمِيْنِهٖ شَوْفٌ يُّحَاسَبُ  
حِسَابًا يَسِيْرًا وَيُنْقَلِبُ اِلٰى  
اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا  
اور جس کو اس کا نامہ عمل اس کے  
دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے  
حساب آسانی سے لیا جائے گا اور  
اور وہ گھر والوں کی طرف خوش لوٹے گا۔

آپ نے فرمایا یہاں پیشگی مراد ہے، روز قیامت جس کا حساب ہوا وہ  
ہلاک ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی کرو،  
قرب حاصل کرو اور محبت پھیلاؤ کسی آدمی کو بھی اس کا عمل جنت میں نہیں لے  
جائے گا عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی؟ فرمایا

وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَدِّيَ  
اِنَّهُ بِرَحْمَةٍ  
اگر اللہ کی رحمت مجھے نہ ڈھکے  
لے تو میں بھی نہیں چلا سکتا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے سب سے مفلس وہ ہے جو روز قیامت نماز، روزہ اور زکوٰۃ ادا کر کے آیا مگر اس نے کسی کو گالی دے رکھی تھی، کسی پر تہمت لگائی تھی کسی کا مال کھایا تھا، کسی کا خون کیا تھا، کسی کو مارا تھا تو اس کی نیکیاں اتھیں دے دی جائیں گیں اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔  
(المسلم)

انہی سے مروی ہے صحابہ تے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ فرمایا جیب سورج بادلوں میں نہ ہو تو تم اسے دیکھتے ہو تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے عرض کیا نہیں فرمایا جیب چودھویں کا چاند بادلوں میں نہ ہو کیا تمہیں دیکھنے میں تکلیف ہوتی ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی ایسی تکلیف بھی نہ ہوگی مگر وہ جو تمہیں ان دونوں کے دیکھنے میں ہوتی ہے، جیب بندہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے عزت و سرداری نہیں دی تھی؟ کیا میں نے تجھے بیوی، سواری کے لئے گھوڑا اور اونٹ نہیں دیئے تھے؟ کیا میں نے تجھے مال و دولت سے نہیں نوازا تھا؟ کہے گا ہاں فرمایا کیا میری ملاقات کا عقیدہ رکھتا تھا؟ عرض کرے گا نہیں فرمایا آج میں تجھے اس طرح بھلا دیتا ہوں جیسے تو نے مجھے بھلا دیا تھا پھر دوسرے کو بلا کر اللہ تعالیٰ ہی ارشاد فرمائے گا وہ بھی کہے گا میں ملاقات کا عقیدہ نہیں رکھتا۔ اسے فرمان ہو گا میں نے تجھے اسی طرح بھلا دیا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا پھر تیسرے شخص کو اللہ تعالیٰ بھی فرما کر پوچھے گا تو

وہ کہے گا میں تجھ پر ایمان لایا، تیری کتاب و رسول پر ایمان لایا، میں نماز، روزہ اور صدقہ کیا حتیٰ الوسع خیر کے کام کرتا رہا فرمان ہو گا تو یہاں بھی ایسا کہہ رہا ہے ہم تجھ پر گواہ لاتے ہیں وہ بندہ سوچے گا میرے خلاف گواہ کون ہو سکتا ہے؟ تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اس کی ٹانگوں، گوشت اور ہڈیوں کو بولنے کا حکم دیا جائے گا پھر وہ معافی مانگنا شروع کرے گا یہ شخص منافق ہو گا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو گیا ہو گا۔ (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا روز قیامت ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ فرمایا کیا تم چودھویں کے چاند کو بغیر بادل کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں فرمایا جب بادل نہ ہوں تو سورج کے دیکھنے میں تمہیں شک ہوتا ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا تم اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی اس طرح پاؤ گے روز قیامت لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور فرمان ہو گا جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے، ان میں سے کوئی سورج، کوئی چاند اور کوئی طاغوت کے ساتھ ہو جائے گا، اس امت کے منافق رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم یہاں ہی رہیں گے حتیٰ کہ ہمارا رب آجائے، جب ہمارا رب آگیا ہم نے اسے پہچان لیا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے وہ انھیں بلائے گا پھر دوزخ پر پل صراط بچھایا جائے گا سب سے پہلے وہاں سے میں اپنی امت کے ساتھ گزروں گا، اس دن رسولوں کے علاوہ کوئی بول نہیں سکے گا اور ان کا کلام یہ ہو گا۔ اے اللہ سلامتی سلامتی، دوزخ میں سعدان (پودا) کے کانٹوں کی طرح کتے

ہوں گے کیا تم نے وہ درخت دیکھا ہے عرض کیا ہاں فرمایا ہوں گے  
تو اسی طرح مگر ان کے جسامت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ،  
ہر شخص کو اعمال کے مطابق کھینچا جائے گا بعض ہلاک ہو جائیں گے  
بعض کٹ جائیں گے پھر نجات پائیں گے، جب اللہ تعالیٰ اہل تار  
سے رحمت کا ارادہ فرمائے گا تو ملائکہ کو حکم ہوگا جو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت  
کرتے تھے انہیں نکال لو تو وہ مسجدوں کے آثار کی وجہ سے انہیں نکالیں  
گے، اللہ تعالیٰ نے ان نشانوں کو جلانا آگ پر حرام فرما دیا ہے پس  
وہ آگ سے نکلیں گے تو ان کی جلدیں جلی ہوگی ان پر مادہ حیات ڈالا  
جائے گا۔ تو وہ اس طرح اُگیں گے جیسے سیلاب سے پودے اُگتے  
ہیں پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے گا ایک آدمی جنت  
و دوزخ کے درمیان رہ جائے گا تو وہ آخری دوزخی ہوگا جو جنت میں  
داخل ہوگا اور اس کا چہرہ آگ کی طرف ہوگا وہ عرض کرے گا اے اللہ  
میرے چہرے کو آگ سے پھیر دے اس کے ہوا اور بونے مجھے جلا  
دیا ہے فرمان ہوگا اس کے بعد تو تو کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا۔  
تیری عزت کی قسم ہرگز نہیں وہ اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان کرے گا ،  
اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف چہرہ کرے  
گا اور جنت کی خوشحالی دیکھے گا تو کچھ دیر خاموش رہے گا پھر کہے گا مجھے  
جنت کے دروازے تک پہنچا دے فرمان ہوگا کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا  
اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا عرض کرے گا یا اللہ میں تیری مخلوق کا سب  
بدنخت شخص نہیں بننا چاہتا فرمان ہوگا اب تو نہیں مانگے گا؟ اس سے  
عہد و پیمان ہوگا۔ تیری عزت کی قسم اس کے بعد نہیں مانگوں گا تو اسے



دروازہ بنت تک پہنچا یا جائے گا جب دروازے میں پہنچ کر جنت کی تروتازگی و سرور کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا یا اللہ مجھے جنت میں داخل فرما دے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندہ تو کس قدر عہد توڑنے والا ہے تو کتنے وعدے کیے ہیں؟ عرض کرے گا میرے پروردگار مجھے اپنی مخلوق میں بذلت نہ کر دے، اللہ تعالیٰ اس پر تبسم فرمائے گا پھر اسے جنت میں داخل فرما دے گا اور فرمائے گا اب تو تمنا کرتا جا جنت میں تیری تمنا کے مطابق جنت میں درجات دوں گا پھر وہ تمنا کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ بھی اور اس کی مثل اور بھی لے لو، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

لِلذَّلِّ وَعَشْرَةَ      یہ بھی اور اس کی دس  
امثالہ      امثال بھی لے لو۔

حضرت ابوبہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے یہ یاد نہیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حضرت ابوبہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا یہ آخری آدمی ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ (البخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کیا ہم روز قیامت اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیا تم چاشت کے وقت سورج دیکھتے ہو جبکہ بادل نہ ہو اسی طرح کیا تم چاند دیکھتے ہو تو

تکلیف ہوتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کے دیدار میں تمہیں اس طرح تکلیف نہ ہوگی جیسے ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں ہے، روز قیامت ایک اعلان ہوگا ہر امت اس کے ساتھ ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی، اللہ کے سوا جس کی بھی کوئی عبادت کرتا ہوگا مثلاً بت، انصاب وغیرہ کی وہ تمام جمع ہو کر دوزخ میں گر جائیں گے حتیٰ کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں گے خواہ نیک ہوں یا بد اور باقی لوگ، پھر یہود کو بلا کر کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے ہم حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا تم نے تکذیب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لیے بیوی اور اولاد ثابت کی۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ کہیں گے ہمارے رب ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی کی ضرورت ہے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم ہوگا انہیں دوزخ میں ڈال دو تو وہ آگ میں گر جائیں گے پھر نصاریٰ کو بلا کر پوچھا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے رہے ہو؟ عرض کریں گے ہم حضرت مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنا لیا اور اس کے لیے اولاد مانی، اب تم کیا چاہتے ہو؟ کہیں گے، ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلایا جائے انہیں دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو وہ جہنم میں گر جائیں گے حتیٰ کہ وہی لوگ رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد، پھر اللہ تعالیٰ (شایان شان) صورت میں ان کے پاس آکر فرمائے گا تم کس کی انتظار میں ہو؟ عرض کریں گے ہر امت اپنے معبود کے ساتھ چلی گئی، ہم نے دنیا میں بھی ایسے لوگوں کا ساتھ نہیں

دیا فرمان ہوگا میں تمہارا رب ہوں عرض کریں گے ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں ہم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا۔  
 فرمان ہوگا کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اسے پہچان لو عرض کریں گے ہاں تو ساق کو منکشف کیا جائے گا تو جو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کیا کرتا تھا اسے سجدہ کا اذن الہی نصیب ہوگا اور جس نے ریا کاری کی خاطر سجدہ کیا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی پشت کو تختہ بنا دے گا وہ جیب بھی سجدہ کی کوشش کرے گا تو پشت کے بل گر پڑے گا پھر وہ سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ اس صورت مبارکہ میں ہوگا جس میں انہوں نے پہلی دفعہ دیکھا تھا فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں عرض کریں گے تو ہی ہمارا رب ہے پھر جہنم پر پل بچھا دیا جائے گا اور شفاعت کا دروازہ بھی کھول دیا جائے گا اور وہ کہیں گے اے اللہ سلامتی سلامتی عرض کیا یا رسول اللہ وہ پل کیسا ہوگا؟ فرمایا وہ سراپا پھلنے کی جگہ ہے، اس میں کڑک ہی کڑک اور کتے ہوں گے اور وہ سعدان پودے کی طرح ہوں گے مومن، آنکھ جھپکتے، بجلی، ہوا، پرندے اور عمدہ گھوڑے اور سواری کی طرح گزر جائیں گے مسلمان، نجات پائے گا۔

حتیٰ کہ تمام اہل ایمان کو فلاحی نصیب ہو جائے گی مجھے قسم اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اہل ایمان اپنے دوزخی بھائیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت و مناجات کرتے ہوئے عرض کریں گے اے ہمارے رب یہ ہمارے ساتھ روزہ، نماز اور حج ادا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا، تم جنہیں پہچانتے ہو انہیں نکال لو ان کے اجسام پر آگ حرام کر دی جائے گی اور وہ کثیر

مخلوق کو نکال لیں گے اگ کسی کے نصف پٹری تک اور کسی کے گھٹنوں تک ہوگی پھر عرض کریں گے اے ہمارے رب جن کے بارے میں آپ نے حکم دیا تھا ان تمام کو ہم نے نکال لیا ہے ان سے کہا جائے گا تم پھر جا کر انہیں نکالو جن کے دل میں مثقال دینار کے برابر خیر ہے تو وہ جا کر کثیر لوگوں کو نکالیں گے پھر عرض کریں گے ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا جن کے بارے میں حکم ہوا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم جاؤ اور انہیں بھی نکال لو جن کے دل میں مثقال نصف دینار خیر ہے وہ انہیں نکالیں گے اس سے بہت سی مخلوق دوزخ سے نکل جائے گی پھر عرض کریں گے آپ کے حکم کے مطابق ہم نے وہاں سے ان کو نکال لیا ہے حکم ہوگا جاؤ جن کے دل میں مثقال ذرہ خیر ہے اسے نکال لو وہ بہت سی مخلوق کو نکال کر عرض کریں گے ہم نے وہاں کسی خیر کو نہیں چھوڑا، حضرت ابوسعید فرماتے لگے اگر اس حدیث میں تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت مبارکہ پڑھو۔

ان الله لا يظلم مثقال  
ذرة وان تل حسنة  
يضاعفها ويؤت من  
لده اجراً عظيماً  
يَقِينًا اللّٰهُ تَعَالٰى اَظْلَمُ نَهَيْسُ كَرْتَا ذَرَّةً بَرَابَر  
اور اگر نیکی ہو تو دو گنا کر دیتا ہے اور  
دیتا ہے اسے اپنے پاس سے اجر عظیم۔

اللہ عزوجل کا حکم ہوگا، ملائکہ اور انبیاء شفاعت کریں گے اب رحم الراحمین کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر آگ سے ایسی قوم کو نکالے گا جنہوں نے کبھی خیر نہیں کی ہو گی وہ کونکہ کی طرح ہونگے انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس

طرح نکلیں گے جیسے دانہ سیلاب کی وجہ سے اگتا ہے کیا تم پتھر یا  
درخت نہیں دیکھتے جس طرف سورج ہوتا ہے وہ نرد و سبز اور  
سایہ والا حصہ سفید ہوتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ یوں محسوس ہوتا ہے  
جیسے آپ کہیں دیہات میں بکریاں چرا تے رہے ہیں، فرمایا وہ موتیوں  
کی طرح نکلیں گے ان کی گردنوں پر مہر ہوگی اہل جنت ان کو پہچانیں گے کہ  
یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے آزادی عطا فرمادی  
ہے حالانکہ انہوں نے نہ کوئی عمل کیا اور نہ کوئی خیر آگے بھیجی تھی پھر حکم ہوگا  
جنت میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو وہ تمہارا ہے عرض کریں  
گے یا اللہ آپ نے جو کچھ ہمیں دیا ہے یہ تو کسی کو بھی نصیب نہیں  
ہوا فرمایا تمہارے لیے میرے پاس اس سے بھی افضل ہے عرض  
کریں گے مالک اس سے بڑھ کر افضل کیا ہے؟ فرمایا

رضائی قلا اسنخط علیکم  
ابدا  
وہ میری رضا ہے کہ تم پر  
کبھی ناراض نہ رہوں

(بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس تھے آپ مسکرائے فرمایا جانتے ہو میں کس وجہ سے مسکرایا  
ہوں؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا  
بندے اور اسی کے رب کے درمیان گفتگو کی وجہ سے، بندہ نے عرض  
کیا اے میرے رب تو مجھے ظلم سے نہیں بچائے گا؟ فرمایا کیوں نہیں  
عرض کرے گا آج میں اپنی ذات پر کسی کو گواہ نہیں بناؤں گا فرمایا آج  
تجھ پر تیری ذات اور کرام کا تبین ہی کافی ہوں گے پھر اس کے منہ پر

مہر لگا کر اس کے اعضاء کو بولنے کے لیے کہا جائے گا تو وہ اس کے اعمال کے بارے میں بتائے گا پھر حکم ہوگا تجھ سے دور ہو جا۔  
(المسلم)

## حوض کوثر، میزان اور پل صراط

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی مسافت ایک ماہ کی ہے اس کا پانی دودھ سے سفید، خوشبو، کستوری سے بڑھ کر اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر، جس نے اس کا پانی پیا اسے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔

ایک روایت میں ہے حوض کی مسافت ایک ماہ، اس کے کنارے برابر، اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آپ سے حوض کی چوڑائی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اس جگہ سے لے کر عمان تک ہوگی اس کے پانی کے بارے میں عرض کیا گیا تو فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس میں جنت سے دو پرنا لے بیہ رہے ہوں گے۔ ایک سونے اور دوسرا چاندی کا ہوگا۔  
(المسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا میرے حوض کے دونوں اطراف کے درمیان قاصدہ، صنعا،  
اور مدینہ جتنا ہے دوسری روایت میں عمان کا ذکر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے میں ان سے لوگوں  
کو دور کروں گا جیسے کوئی مالک اپنے اونٹ کو دوسروں سے جدا کرتا ہے  
صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ فرمایا ہاں تمہارے  
لیئے ایسی نشانیاں ہونگی جو کسی میں نہ ہوں گی تم میرے پاس آؤ گے تو  
تمہارے اعضاء و جنوچک رہے ہوں گے، ایک گردہ کو مجھ سے دور  
کیا جائے گا میں عرض کروں گا اے میرے رب کیا یہ میرے اصحاب  
تہیں؟ فرشتہ جواب دے گا تمہیں علم نہیں تمہارے بعد انہوں نے کیا  
کیا من مانی کی؟

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کے درمیان فرماتے ہوئے سنا  
میں حوض پر وارد ہونے والے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں، اللہ کی قسم کچھ  
لوگوں کو حجھ سے دور کیا جائے گا میں عرض کروں گا کیا یہ میرے امتی تہیں؟  
ارشاد ہوگا آپ تہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا من مانی کی تو  
پھر وہ انہی پاؤں پر واپس ہو جائیں گے۔ (المسلم)

حضرت ام بلیثرتھاری رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے حضرت  
صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے  
سنا انشاء اللہ بیت رھوان میں شریک ہونے والوں میں سے کوئی بھی  
دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں؟ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھڑکا عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَإِن مِّنكُمْ إِذْ وَارِدُهَا  
تَمَّ مِّنْ سَعْدِ كُوْنِي جَهَنَّمَ  
وَارِدُهَا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا  
وَالَّذِينَ ظَلَمُوا فِيهَا  
جَنِيًّا (المسلم)

پھر ہم برائیوں سے بچنے  
والوں کو نجات دیں گے اور  
ظالموں کو گھٹنوں کے بل اسی  
میں چھوڑ دیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا روز قیامت ایک آدمی اپنے والد سے مل کر کہے گا اے  
والد میں آپ کا کیا بیٹا تھا؟ وہ کہے گا اچھا تھا وہ کہے گا کیا آج تم میرے  
ساتھ تعاون کرتے ہو کہے گا ہاں وہ کہے گا میرا بوجھ تم لے لو اور میں تمہارا  
بوجھ لے لیتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مقدس میں حاضر ہوں گے فرمان  
ہوگا اے میرے بندے تو جنت میں جس دروازہ سے چاہتا ہے  
داخل ہو جائے عرض کرے گا میرا والد بھی ساتھ جائے؟ آپ نے وعدہ  
فرمایا تھا مجھے رسوا نہیں کیا جائے گا فرمان ہوگا اس کے والد کو بیجو  
بنا کر دوزخ میں پھینک دو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے  
کیا یہ تیرا والد ہے؟ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم ہرگز نہیں۔  
(المستدرک للحاکم)



۲۵  
باب

شفاغت

کا

بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے اپنی اپنی دعا مانگی ہے مگر۔

انی اختیبات دعوتی شفاعۃ میں نے اپنی امت کی شفاعت  
لاصتی (بخاری و مسلم) کے لیے اسے محفوظ رکھا ہوا

ہے۔

حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا، اہل ایمان دخول جنت کے لیے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے اے ہمارے والد گرامی ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلو اس میں وہ فرمائیں گے کیا میں جنت سے خطا کی وجہ سے ہی نہیں نکلا تھا؟ میں یہ نہیں کر سکتا تم میرے بیٹے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ ان کے پاس حاضر ہونگے تو فرمائیں گے یہ منصب میرا نہیں میں دور کا خلیل ہوں تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی فرمائیں گے یہ منصب میرا نہیں تم حضرت کلیم اللہ و روح اللہ، عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ تو حضرت عیسیٰ کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ انہیں اذن دیا گیا ہے پھر امانت اور رحم کو پل صراط کے دائیں بائیں کھڑا کر دیا جائے گا،

تم دیکھتے نہیں ہو کہ بجلی کیسے گزرتی ہے اور کیسے لوہتی ہے پھر ہوا کی طرح پھر پرندے کی طرح اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے۔

اور تمہارے نبی پل صراط پر کھڑے یہ فرما رہے ہوں گے اے میرے رب سلامتی سے گزارو سلامتی سے گزارو حتیٰ کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے ایک آدمی کو لایا جائے گا وہ گھسٹ کر چلے گا اس کے واسطے کے دونوں طرف کتے مامور ہوں گے حکم کے مطابق آدمی کو پکڑ لیں گے

قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے دوزخ کی گہرائی کی مسافت ستر سال ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک ہوئے آپ کی خدمت میں دستی کا گوشت پیش کیا یہ آپ کو پسند تھا اسے آپ نے منہ سے توڑ توڑ کر تناول فرمایا اور اور فرمایا میں روتقیامت تمام لوگوں کا سربراہ ہوں تم جانتے ہو کیا ہوگا؛ اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو ایک مقام پر جمع فرمائے گا، دیکھنے والا انہیں دیکھے گا، سورج ان کے قریب ہوگا لوگ ایسے غم و حزن میں ڈوبے ہوں گے جس کی انہیں طاقت نہ ہوگی تو لوگ کہیں گے تم اپنے حال کو دیکھ رہے ہو کوئی آدمی ڈھونڈو جو رب کی بارگاہ میں تمہاری سفارش کرے؛ بعض کہیں گے تم حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ، حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ ابوالبشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے قدرت سے بنایا اور اس میں روح پھونکی، قرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا اور جنت میں ٹھہرایا کیا رب کی بارگاہ میں آپ ہماری سفارش کریں گے؛ آپ ہمارا حال دیکھ ہی

رہے ہیں؛ فرمائیں گے آج رب اکرم اتنے غضب میں ہے کہ پہلے کبھی ایسا  
 نہیں ہوا اور نہ کبھی بعد میں ایسا ہوگا مجھے اس نے درخت سے منع فرمایا تھا مجھ  
 سے نافرمانی ہوگئی تھی نفسی، نفسی تم کہیں اور کے پاس جاؤ تم حضرت نوح علیہ  
 السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت نوح کے پاس جا کر عرض کریں گے اے نوح  
 آپ زمین والوں کی طرف پہلے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام عبد اللہ رکھا  
 رکھا ہے آپ ہماری حالت زار دیکھ ہی رہے ہیں، کیا تم رب کی بارگاہ میں  
 ہماری سفارش فرماؤ گے؛ فرمائیں گے آج میرا رب اتنا غضب میں پہلے  
 کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ بعد میں ہوگا مجھے اس نے ایک دعا عطا فرمائی  
 تھی جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر دی تھی مجھے اپنی فکر ہے تم کسی اور  
 کے پاس جاؤ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ تو لوگ سیدنا  
 ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ اللہ تعالیٰ  
 کے نبی اور خلیل ہیں، رب تعالیٰ نے کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں،  
 ہماری حالت زار آپ کے سامنے ہے وہ انہیں فرمائیں گے میرا رب تہایت  
 غضب میں ہے ایسا کبھی نہ پہلے ہوا اور نہ بعد میں، میں نے تین باتیں  
 بطور توریہ کی تھیں مجھے آج اس کا فکر ہے تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ تو  
 وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ اللہ  
 تعالیٰ کے رسول ہیں آپ کو اس نے رسالات اور کلام سے نوازا ہماری  
 حالت زار پر رحم کرتے ہوئے رب اکرم کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں  
 وہ فرمائیں گے آج رب تعالیٰ سخت غضب میں ہے ایسا نہ پہلے ہوا نہ  
 بعد میں ہوگا میں نے ایک نفس کو قتل کر دیا تھا مجھے اپنا فکر ہے تم حضرت  
 عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کناں ہوں گے آپ

اللہ کے رسول، کلمہ اور روح، میں آپ نے پھنگوڑے میں گفتگو کی ہماری  
 حالت زار پر رحم کرو اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری سفارش کرو وہ فرمائیں  
 گے اللہ تعالیٰ آج جلال و عظمت میں ہے کہ اس سے پہلے اور بعد میں  
 کبھی نہ ہوگا وہ اپنی کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے اور کہیں گے مجھے آج  
 اپنا فکر ہے تم جاؤ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں، لوگ  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ یا محمد، آپ  
 رسول اللہ، انبیاء کے خاتم ہیں آپ کے اگلے پچھلے معاملات کو اللہ تعالیٰ  
 نے معاف فرمایا ہے ہماری حالت زار پر رحم فرمائیے اور اللہ تعالیٰ کے  
 حضور سفارش فرمائیے فرمایا میں عرش الہی کے نیچے آکر اپنے رب کے حضور  
 سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ مجھے ایسے کلمات حمد و عطا فرمائے گا جو  
 اس سے پہلے کسی کو نہ ملیں ہوں گے پھر کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ارفع رأسك سل تعطه

واشفح تشفع

سرافٹھا، مانگو عطا کیا جائے

سفارش کرو، قبول کی جائیگی

میں سرافٹھا کر عرض کروں گا اے میرے رب میری امت مجھے فرمان ہوگا  
 اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کرو  
 جن پر حساب نہیں اور وہ دوسرے دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ داخل  
 ہوگی قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے  
 جنت کے دروازوں میں مکہ اور مقام ہجر کے درمیان کے برابر فاصلہ ہے۔

(بخاری و مسلم)

۲۶  
باب

احوال  
جنت و دوزخ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یہ دعا، قرآن کی سورت کی طرح سکھاتے۔

اللہم اِنِّی اَعُوذُ بِكَ	اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا
مِن عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوذُ	ہوں عذاب جہنم سے، میں
بِكَ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ	عذاب قبر سے تیری پناہ
وَاَعُوذُ بِكَ مِّنْ فِتْنَةِ	مانگتا ہوں، میں دجال کے فتنہ
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَاَعُوذُ بِكَ	سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور
مِّنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ	زندہ اور فوت شدہ کے فتنہ
(المسلم)	سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ہے مجھے یہ دعا کرتے  
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا اے اللہ مجھے میرے  
خاوند رسول اللہ، والد ابوسقیان اور بھائی معاویہ سے ٹھنڈک ولذت عطا  
فرما آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے نہایت ہی محمدؐ اور مقررہ مدتوں  
اور مقسوم رزق کا سوال کیا ہے کاش تو اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتی اے  
اللہ مجھے عذاب دوزخ اور عذاب قبر سے اپنی پناہ نصیب فرما تو  
یہ دعا کہیں بہتر و افضل تھی۔ (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں، مجالس میں شرکت کے بعد جب وہ واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب سے بہتر جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ عرض کرتے ہیں ہم تیرے ایسے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح، تکبیر، تہلیل، حمد اور تحمید سے مانگ رہے تھے فرمایا وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں عرض کیا وہ آپ سے جنت مانگ رہے تھے فرمایا کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا ان کا کیا حال ہو اگر وہ میری جنت دیکھ لیں؟ عرض کیا وہ تیرے سے پناہ مانگ رہے تھے فرمایا کس سے؟ عرض کیا اے رب اکرم تیری دوزخ سے فرمایا کیا انہوں نے میری دوزخ دیکھی ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا کیا حال ہو گا ان کا اگر وہ میری دوزخ دیکھ لیتے؟ عرض کیا وہ آپ سے مغفرت و بخشش طلب کر رہے تھے؟ فرمایا میں نے انہیں بخش دیا اور جو مانگتے تھے عطا کیا اور جس سے پناہ مانگتے تھے میں نے پناہ دی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعایہ ہوا کرتی۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً  
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
عَذَابَ النَّاسِ (بخاری)

اے ہمارے پروردگار  
ہمیں دنیا میں خیر عطا فرما  
اور آخرت میں بھی خیر عطا فرما  
اور دوزخ کی آگ سے محفوظ

فرماتے۔



حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے ڈرو راوی کہتے ہیں یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے آپ سے ملاحظہ فرما رہے ہیں پھر تین دفعہ فرمایا آگ سے ڈرو ہم محسوس کر رہے تھے کہ آپ اس کو ملاحظہ فرما رہے ہیں پھر فرمایا آگ سے بچو خواہ کھجور کے چھلکا سے اگر وہ نہیں تو اچھی بات کر کے اس سے بچو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی

وَإِنذِرْ عَشِيرَتَكَ  
الَّتِي قَرَّبْتَ  
اپنے قریبی خاندان کو  
مقربہ کیجئے۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اکٹھا کیا اور ہر خاص و عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد اپنے آپکو آگ سے بچاؤ، اے مرہ بن کعب کی اولاد اپنے آپکو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اے ہاشم کے بیٹو اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے عبدالمطلب کی اولاد اپنی جانوں کو جہنم کے عذاب سے محفوظ کر لو۔ اے فاطمہ تم بھی اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بلاشبہ میں قیامت کے دن تمہیں بچانے میں کسی شے کا مالک نہیں ہوں۔ (مسلم و بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اور میری امت کی ایسے شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی ہو اور چوپائے اور کپڑے لکوڑے اس آگ میں گرنے لگیں میں تم کو پیچھے سے لپکڑ کر کھینچوں گا اور تم اس میں گرو گے۔ (بخاری و مسلم)

امام مسلم نے اسی حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اس شخص کی طرح رہے جس نے  
 آگ کو جلایا ہو تو اس کا ارد گرد روشن ہو گیا تو اس میں کپڑے مکوڑے  
 گرنے لگے۔ تو وہ ان کو نکالتا ہے وہ اس پر غالب آ جلتے ہیں  
 اور اس آگ میں گر پڑتے ہیں، فرمایا میرے اور تمہارے درمیان یہ  
 فرق ہے کہ میں نکالوں گا تمہیں پیچھے سے پکڑ کر آگ سے بچاؤں گا  
 تین دفعہ فرمایا بچو آگ سے، تو میں غالب آ جاؤں گا اور تمہیں آگ سے  
 نکال دوں گا۔ (المسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 میری مثل اور تمہاری مثل اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ کو جلایا تو اس  
 میں تپنگے اور حشرات گرنے لگے وہ شخص انہی آگ سے نکال دیتا ہو (اسی  
 طرح) میں تم کو آگ سے نکالتا ہوں اور تم پھر اس میں میرے ہاتھ سے  
 چھوٹ کر گرنے کی کوشش کرتے ہو۔ (المسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم جان لو  
 جو میں جانتا ہوں تو کم بہنسا اور زیادہ روؤ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور وزخ۔

(المسلم)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے عتبہ بن غزوہ  
 رضی اللہ عنہ نے کہیں خطبہ دیا کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے سے گرتا ہے  
 اور وہ ستر سال کے عرصہ میں اس کی گہرائی تک پہنچتا ہے اللہ کی قسم

وہ اس کو بھر دیتا ہے۔ کیا تمہیں اس پر تعجب نہیں ہوا؟ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ کیسی آواز تھی؟ ہم نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا۔ وہ اب اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔ (المسلم)

انہی سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں کافر کے دو کتھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔ (المسلم)

آپ ہی سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کے لیے آگ کا جوتا اور دو تسمے ہوں گے جس سے اس کا دماغ کھولے گا جس طرح ہانڈی کھولتی ہے وہ یہ نہ سمجھ سکے گا کہ کوئی اور بھی اس سے سخت تر عذاب والا ہے حالانکہ وہ ان سب میں ہلکے عذاب والا ہوگا۔ (مسلم و بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کو آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے اور اس کی گرمی کی وجہ سے اس کا دماغ بچھل رہا ہوگا۔ (المسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکے عذاب والے ابو طالب ہوں گے جو آگ کے دو جوتے پہنے ہوں گے اور ان سے انکا دماغ بچھل رہا ہوگا۔ (مسلم)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بعض جہنمیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک بعض کو گھٹنوں تک بعض کو کمر تک بعض کو پسلیوں تک اور بعض کو گردن تک پکڑے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آرام و عیش والے دنیا دار دوزخی کو لایا جائے گا اسے آگ میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا پھر پوچھا جائے گا اے ابن آدم تو نے کبھی کوئی خیر دیکھی تھی؟ کیا تجھے کوئی نعمت ملی تھی وہ کہے گا اے رب کریم اللہ کی قسم کبھی نہیں۔ اور دنیا میں سخت مصیبت زدہ جنتی کو لایا جائے گا اور اسے جنت

میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا اے ابن آدم تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی تجھ پر کبھی کوئی سختی آئی تھی وہ عرض کرے گا اے رب کریم اللہ کی قسم کبھی نہیں۔ نہ تجھ پر کوئی تکلیف آئی اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی تھی۔

حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عقبہ بن غزو ان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا۔ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے اور اس کا کچھ باقی نہ رہا مگر برتن کی تری جتنا اور تم ایسے گھر کی طرت منتقل ہونے والو ہو جس کے لیے کوئی زوال نہیں تم منتقل ہوں بھلائی لے کر جو تمہارے پاس ہے اور فرمایا جنت کے دروازوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اس پر ایک ایسا دن ضرور آئے والا ہے جو هجوم سے پُر ہوگا۔ (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے جنت کے دروازوں کے درمیان مکہ اور ہجر جتنا فاصلہ ہے۔ (مسلم اور بخاری)

سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ستر ہزار یا سات لاکھ جنت میں ضرور داخل ہوں گے جو ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔

اس وقت تک پہلا داخل نہ ہوگا جب تک دوسرا داخل نہ ہوگا اور ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا اس کی صورت چودھویں کے چاند کی طرح ہوگی اور ان کے بعد جن کی ان سے ملاقات ہوگی ان کی صورت آسمان کے چمکدار ستارے کی طرح ہوگی وہ نہ پیشاب کریں گے اور نہ رقع حاجت کریں گے۔ نہ تو ناک صاف کریں گے اور نہ ہتھوکیں گے۔ ان کی نگھیاں

سونے سے بتی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ اور ان کی انگوٹھیاں  
 عود سلگاتی ہوں گی۔ ان کی ازواج کی بٹری آنکھیں ہوں گی۔ ان کے اخلاق  
 ایک آدمی کے اخلاق کی طرح کے ہوں گے وہ اپنے والد حضرت  
 آدم کی صورت پر ہوں گے آسمان میں وہ ساٹھ گز کے قد والے  
 ہوں گے۔

اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے  
 چاند کی طرح صورتوں میں ہوگا وہ نہ تو اس میں تھوکیں گے اور نہ ہی  
 ناک صاف کریں گے۔ اور نہ رقع حاجت کریں گے ان کے برتن سونے  
 سے بتے ہوں گے ان کی کنگھیاں سوتے اور چاندی سے بتی ہوں گی۔  
 ان کی انگوٹھیوں میں عود کی خوشبودار لکڑی پگھلتی ہوگی اور ان کا پسینہ مشک  
 ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ ان کی پنڈلیوں کا مغز  
 حسن کی وجہ سے گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔ ان کے درمیان  
 اختلاف نہیں ہوگا۔ اور نہ بغض ہوگا۔ ان کے دل ایک شخص جیسے دل  
 کی طرح ہوں گے۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کے تسبیح کریں گے۔  
 (بخاری و مسلم)

ایک اور مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ میری امت میں سے جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا۔  
 وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ پھر ان کے بعد جو ان سے  
 ملیں گے وہ آسمان کے بہت زیادہ چمکدار ستارے کی طرح ہوگا۔  
 پھر ان کے بعد ان کے بعد منازل والے ہوں گے۔ (المسلم)

# ادنیٰ اہل جنت کا مرتبہ

حضرت معقیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا۔ اہل جنت میں کم مرتبہ کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وہ شخص جو اس وقت آئے گا حیب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اس سے کہا جائے گا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ عرض کرے گا۔ اے میرے رب کیسے۔ لوگ تو اپنی منازل پر پہنچ چکے اور انہوں نے پُر کر لیا ہے۔ پھر اس سے کہا جائے گا۔ کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تیرے لئے دنیا کے ملک جیسا ملک ہو؟ عرض کرے گا۔ اے میرے رب میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تیرے لئے اسی کی مثل ہے۔ پس پانچویں بار کہتے پر وہ عرض کرے گا اے رب میں راضی ہوں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ تیرے لئے ہے اور اس کی مثل دس اور تیرے لئے ہر وہ چیز ہے جس پر تیرا نفس تجھے ابھارے اور تیری آنکھوں کو لذت نصیب ہو۔ پھر وہ عرض کرے گا۔ اے رب میں راضی ہوں۔ عرض کی اے میرے رب ان میں سے بلند مرتبہ والے کون ہوں گے؟ فرمایا! وہ لوگ ہیں جو چاہیں گے تو ان کی تعظیم کی وجہ سے ان کے ہاتھوں پر درخت اُگ آئے گا۔ اور اسی پر وہ سیراب ہوگا۔ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی وہ کسی کے دل میں کھٹکا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ادنیٰ مرتبہ والا وہ شخص ہوگا۔ جس کے چہرے کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے جنت کی طرف پھیر دے گا۔ اور اسے سایہ دار درخت دکھایا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب مجھے اس درخت کے سایہ میں کر دے پھر باقی اس کے جنت میں داخل ہونے کے بارے میں اور اس کی طرف تمنا کے بارے میں حدیث ذکر کی کہ وہ آخر میں کہے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تیرے لئے ہے اور اس کی مثل۔ فرمایا۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا۔ اس کے پاس حوروں میں سے دو اس کی بیویاں آئیں گی وہ کہیں گی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے تجھ کو ہمارے لئے زندگی دی اور ہمیں تیرے لئے فرمایا۔ وہ کہے گا کہ کسی ایک کو میری مثل نہیں دیا گیا۔

## درجات جنت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتی اپنے اوپر والوں کو اس طرح ایک دوسرے کو دکھائیں گے جیسے وہ چمک دار تارے کو (جو شرقی غربی کنارے میں ہو) دکھا رہے ہو۔ ان کے درمیان فضیلت کی وجہ سے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو انبیاء کرام کی منزلیں ہوں گی جن تک ان کے علاوہ کوئی نہ پہنچ سکے گا۔ فرمایا ہاں کیوں نہیں اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ وہاں پہنچیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق



کی۔ (بخاری و مسلم)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے ان میں سے دو درجوں کا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان فاصلے کے برابر ہے۔ (بخاری)

## جنتی خیمے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کے لیے جنت میں ایک کھول دار موتیوں کا خیمہ ہوگا۔ اس کی لمبائی بلندی ساٹھ میل ہوگی۔ مومن کیلئے اس میں اس کے گھر والے ہوں گے مومن ان کے گرد گھومے گا۔ پس وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گے۔ (بخاری و مسلم)

## جنتی نہریں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے درمیان سیر کرتے ہوئے میں نے ایسی نہر کو دیکھا جس کے کنارے خالی موتیوں کے قبوں سے بنے تھے۔ میں نے پوچھا جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا

هذا الكوثر الذي اعطاك  
بلک  
یہ کوثر ہے جو آپ کے  
رب نے آپ کو عطا کیا۔

فرمایا فرشتے نے ہاتھ مارا تو اس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار تھی۔

## جنتی باتات و پھل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ کو سوار سوسال میں بھی قطع نہیں کر سکے گا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو۔

وَطَلِيٍّ مَّمْدُودٍ وَمَا مَسْكُوبٍ  
اور لمبے لمبے سائیلوں میں اور پانی  
کی آبشاروں میں۔ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کو ایک تیز رفتار دبلے گھوڑے پر سوار شخص سوسال میں بھی قطع نہیں کر سکے گا۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جو تمہاری آنکھوں نے دیکھی نہ کبھی کانوں نے سنی ہیں اور نہ کسی انسان کے دل پر کھٹکیں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو۔

فَمَنْ زُحِرِحَ عَنِ النَّارِ  
جو آگ سے بچا کر جنت میں  
وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ  
داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا۔  
(بخاری و مسلم)

## جنتی کھانوں کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اہل جنت کھائیں گے، پتیں گے اور نہ تاک جھاڑیں گے نہ پاخانہ  
 کریں گے نہ پیشاب اور ان کے کھانے کا ڈکار مشک کی طرح ہوگا  
 تسبیح و تکبیر انہیں الہام کی جائے گی جس طرح تم سانس لیتے ہو۔ (المسلم)

## اہل جنت کے کپڑے، زیورات اور ہویاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا جو جنت میں جائے گا وہ خوش رہے گا کبھی غمگین نہ ہوگا نہ اس  
 کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہوگی اور جنت میں ایسی  
 نعمتیں ہیں جو نہ آنکھ تے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں اور نہ کسی انسان کے  
 دل میں ان کا خیال گزرا۔ (المسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح و شام چلنا دنیا کی تمام  
 چیزوں سے بہتر ہے۔ جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا اور دنیا  
 کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور اگر جنتی عورتوں میں سے کوئی زمین کی  
 طرف جھانکے تو وہ زمین و آسمان کا درمیان خوشبو سے بھر دے اور اسے  
 چمکا دے اور اس کے سر کی مانگ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے  
 بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا وہ چودھویں  
 رات کے چاند کی شکل پر ہوگا پھر جو ان کے بعد ہوگا وہ تیز چمکدار

تارے کی روشنی میں ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کی ڈوڈو بیویاں ہوں گی جس کی پنڈلیوں کی حسن کی وجہ سے گوشت کے اوپر سے دیکھی جائے گی اور جنت میں کوئی کنوارا نہیں ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

## جنت کا بازار

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جہاں جنتی ہر جمعہ کو آئیں گے شمال سے ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور ان کے کپڑوں پر گرد ڈالے گی جس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا تو ان سے ان کے گھروانے کہیں گے کہ اللہ کی قسم تم تو ہمارے پیچھے حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو تو یہ کہیں گے اللہ کی قسم تم لوگ بھی ہمارے پیچھے حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو۔  
(المسلم)

## اللہ تعالیٰ کا دیدار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم چودھویں کی رات میں چاند کو دیکھتے ہیں شک کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں یا رسول اللہ فرمایا کیا تم سورج کے بارے میں شک کرتے ہو جب بادل نہ ہو؟ عرض کی نہیں فرمایا تم اسی طرح اسے دیکھو گے۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم وہ شے چاہتے ہو جو میں تم کو زائد دوں وہ عرض کریں گے کیا تو نے ہمارے منہ روکش نہ کر دیئے، کیا تم نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہم کو آگ سے نجات نہ دے دی فرمایا رب اکرم حجاب اٹھا دے گا یہ اللہ کی ذات کے نظارے کریں گے تو انہیں کوئی چیز رب تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ پیاری نہیں دی گئی ہوگی۔ پھر یہ آیت تلاوت کی۔

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ  
وَزِيَادَةٌ ۚ وَالْمسلم ۝ اور اضافہ ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لیے جنت میں ایک کھولدار موتیوں کا خمیہ ہوگا۔ اس کا عرض ساٹھ میل ہوگا۔ اور اس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسروں کو نہیں دیکھ سکیں گے اہل ایمان اس کا چکر لگائیں گے اور دو جنتیں جن کے برتن چاندی کے حتیٰ کہ جو کچھ جنت میں ہوگا سب چاندی کا ہوگا اور اسی طرح دو اور جنتیں ہوں گی جن کے برتن اور ہر چیز چاندی کی ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو آواز دے گا۔ وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں۔ ساری بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ وہ فرمائے گا، کیا تم خوش ہو یا عرض کریں

وَتُودُونَ أَنْ تِلْكَ مِمُّ  
الْجَنَّةِ أَوْ رِثْمُوهَا مِمَّا  
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (مسلم)  
اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہاری  
میراث ملی، صلہ ہے تمہارے  
اعمال کا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ رسالتآب علیہ الصلوٰۃ والسلام  
نے فرمایا، جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں،  
گے۔ تو موت کو لایا جائے گا۔ یہاں تک کہ اسکو جنت و دوزخ کے  
درمیان بانداھا جائے گا۔ پھر اس کو ذبح کیا جائے گا۔ اور ایک ندا دینے  
لا ندا دے گا۔ اے اہل جنت! اب موت نہیں اے اہل دوزخ اب  
موت نہیں تو جنتی خوشی سے بھولے نہ سمائیں گے۔ اور دوزخی بہت  
نگین ہوں گے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا۔

جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیگی  
پھر ان کے درمیان ایک شخص کھڑا ہو کر اعلان کرے گا۔ اے اہل  
جنت اب موت ختم، اے اہل نار، اب موت ختم ہر چیز جو ان  
میں ہوگی ہمیشہ وہیں رہے گی۔

(بخاری و مسلم)

اب ہم اس مختصر اور خوبصورت کتاب کو اس فرمان پر ختم  
کر رہے ہیں جس پر امام بخاری نے اپنی صحیح کا اختتام کیا۔ اور وہ  
حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے کتاب الذکر میں گزری ہے۔

رسالتآب، صلی اللہ علیہ وسلم، نے فرمایا۔

کلمتان جیبتان الی الرحمن      دو کلمات رحمن کو بہت پیارے ہیں  
خفیفتان علی اللسان      ان کلمات کا زبان سے ادا کرنا آسان  
ثقیلتان فی المیزان      ہے لیکن وہ میزان ترازو پر بھاری ہیں۔  
«سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ»

دونوں جہاں ہیں سرخروئی  
اور کامیابی کی ضمانت

محبت و عظیم پیرایہ کے لئے

# محبت و اطاعت نبوی

تصنیف

ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملاح خاطر (مدینہ منورہ)

ترجمہ

منفقی محمد خان قادری

حجاز پبلیکیشنز  
مرکز الاولیاء دربار مارکیٹ لاہور  
(سٹاٹوئل) گنج بخش روڈ لاہور



